رسالہ

(۱۳۶)

نیازمند

جلد ۱ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ع نمبر ۱

عبارت از تحقیقات علمی مسائل و مضامین بذریعہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی یعنی علم سحر

جسکو

جناب میر باقر حسین صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے اپنے بعض عزیز احباب کے اصرار کیساتھ بنظر رفاہ عام شائستہ اردو اور مروج ہندی مین شائع کیا

یہ رسالہ ہو جسمین تاریخ علم مسمریزم کی صرف ایک ناخواندہ شریف بی بی نے حالت عمل مین حرف بحرف یون ہی بیان کی ہے

[illegible] آگرہ مین امیر الدین احمد کی اہتمام سی چھپا

غلطنامہ واجب العرض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	من اڈیٹر	من جانب اڈیٹر
۱	۱۱	اب	آپ
۱	۱۱	اس وقت	اُس وقت
۱	۱۱	سچے فلاسفی	سچی فلوسوفی
۱	۱۲	جھونٹ	جھوٹ
۱	۱۳	کے	کی
۱	۱۶	صوفیار	صوفیہ
۲	۲	پہلے	پہلی
۲	۴	ہون	ہو
۳	۹	یا	پر
۳	۱۰	ہون	ہین
۳	۱۱	جمائی	جمائے
۳	۱۱	ہوئی	ہوئے
۳	۱۴	ہرموقع	برسرموقع
۳	۱۴	رموز	امور
۳	۱۶	کیسے	کیسی
۳	۲۰	ان	کیا ان
۵	۱۰	کو	کی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	غرض

غلطنامہ تواریخ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۲	کے	کی
۲	۹	کلو . ارم	کلوری فورم
۳	۱	درخت	ایک درخت
۳	۴	کھنچ	کھچ
۳	۶	کھے	تھے
۳	۱۳	اوپر	ادہر
۶	۱۴	سکوت الحواس	مسکوت الحواس

واجب العرض من اڈیٹر

ہمارے ہندوستان کے وے عزیز بھائی جنھون نے کسی دلیسی اسکول مین کم از کم متوسط درجہ کی علمی لیاقت حاصل کی ہو وے یقیناً یہ کہہ سکتے ہین۔ دنیا مین جس طرح اور علوم وفنون ہر ایک قسم کے ہین اسی طرح ایک علم میسمرزم بھی ہی۔ ساتھ ہی اُنکے یہ بھی کہتے ہین کہ اس علم کے موافقین یا مخالفین مفصلۂ ذیل تین قسمون مین منقسم ہو سکتے ہین

اوّل — پہلی قسم مین وہ صاحبان علم داخل ہین جو اس علم کے صریح مخالف ہین۔ یہ لوگ اپنے مادۂ علمی سے اُن دلائل کو اکثر بیان کیا کرتے ہین جو واقعی اس علم کے بعض ناتجربہ کارون کو اپنا ہم خیال کرنے کے لئے معقول دلائل ہو سکتے ہین۔ مگر جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے ان عزیز مخالفین کو خود اس بات کا اقرار ہی کہ وے اس علم کے تجربہ سے محض ناآشنا ہین یعنی نہ ان حضرات نے کبھی علم مقناطیس روحانی کو خود آزمایا اور نہ کبھی کسی واقف کار کو کرتے دیکھا تو کیا اب اسوقت اس سچے فلاسفی کا اقرار نہ کرینگے کہ (علمی مسائل کو بلا تحقیقات جھوٹ کہہ بیٹھنا یا تحقیقات سے پہلے سچ مان لینا دانشمندی کے صریح مخالفت ہی)

دوم — وے حضرات جنھون نے نہ کبھی خود تجربہ کیا اور نہ کبھی اتفاق زمانہ سے اُن کو ایسا موقع ملا کہ وہ کسی جلسہ مین علم مقناطیس روحانی کا کوئی قدرتی فعل نمایان ہوتے ہوئے دیکھتے تاہم یہ حضرات صرف اس خیال پر کہ یوروپ کے دانشمند اس علم کے موجد یا یہ علم عزیز ہندوؤن کی مذہبی کتابون مین موجود یا حضرات صوفیاء کرام کی طول طویل نئی پُرانی کتابون مین بلفظ طریقۂ انخد یا بلفظ سلطان الاذکار موجود ہے لہٰذا یہ علم ضرور صحیح ہوگا۔ طرّہ یہ ہی کہ وہ لوگ اس علم کو اس درجہ بڑا ہوا سمجھے ہوئے ہین کہ اگر سچ پوچھئے تو واقعی کوئی سچا تجربہ کار اس علم کا اُن کا ساتھی نہین ہو سکتا ہی

مین اُن لوگون کو بھی مذکورہ بالا فلاسفی کا مخالف سمجھتا ہون بلکہ یہان تک کہہ سکتا ہون کہ یہ حضرات نہ صرف پہلے فلاسفی بلکہ ایک دوسرے فلاسفی کے بھی مخالف ہوئے ہین یعنی (ہوسکتا ہی کہ صدہا ہزارہا آدمی کسی امر کو صحیح سمجھے ہوئے ہون مگر درحقیقت وہ محض غلط ہون)

سوم — وے لوگ جنھون نے اس علم کو علمی قواعد کے موافق اپنے مادہ بشری کے مطابق تجربہ کیا تعصب مذہب یا رعایت قوم کے مہلک مرض سے پورا اجتناب کیا منصفانہ طور پر بڑے شوق و ذوق سے جب کبھی موقع ملا تجربہ کرتے رہے اور آخر کار اس علم کے خاص نتائج یا خاص فوائد سے آزادی کے ساتھ اپنی قوم کو مطلع کیا۔

مین اس موقع پر اس امر کا بیان کرنا سردست فضول سمجھتا ہون کہ یہ علم کیا ہی۔ اسکا سبب کیا ہی۔ اور کسقدر درست ہی۔ اور یہ علم ہماری آپ کی کس کس اُمیدون کو پورا کرسکتا ہی۔ کیونکہ علم میسمیرزم کے قواعد ایسے آسان اور ہر طرح قابل تجربہ بیان کئے گئے ہین کہ ہر ایک شخص اُسکے خاص خاص قواعد کی پابندی حاصل کرنے کے بعد کسی امر کی راستی یا ناراستی معلوم کرنے کے لئے خود تجربہ کرسکتا ہی اگرچہ اسمین یقیناً جان کا پورا خطرہ ہی مگر جب آپ یہ خیال کرین کہ قانونِ قدرت نے اس وقت تک کوئی علم یا طریقہ اس قسم کا دنیا مین ظاہر نہین کیا جس سے نقصان کسی طرح کا ممکن نہ ہو اور قطع نظر اسکے آپ یہ کہہ سکتے ہین کہ اگر نقصان ہی تو اُس وقت جبکہ ناواقف ہو کر خواہ مخواہ جرأت کربیٹھین علاج اسکا یہ کہ پہلے پوری واقفیت اور قابلیت پیدا کرین اُس وقت البتہ بہت کم اُمید ہی کہ آپ تباہی کا مرکز ٹھیرین

المختصر قصہ طول طویل ہی میرا یہ منشاء ہرگز نہین کہ آپ اس علم کو بلا تحقیقات مان لین ہان یہ التماس ضرور ہی کہ اگر کسی قسم کی خرابی مانع نہ ہو تو بلا تحقیقات واقعی کے

کسی امر کو سچ یا جھوٹ مطلق نہ جانئے بلکہ ایسے موقع پر سکوت و خاموشی اختیار فرمائیے
صبر۔ استقلال۔ انصاف۔ شوق وغیرہ وغیرہ سے کام لیکر اپنی عزیز
زندگی کے چند منٹ روزانہ نہ سہی ہفتہ وار سہی سرسری نظر ہی سے ذرا اسکو بھی ملاحظہ
فرمائیے اگر آپ کی اُمیدون کا کفیل یہ علم ٹھیرے تو ہر طرح قابل پسند اور قدردانی کے
لایق ورنہ چھوڑ دینے کا ہر وقت پورا اختیار ہی

اس موقع پر بعض ناعاقبت اندیش یہ سوال کرینگے کہ جب ہم اس علم کو لغو
ولا یعنی خیال کر چکے اُسپر کچھ دن محنت کرنا عبث فعل ہر خواہ مخواہ پیش قدمی کراہی
مین بیان کرتا ہون کہ غالباً ہمارے مفصلہ ذیل ثبوت ان ناعاقبت اندیشون
کے نامناسب یقین کو مناسب یقین کی طرف معقول طور پر نیک تلقین کرنے کے لیے
کافی ہون

اوّل بلا تجربہ کسی بات پر یقین چاہے کیسا ہی دماغ مین جڑ جمائی ہوئی ہو تجربہ کے
تندباد جھوکے کے سامنے قائم نہین رہ سکتا قطع نظر اسکے آپ کا بلا تجربہ یقین اگر
قابل یقین ہی تو صرف آپ کی نظر مین مگر اس لایق ہرگز نہین کہ آپ دوسرون کو بھی یقین
دلا سکین تجربہ کارون کا یقین البتہ اس لایق ضرور ہوتا ہی وہ ہر موقع آپ کو اُن رموز کا
مشاہدہ یا تجربہ کرا دین جن کو آپ کچھ دن پہلے دروغ سمجھے ہوئے تھے فرمائیے اُسوقت
کیا خفت اس مقدار کی نہ ہوگی جبکا اثر کچھ دن باقی رہے یہ کیسے افسوس
کی بات ہے

دوم فرض کیجیے کہ اگر آپ کو تجربہ سے آخر کار یہی معلوم ہو کہ جسکو آپ تجربہ سے
پہلے جھوٹ سمجھے ہوئے تھے وہ درحقیقت جھوٹ ہی نکلا تاہم یہ فائدہ تو ضرور ہوگا کہ پہلا
یقین علم الیقین اور دوسرا حق الیقین کا مرتبہ پاوے ان دونون مین زمین
آسمان کا فرق نہین ہی

قانون قدرت اس طور پر واقع ہی کہ جو لوگ کسی امر کے لئے تجربہ کرتے ہین وہ نہ صرف یہی فائدہ اُٹھاتے ہین جو اُن کو پہلے منظور تھا بلکہ خاص مدعا بر آمد ہونے کے علاوہ اثنائے تجربہ مین کچھ نہ کچھ فوائد سے بھی محروم نہین رہتے۔ **یہ کیسی خوشی کی بات ہی**

شاید اس موقع پر کسی کو یہ خیال گذرے کہ ہمنے آج کی تاریخ **علم میسمرزم** کے قواعد لکھنے کے لیئے قلم اُٹھائی ہی یا دھوکا دھڑی سے چار پیسے پیدا کرنے کے لئے یہ سبز باغ دکھاتے ہین۔ مین آپ کو یقین دلاسکتا ہون کہ اگر ہمارے **چند عزیز احباب** ہم کو مجبور نہ کرتے تو مَین ہرگز اس نازک زمانہ مین کسی رسالہ کے تصنیف یا تالیف پر کبھی جرأت نہ کرتا ہمنے اپنے ان عزیز احباب سے یہ کہکر عذر گذاری کر لی تھی کہ مَین بلا اجازت اور منظوری معمول کے **پیش قدمی** نہین کرسکتا اور خود خیال کئے ہوئے تھا کہ مَین ہنوز اس خدمت کے لایق نہین ہون مگر جب یہ احباب دست بہ گریبان ہونے لگے اور فیصلہ اس بات پر قرار پایا کہ معمول سے اجازت کی خواستگاری کی جاے تو اُس وقت معمول نے بلاتکلف اجازت دی بلکہ مثل احباب کے اُسنے بھی مجبور کیا۔

رہے **قواعد علم میسمرزم** اُن کی نسبت معاملہ یون طی ہوا کہ شائقین جس وقت اس علم کے تجربہ سے ہر طرح **لایق وقابل** نظر آدین اس علم کے سکھانے مین اُن سے دریغ نہ کیا جاوے مگر سب سے پہلے وہ قواعد جسکے ذریعہ سے **حالت بذات خود** پیدا ہو سکتی ہی۔ بعد کو وہ قواعد جن کی پابندی سے دوسرے پر **کیفیت مقناطیسی** پیدا کرنے کی قوی اُمید ہی اسکے بعد **اسپریچولزم** کے عام قواعد

مَین یہ کہہ سکتا ہون کہ اس رسالہ کے تمام خریدار یا تمام شایقین کو بادی النظر مین یہ سیدھی سچی بات شاید ایک معمولی فقرہ نظر آوے اور اس خاص حد سے وہ لوگ اس رسالہ کے خریدار نہ ہون مگر ہم کو ہر طرح اُمید ہی کہ جب ہمارے **منصف مزاج**

سلیم الطبع علمی مسائل یا مضامین کی سچی تحقیقات کے شایق دو چار ماہواری رسالے کبھی اتفاقیہ بھی ملاحظہ فرماوینگے تو اُس وقت یقیناً خریدار ہو جاوینگے یا اپنے دوست احباب کے خریدے ہوئے رسالہ کو ملاحظہ فرمانے کے لئے اپنا عزیز وقت خوشی سے صرف کرینگے۔

چونکہ ان دنوں اس خدمت کے انجام دینے کے لئے نیازمند کو پے درپے علم مقناطیس روحانی کے تجربہ کرنے کی سخت ضرورت ہی لہذا آپ کے نیازمند کو اتنی فرصت نہین کہ مین اسی قسم کے چند پیری گراف اور لکھون جو ہمارے عزیز بھائیون کو شوق دلانے کے لئے کافی ہون

اگر یہ رسالہ آپ کو کسی طرح پسند نہ ہو تو مہربانی فرماکر اسکو بصیغہ مفت یا بمد نذر قبول فرمائیے واپسی کی ضرورت نہین ہی البتہ دست بستہ یہ التماس ہی کہ اگر کوئی تکلیف نہ ہو اور ناگوار خاطر بھی نہ گذرے تو اپنے دوست احباب کو عنایت کر دیجئے۔

اگر یہ رسالہ اپنی خوش نصیبی سے آپ کو پسند آجاوے تو مہربانی فرماکر اسی مہینہ کی پچیس تاریخ تک اپنی خریداری سے مطلع فرمائیے تاکہ رجسٹر خریداران مین آپکا نام نامی درج کیا جاے

۱- یہ ماہواری رسالہ نیازمند نام ہمیشہ ہر مہینے کی پندرہ تاریخ کو نذر ناظرین ہوا کریگا

۲- اس رسالہ مین ہر ایک علم کے نہایت مشکل یا عام مفید علمی مضامین یا مسائل جن کی تحقیقات ہر فرد بشر کے لئے نہایت ضروری ہی اور وہ اس وقت تک گرم و سرد ملک کے رہنے والون نے اپنے مادۂ دماغی کو کام مین لاکر یا عقل و قیاس کی برکت سے معمولی جوڑ توڑ لگاکر دریافت کئے تاہم منصف کی نظر مین پھر بھی ادھورے رہے اب بلا تعصب مذہب و رعایت قوم بذریعہ علم میسمرزم دریافت کرکے نذر شائقین ہوا کرینگے۔

۳- یہ رسالہ ہمیشہ شائستہ اور عام فہم اُردو اور مروّج سادہ ہندی مین شائع ہوگا جسکی ضخامت دو جُز سے زیادہ نہ ہوگی

۴ قیمت سالانہ پیشگی صرف تین روپیہ علاوہ محصولڈاک اور مابعد پانچ روپیہ ہوگی لیکن بعض درویش یا اہل اللہ کو چاہے وہ کسی فریق کے ہون بالکل مفت دیا جاویگا۔

۵۔ علمی مضمون جو شائع ہوگا وہ ہمیشہ پورا ہوگا آیندہ ماہ کے لئے باقی آیندہ کبھی تحریر کیا جائیگا

مؤلف کی خاص عرض

اوّل۔ سردست ہم مجبور کئے گئے ہین کہ بذریعہ ماہواری رسالے کے نیازمند کے خریداروں کو اُن مسائل ضروری سے مطلع کرین جو آج کی تاریخ تک قیاس بندی عقل کے جوڑ توڑ لگاکر دریافت کئے گئے ہین۔

دوم۔ ہمارا منشاء ہی کہ ہمارے اس اُجڑے ہوئے دلیس مین جو اسوقت ہندوستان کے نام سے مشہور ہی اور اس نازک زمانہ مین مثل تصویر دم بخود اور خاموش ہی ایک مدرسہ قایم کیا جاوے جسمین سوائے مروّج علوم کے علم مقناطیس روحانی کی تعلیم اس طرح دیجاوے جس طرح کہ بنارس کے بعض مدرسون مین وید و شاستر یا عزیز مسلمانو کے بعض مدرسون مین اُن کی مذہبی کتابون کی تعلیم دیجاتی ہی۔ کیونکہ علم مقناطیس روحانی کی ہر ایک فرد بشر کو ہمارے نزدیک ایسی ضرورت ہی کہ شاید اُور علوم کے حاصل کرنے کی اُن کو اعلیٰ درجہ ضرورت نہ ہو ہمارا ماہواری رسالہ آپ کو بہت جلد معلوم کرادیگا کہ جو کچھ مین عرض کرتا ہون وہ بالکل سچ ہی۔

جو صاحب سوائے زر قیمت کوئی رقم حسب توفیق اپنے بنظر سرپرستی دیکر نہ صرف اڈیٹر کو بلکہ تمام خلایق کو اور ہماری اپنی آنے والی نسلون کو زیر بار احسان فرماوینگے وہ رقوم اُس وقت تک بطور امانت دفتر مین رہینگی جب تک کہ روپیہ مذکورہ بالا مدعا برآمد ہونیکے لئے کافی ہو اور اس روپیہ کی نگرانی اور حساب فہمی بھی عزیز مسلمان یا عزیز ہندو ہمیشہ کیا کرینگے جو اس رسالہ کے شایع کرنے کے لئے مصر ہوئے ہین

اڈیٹر کا فرض منصبی

ہمارے دوست عزیز ہندو یا مسلمان جو کہ اس رسالے کے مستقل خریدار ہوکر حسب توفیق اپنے آیندہ مدرسہ قائم کرنے کے لئے روپیہ مرحمت فرماوینگے اُنکے ساتھ یہ رعایت ہمیشہ کیجاویگی کہ جب کبھی وہ ایسے مرض مین

تواریخ علم میسمرزم

مروّج علوم یا مشہور فنون جو اس وقت تک کم وبیش ہر ایک ملک مین پائے جاتے ہین اس زمانہ کے سادہ موّرخون کے نزدیک وے تمام یا ان صرف سرزمین یونان کے دانشمندون کی ایجاد یا اُن کے شاگردون کی تعلیم کا ثمرہ ہو۔

اے عزیز۔ ہم تمکو یقین دلا سکتے ہین کہ یونان کی سرزمین ارضی وسماوی آفات سے ہرگز محفوظ نہین رہی اور سوا اسکے یونانی چھاپنے کی حکمت سے ناواقف تھے اس لئے اِس زمانہ کے کسی شایستہ قوم کے پاس اُن کی یادگار تصنیف یا تالیف اس لایق ہرگز نہین ہی جسکو دیکھکر کوئی منصف موّرخ یونانیون کو جملہ علوم کا موجد اور معلّم اوّل قرار دے سکے۔

مگر تاہم یہ سچ ہی کہ یونانی کسی وقت مین بعض علوم کے موجد ضرور ہوئے اور خاصکر اکثر فنون مین لایق ہونے کے سبب ملحق دیار وامصار کے ہمچشمون مین سرفراز رہے

اے عزیز۔ ہم کو اس وقت صرف **علم میسمرزم** کے تواریخی واقعات کا بیان کرنا منظور ہی لہذا ہم کسی اَور موقع پر یونان کی پُرانی تواریخ کے ساتھ بیان کرینگے کہ یونانی متعدد علوم اور فنون کے موجد ہوئے۔

مروج۔مشہور + علوم۔علم کی جمع + فنون۔فن کی جمع + سادہ موّرخ۔جو معمولی تواریخ کو دیکھکر کتاب تاریخی لکھین + ثمرہ۔پھل + ارضی سماوی آفات۔ بلائین اور مصیبتین یا بادشاہت کے ایر پھیر + موجد۔ایجاد کرنیوالا + ملحق دیار وامصار گردو پیش کے شہر + ہم چشم۔ رتبہ مین برابر + یونان۔ہندوستان کے شمال اور مغرب مین اور براعظم یوروپ کے جنوب مین چھوٹا سا ملک ہی جو گریس یا یونان کے نام سے مشہور ہی یہ جگہ کسی وقت مین ہندوستان کے سوا بڑی مردم خیز جگہ تھی بقراط سقراط ارسطو افلاطون وغیرہ یہان کے رہنے والے تھے + اے عزیز۔ یہ معمول کا خطاب ہی جانب عامل کے علم میسمرزم۔ ایک خاص ریاضت ہی جسمین پوری کامیابی حاصل کرنیکے بعد صاحب ریاضت آدمی دوسرے کو نظر ملاکر بیہوش اور بیحواس کرسکتا ہی کسی زمانہ مین یہ ریاضت یوگ کے نام سے مشہور تھی + متعدد علوم۔ دو چار علم + موجد

یونانی اپنے زمانہ کے جملہ علوم اور فنون مین معقول دستگاہ رکھتے تھے اور شایق بھی ایسے تھے کہ بعض بعض تو دنیا سے کنارہ کش ہوکر مسائل علمی کی تحقیقات مین دن رات سرگرم رہتے تھے مگر یونانیون کو علم طب سے زیادہ شوق تھا گویا کہ ہندوستان کے سوا یونان کی طبیعت قدرتی طور پر ادھر زیادہ مائل تھی تاہم مریض کو بیہوش کرنے کا کوئی آسان اور قابل پسند طریقہ معلوم نہ تھا یہ لوگ ایسے وقت مین نشئی چیزین گاہے مفردات گاہے مرکبات استعمال کیا کرتے تھے لیکن چونکہ نشئی چیزین عام طور پر صحت کے لئے مضر ہین اسلئے کبھی کبھی مریض دوسرے مرض مین بھی مبتلا ہو جاتے تھے بلکہ پے درپے چند قسم کی بے اعتدالیان عمل مین آنے کے سبب بیمارون کی جان بھی تلف ہو جاتی تھی جسپر یونانیون کو عرصہ دراز تک افسوس رہتا تھا۔ کلورو فارم سے اُس زمانہ مین کسی حکیم کو مطلق خبر نہ تھی۔

عموماً ہر ایک یونانی طبیب کو یہ آرزو تھی کہ مریض کے استخوان شکستہ اور ناکارہ کی تراش اور خراش کے واسطے کوئی ایسا طریقہ معلوم ہو جس کے ذریعہ سے ہم مریض کو کچھ وقت کے لئے بیخبر یا مفقود الحواس کرسکین اور وہ طریقہ صحت کے لئے مضر بھی نہ ہو۔

یونان کے دانشمند طبیب دواشناسی اور نیز ادویہ کے فراہم کرنے کے لئے اکثر شہر سے بہت دور تک نکل جایا کرتے تھے بعض چند ہفتہ بلکہ چند مہینہ صحرا نوردی مین زندگی بسر کرتے اورجب اس صحرا نوردی مین کوئی جگہ سایہ آرام کی نظر آتی کچھ وقت تک وہان ٹھیر کر علمی

معقول دستگاہ - اچھی لیاقت + شایق - شوقین + کنارہ کش - دنیا کو چھوڑ کر + مسائل علمی - علمی مضمون + سرگرم - مستعد + مائل متوجہ - مریض - بیمار + جراحی - چیر پھاڑ + نشئی - نشہ کی چیزین + مفردات - اکیلی دوا + مرکبات چند ملی ہوئی دوائین + صحت - تندرستی + مضر - نقصان دینے والی + مرض - روگ بیماری + پے درپے - لگاتار + بے اعتدالیان - بدپرہیزیان + تلف - موت ضائع - عرصہ دراز - مدت + کلوروفارم ڈاکٹرون کی دارو بے بیہوشی + مطلق - بالکل + عموماً - عام طور پر + استخوان شکستہ و ناکارہ + نکمی ہڈی یا ٹوٹی ہڈی تراش خراش - چیر پھاڑ + مفقود الحواس - بےحس بیہوش + دواشناسی - جڑی بوٹی کا پہچاننا + نیز - بھی + فراہم ادویہ -

مسائل کی تحقیق کیا کرتے تھے چنانچہ ایک دانشمند طبیب درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تحقیقات
علمی مین معروف تھا لیکن قانون قدرت کے مطابق اسکی نگاہ سامنے کے سبزہ پر جمی ہوئی
تھی اثناے تحقیقات مین کیا دیکھتا ہو کہ اسکی آنکھون کے سامنے کوئی پرند جانور
ایک جانب کو بلا کسی ظاہری سبب کے خود بخود کھنچ رہا ہی اُس کی عیان طرز سے
حکیم نے حدہ طور پر معلوم کر لیا کہ وہ پرند اس کشش سے محض بے خبر ہی یا کسی فطرتی
قاعدہ کے سبب میلان ہی۔

اِس سے پہلے یونانی اجرام فلکی اور اجسام کی کشش و تنفر سے بیخبر تھے یہ طلسم دیکھکر
اس صحرانورد طبیب کو نہایت حیرت ہوئی اور طبیعت مین دوسری کرید اس کو بے چین
کرنے لگی اُٹھ کھڑا ہوا اور قریب آکر دیکھنے لگا اُس مظلوم پرند کے تھوڑے فاصلہ پر
ایک اژدہا نظر آیا جو بڑے اطمینان سے نظر جما کر اس پرند کو دیکھ رہا تھا۔

یہ طبیب اُس اژدہے سے ہٹ کر ایک اونچے ٹیلہ پر کھڑا ہو کر سخت انتظار کرنے لگا
کہ دیکھین اسکا کیا انجام ہوتا ہی اور یہ طلسم کس طرح اور کیا رنگ دکھاتا ہی۔

یہ حکیم اوپر سوچ رہا تھا کہ اُسکی آنکھون کے سامنے وہ مظلوم پرند خود بخود سیدھا
اُسکے منہ مین چلا گیا۔ ہنوز یہ حیرت رو بکمی نہ ہوئی تھی کہ اُس اژدہے نے اِس حکیم کے سامنے
دو چار پرند اَور نوش جان کئے اور یہ حکیم اُس درخت کے نیچے واپس آکر غور و تامل کرنے لگا
چند روز کے بعد اسنے معلوم کیا کہ اُس شکاری اژدہے مین کوئی قدرتی مادہ بعض پرند جانورون کو

معروف۔ کام مین لگا ہوا + اثناے تحقیقات۔ درمیان سوچ و فکر کے + قانون قدرت۔ نیچر +
سبزہ۔ ہریالی + پرند جانور۔ پکھیرو + عیان طرز۔ ظاہری طور + محض بیخبر۔ بالکل بیہوش + کشش۔
کھچاوٹ + فطری قاعدہ۔ قانون قدرت + میلان۔ توجہ رجحان + اجرام فلکی۔ آسمانی جرم + کشش تنفر۔
کھنچنا الگ ہونا + مظلوم۔ دُکھیارا + فاصلہ دوری اژدہا۔ ایک جانور ہی اطمینان = صبر و استقلال سخت انتظار
زیادہ انتظار نوش جان = کھانا غور و تامل = سوچ بچار قدرتی مادہ = جو مادہ پیدا کرنے سے نہ پیدا ہو

اپنی طرف کشش کرنے کا موجود تھا۔

اے عزیز۔ قانون قدرت گویا ایک طلسم قدرت ہی جسکو کسی موقع پر اتفاق کہنا غلط نہین۔ دیکھو یہ صحرا نورد اور دانشمند طبیب علمی مسائل کو سوچ رہا تھا اژدہے کا یہ فطرتی فعل دیکھکر اسکو حیرت ہوئی۔ چند روز تک وہان پڑا رہا۔ مگر اس اتفاقی تجربہ سے اس حکیم کو وہ سوجھ پڑی جو کہ کسی یونانی کو کبھی نہ سوجھی۔

یعنی اِس حکیم کے دل و دماغ مین اس بات کا پورا یقین ہوگیا کہ اگر کوئی انسان کسی قدرتی قاعدہ کے مطابق اپنی ذات مین یہ اثر نمایان کرسکے کہ دوسرے کو بیخبر بناکر اپنی طرف کشش کرلے تو اُسکا یہ فعل اس بات کے لئے بہت ہی کچھ مفید ہوگا جبکہ کسی مریض کے اُستخوان شکستہ اور ناکارہ کی تراش وخراش کے وقت اپنی اس زبردست کشش کو کام مین لاوے نہ مریض کی واویلا پر طبیب کی طبیعت پریشان ہوگی اور نہ منشی چیزین استعمال کرنیکی ضرورت باقی رہیگی

اے عزیز مین اس حکیم کی واقعی خوشی کس درجہ تک بیان کرون یہ شاہد مقصود کی سُراغ رسانی کی اُمید پرمست ہوکر مکان پر واپس آیا اور جلسہ مین بڑے بڑے زیرک حکماء کے سامنے معقول فصاحت اور طلاقت کے ساتھ یہ سرگذشت بیان کی اور وجد مین آکر اپنا قیاس بیان کیا۔ اور اِس امر کا خواستگار ہوا کہ حضرات آج کی تاریخ سے اس امر کی تحقیقات کے لئے زیادہ وقت صرف کیا جاوے کہ اگر اِس قسم کا مادّہ انسان مین ہی تو وہ کس طرح سے ترقی دیکر نمایان کیا جاوے

الغرض حکیم کی التجا کے موافق ہر ایک دانشمند نے اپنا عزیز وقت صرف کیا اور تا امکان بشری شاہد مقصود کی سُراغ رسانی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا چونکہ یونانیون کا عام دستور

اثر = تاثیر ۔ پریشان = گھبرانا ۔ شاہد مقصود = وہ معشوق جسکو دل چاہے زیرک حکماء = دانشمند حکیم یا گیانی ۔
فصاحت طلاقت = گویائی سرگذشت = قصہ وجد = عشق خواستگار = حاجتمند نمایان = ظاہر
التجا = آرزو امکان بشری = انسانی طاقت ۔ سُراغ رسانی = کھوج تلاش ۔ دقیقہ = نکتہ بات ۔ فروگذاشت = چھوڑنا

تھا کہ وہ کسی چشم دید واقعہ کو ہمیشہ بلا مبالغہ بیان کیا کرتے تھے لہذا اس حیرت فزا واقعہ کو سچ جانکر تمنا رکھتے تھے کہ یہ بے نظیر طریقہ کسی طرح پر معلوم ہو ہمارا ون کم کام بنے اور دنیا مین ابد الآباد تک ہمارا نام رہے

جب متنازعہ مسائل کی ذاتی تحقیقات سُنانے کے لئے جمع ہوئے اور یکے بعد دیگرا سب نے بالاتفاق بیان کیا کہ جہان تک خیال کیا اور ہماری دماغی قوتوں نے شرع رسالی کی یہی معلوم ہوا کہ ہر ایک انسان مین اس قسم کا مادہ ضرور ہی۔ اے دانشمند آپکی چشم دید سرگذشت سُننے کے بعد معلوم ہوا کہ نباتات مین اور جمادات مین باہمی کشش ہی اور حیوانات کی ایک قسم مین مادہ کشش ہونے سے ہم کو یقین ہوتا ہی کہ انسان مین بھی اس قسم کا مادہ ضرور ہوگا آخر انسان حیوانات مین داخل ہی۔

اُس دانشمند حکیم نے اسکے جواب مین کہا کہ غالباً آپکا خیال درست ہو مگر اس وجہ سے مین کسی قدر نا اُمید ہون کہ وہ دونون جانور عقل سے بے نصیب مگر قوت واہمہ مین پورے ضرور تھے۔ عجب نہین کہ اُن دونون کی واہمہ نے ہمکو یہ عجیب اثر دکھایا ہو اور انسان اس وجہ سے یہ طلسم نہ دکھا سکے کہ یہ بات بات مین عقل و تیاس کو دخل دیتا ہی اس کے جواب مین سب نے متفق ہو کر بیان کیا کہ یہ سب سچ ہی لیکن قدرت نے قوت ارادی ہمکو ایسی زبردست دی ہی جس سے ہم کو قوی اُمید ہی کہ ہم یقیناً اپنی کوشش مین کامیاب ہونگے۔ آپ کہہ سکتے ہین کہ قوت ارادی ہر ایک انسان مین ایسی زبردست قوت ہی کہ جسکے ذریعہ سے ہم ہر ایک قوت کو جاہے جتنا بڑھا دین یا گھٹا دین مثلاً ہر ایک انسان بتدریج تھوڑی مقدار خوراک روزانہ بڑھا دے تو

بلا مبالغہ = زیادہ نہ کم + حیرت فزا = اچنبھا + تمنا = آرزو خواہش + بے نظیر = انوکھا + ابد الآباد = ہمیشہ + متنازعہ مسائل = جسمین جھگڑا ہو + ذاتی تحقیقات = اپنی اپنی تحقیق + چشم دید = آنکھون کا دیکھا ہوا + سرگذشت = قصہ نباتات = جو زمین سے اُگے + جمادات = کنکر پتھر + حیوانات = جانور آدمی + قوت واہمہ = وہم کی قوت + روزانہ =

ایک وقت مین وہ اِس قدر کھا سکتا ہی جس سے چار آدمی شکم سیر ہو سکتے ہین اور اگر بتدریج کم کرے تو اِسقدر کمی ہو سکتی ہی کہ ایسے چار خوراک شاید ایک آدمی کے لیے بھی بس نہون

یہ مناسب ہی کہ ہم مین سے بعض دانشمند طبی قواعد کے مطابق واہمہ کو ترقی دیکر اُسی اندازے کی طرح کسی مریض پر نگاہ بازی کرین اور جو کچھ نتیجہ نکلے پوری تحقیقات کرنیکے بعد انجمن کو اطلاع دین۔

چند ہفتہ بلکہ چند ماہ تک معالج حکیم بیمارون سے نگاہ بازی کرتے رہے اور تحقیقات مین سرگرم رہے بعض ناکام رہے مگر اکثر نے خوب معلوم کر لیا کہ واہمہ کو ترقی دیکر نگاہ بازی مین ضرور ایسا اثر ہوتا ہی جس سے ہم اپنا کشود کار کر سکتے ہین

جملہ معالج حکیم جو اِس تجربہ کے لیے منتخب کیے گئے تھے اُنھون نے انجمن کو اپنے سچے تجربہ سے اطلاع دی اور ہر ایک نے اِس بات کو مان لیا کہ جب دو آدمی کچھ عرصہ تک باہم کامل نگاہ بازی کرین اور طبیعت کو پریشان ہونے نہ دین تو ضعیف مزاج پر بیخودی کی حالت اِس قدر پیدا ہو سکتی ہی کہ ناکارہ اُستخوان کے قطع و برید کی تکلیف سے بے خبری ہو جاتی ہی۔

یونانیون کو ایک عرصہ تک یہ خیال رہا کہ اس طریقہ سے انسان صرف جسمانی تکلیف سے بے خبر بن جاتا ہی مگر جب متواتر تجربون سے معلوم ہوا کہ مریض اس حالت کے گذر جانے کے بعد بہ نسبت اپنی سابق حالت کے کسی قدر تندرست ہو جاتا ہی حالانکہ مریض یا معالج کا نہ کوئی ارادہ اُس کے علاج کا ہوتا ہی اور نہ تدبیر اس قسم کی کیجاتی ہی تو اُسوقت جملہ یونانیون کو نہایت ہی سخت حیرت ہوئی اور اِس طریقہ کو ہر طرح لایق اور قابل غور

شکم سیر = پیٹ بھرا + بتدریج = رفتہ رفتہ + بس = کافی + طبی قواعد = بیدک کے قاعدے + نگاہ بازی = دیکھنا
انجمن = محفل + ناکام = جنکا مطلب پورا نہ ہوا + کشود کار = کارروائی + ضعیف مزاج = کمزور + قطع برید

اور متواتر تجربہ کے لایق جانکر کوشش بلیغ کرنے لگے گر تاہم اِسکا سبب ٹھیک طور پر یونانیون کو مطلق معلوم نہ ہوا اِسکے خاص سبب یہ ہین

اوّل۔ ان لوگون کی غرض صرف آسانی سے مریض کو بیہوش کرنا تھا

دوم۔ ان لوگون کی طبیعت دیگر علوم مین بھی اُلجھی ہوئی تھی

سوم۔ اُس زمانہ مین چھاپنے کی ترکیب سے بالکل ہی واقف نہ تھے جو ترقی کا پورا سبب ہے

جب یونانی فنون جنگ مین کمال پیدا کرنے کے لئے بلیغ کوشش کرنے لگے اور اِدھر اکثر لایق و تجربہ کار حکیمون نے دنیا سے انتقال کیا تو اُنکے تعلیم یافتہ شاگردون نے روم مین ایسی ترقی پیدا کی کہ اُس زمانہ مین رومی مثل یونان کے مشہور اور معروف قوم قرار دی گئی مگر رومیون نے اس علم کی طرف زیادہ توجہ کی اور اُنھون نے اپنے تجربہ مین اِس بات کا نیا یقین حاصل کیا کہ جسپر یہ حالت گذرتی ہے وہ بجز اور اُسکے امراض روبکمی ہونے کے علاوہ۔ اپنی سابق حالت کی بہ نسبت دانشمند غائب بین اور گذشتہ واقعات کا ٹھیک بتانیوالا بھی ہوتا ہے اور باوجودیکہ اکثر حالتون مین محض سکوت الحواس ہوتا ہے تاہم سُنتا ہے بولتا ہے بات ٹھکانے کی کہتا ہے

اے عزیز۔ رومی اِس طریقہ کو دنیوی اغراض کا پورا کرنے والا طریقہ یقین کر کے عوام سے مخفی رکھنے کے لئے بلیغ کوشش کرنے لگے مگر تاہم یہ طریقہ روم مین صرف تین طور پر ایک عرصہ تک برابر جاری رہا

تاہم = توبھی + مطلق = بالکل + دیگر علوم = اَور علم + فنون جنگ = لڑائی کے ہنر + کمال = پوری واقفیت + کوشش بلیغ = زیادہ کوشش
تجربہ کار = آزمودہ کار + انتقال = مرنا + تعلیم یافتہ = علم حاصل کئے ہوئے + معروف = مشہور + روبکمی = کم + علاوہ = سوا + سابق حالت = پہلی حالت + غائب بین = غیب کی چیزین دیکھنے والا + گذشتہ واقعات = گذری ہوئی باتین
باوجودیکہ = حالانکہ + محض = بالکل + سکوت الحواس = بیخود + دنیوی اغراض = دنیا کی خواہشین + عوام = عام لوگ

اوّل - جو لوگ علم کے شایق نیت کے صاف اور اپنی قوم کے ہمدرد تھے ضرورت کے وقت مریضون پر اس طریقہ کو صرف اس غرض سے آزمایش کیا کرتے کہ اون کا مراض روبکمی ہون پھر اپنے مقدس دیوتاؤن کے زبردست قدرت اور بے نظیر ...ن عام خیال کرکے سچے دل سے شکریہ ادا کیا کرتے تھے ۔

دوم - وسے پوجاری پنڈے جو پکّے دنیا دار اور اپنی بدنیتی کو ایمانداری کے لباس مین ظاہر کرنے والے تھے جاہل حاجتمندون کے درخواست کے جواب ...مول سے خفیہ دریافت کیا کرتے مگر اُن حاجتمندون سے صرف یہ ظاہر کرتے کہ آج ...ت کو فلان مقدس دیبی و دیوتا نے تمھارے فلان فلان درخواست کی بابت یہ ...اب دیا ہے

سوم - جو کھلا کھلی دنیا پرست اور زردوست تھے وسے شریفون کی بہو بیٹی ...یہ حالت طاری کرنے کے بعد ناشایستہ اور نامناسب حرکات کے مرتکب ہوتے تھے ...بعض بدنفس پوجاری اپنے معمولان عمل کے وسیلہ دشمنون سے انتقام لیتے ...ھی اسی علم کے ذریعہ سے وہ اُن کو مجبور کرتے تھے کہ روپیہ پیسا دین اور یہ راز ...ی سے مطلق نہ کہین غرض یہ بدنصیب پوجاری خاصکر امیر عورتون کو فریب دیکر ...کرانے کے لئے راضی کرتے اور پھر اُسی معمولہ سے جملہ اغراض نفسانی پورا کرلیتے تھے

عرب کے پوجاری اس علم سے بخوبی واقف اور یونان و روم کی بہ نسبت زیادہ ...ت تھے مگر عرب کے عام لوگ اِس علم سے محض ناواقف تھے ۔

...ے شایق = علم کے شوقین + قوم کے ہمدرد = خیر خواہ + شکریہ = شکر گذاری + جاہل = اپڑھ + درخواست ...ل + طاری = واقع + ناشایستہ = نالایق + نامناسب = جو مناسب ہین + حرکات = قصور ...ب = کرنے والے + بدنفس - کینہ + انتقام = بدلہ + راز = بھید + معمولہ = وہ عورت جسپر عمل

عرب کے عام لوگون نے اِس علم کو یونان سے حاصل کیا اور اِس علم کو سیکھکر قریب قریب
اسی طرح استعمال مین لائے جس طرح رومی استعمال کرتے تھے

جب شارع اِسلام نے اپنی نبوت کا اعلان دیا اور چند در چند سخت جنگ وجدل کے
بعد اکثر عرب نے اپنے آبائی طریقے چھوڑکر شارع اسلام کی نئی ہدایتین جبر واکراہ کی بناپر
اور اکثر نے بدل و جان قبول کین تو اُس زمانہ مین چند پوجاری بھی سلمان ہوئے اور اسلام
کی نئی محبت کے جوش مین آکر اپنے دوست مسلمانون سے بیان کرنے لگے کہ ہم لوگون نے
جو کرامات لات عزی وغیرہ وغیرہ کی سُنی یا خود تجربہ کی ہون وہ سب ہماری ایکخاص ریاضت
کا نتیجہ تھا جسکو ہم خفیہ کیا کرتے تھے اور آپ لوگون کے آگے دوسرے طرز پر بیان کرتے تھے
اگرچہ نومسلم پوجاریون کی اس سچی گواہی سے مسلمانون کے مذہبی خیالات شارع
اسلام کی عام شریعت پر پختہ ہوگئے اور اِس گواہی سے اُن کو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ پتھر
کی تراشی ہوئی خوبصورت مورتین جو مکہ مین خاصکر لات اور عزی کے نام سے مشہور اور
قابل عبادت خیال کیجاتی ہین وے سب کی سب قانون قدرت کے موافق کوئی نمایان
اعجاز دکھلانے کے لایق نہین مگر ساتھ ہی اِسکے اِسلام کا جوش وخروش مسلمانون کے
دل ودماغ مین اسقدر بڑہا ہوا تھا کہ اُنھون نے اِس علم کی طرف ذرا توجہ نہ کی۔
اور دوسرے پوجاری جو بغرض حفظان جان ومال کے ظاہری طور پر اسلام کے قبول
کرنیوالے تھے اُنکو کبھی اس بات کا موقع ہاتھ نہ لگا کہ وہ آزادی کے ساتھ اس علم کو تجربہ
کرکے کچھ ترقی پیدا کرتے۔

شارع اِسلام = محمد صاحب + نبوت = نبی ہونا + اعلان = عام اطلاع + سخت = مشکل + جنگ وجدل = لڑائی
آبائی طریقہ = خاندان کا مذہب + جبرواکراہ = زبردستی سے + بنا = بنیاد + کرامات = طلسم + لات عزی = مکہ کے
دونون مشہور بت تھے + پختہ = پکے + قابل عبادت = پوجنے کے لایق + اعجاز = معجزہ + جوش خروش۔
زیادہ محبت + حفظان جان ومال = جان ومال کی حفاظت

شارع اسلام کو یہ علم بہت اچھی طور پر معلوم تھا۔ اُنھون نے اپنے بزرگون سے حاصل کیا تھا بڑی خوبی کی یہ بات تھی کہ شارع اسلام کے خیالات رفاہ عام پر مبنی تھے اُنکا ارادہ تھا کہ عام مسلمانون کو ظاہری شریعت کی تعلیم دیجاوے اور خاص خاص مسلمانون کو یہ متبرک اور مقدس علم تعلیم کرایا جاوے چونکہ شارع اسلام کے اِس ارادہ کے پورا ہونے کے لئے سب سے زیادہ اطمینان کی ضرورت تھی اور اِدھر اسلام کو روزانہ جہاد اور انتظام مُلکی و مالی سے مطلق فرصت نہ ملی لہذا شارع اسلام نے اس خدمت کے لئے ایک لایق اور خداپرست اپنے عزیز کو منتخب کیا۔ اور وصیت کی کہ بروقت ملجانے موقع کے خاص خاص مسلمانون کو یہ علم تعلیم کراوے

جب شارع اسلام نے اِس دُنیا سے انتقال کیا اور علما ءملت نے اَورون کو اپنے مرحوم شارع کا جانشین کیا تو اُس وقت بھی اس علم کی تعلیم کرانے کے لایق اِسلام کو اطمینان حاصل نہ تھا اسوجہ سے عرب مین یہ علم گویا ایک عرصہ دراز تک محض معطل رہا۔

جب علما ءملت اسلام کی نظر مین شارع اسلام کے وصی کی برابر کوئی لایق نظر نہ آیا تو اُس وقت یہ وصی جانشین کیا گیا اور اِس نے اپنی خلافت کے ایام مین خاص خاص مسلمانون کو یہ علم تعلیم کرایا یہ معلم یا اُسکے شاگرد ایک عرصہ دراز تک ایسے لایق ہوے کہ وے اِس علم کا تجربہ کمال ادب اور صحت کے ساتھ کیا کرتے تھے اور خبث نفس یا بدنیتی کو ذرا بھی دخل نہین دیتے تھے۔

اے عزیز۔ مختصر یہ ہی کہ اسلام کو سب سے پہلا روحانی علم کا تعلیم دینے والا شارع اسلام

رفاہ عام = لوگون کی بہتری + متبرک = برکت والا + روزانہ = روز روز + جہاد = لڑائی + انتظام ملکی و مالی = ملک کا بندولبست اور مال کی حفاظت + خدمت = چاکری + خداپرست = خدا کا ماننے والا + منتخب = چھانٹ کر انتقال = مرنا + علما ءملت = مذہب کے عالم + مرحوم شارع = یعنی محمد صاحب + معطل = بیکار + وصی = جسکو وصیت کرین جانشین = قائم مقام + خلافت = نیابت کا کام + خبث نفس = کینہ پن + روحانی علم = وہ علم جسکا نفع نقصان روح سے

کا وصی ہی اور حضرات صوفیہ کا معلم اوّل یہ ہی بزرگ اور مقدس شخص ہی۔
اسے عزیز۔ بہت لوگون کا گمان ہی کہ عرب نے فارس کو سب سے پہلے اس علم کی تعلیم دی یہ بات اسقدر تو درست ہی کہ مسلمانون نے عرب کے پہلے پوجاریون کا بیان جو اُنھون نے نومسلم پوجاریون سے سُنا تھا فارسیون سے کہا لیکن یہان آتش پرست کسی قدر اِس علم سے واقف تھے کیونکہ یہ آتش پرست وہ لوگ تھے جنھون نے ہندوستان سے نکلکر فارس کی بنیاد ڈالی تھی۔ ایرانی اِس علم مین کبھی لایق نہ ہوئے اُس سرزمین کی آب وہوا کی تاثیر وغیرہ کی وجہ سے یہان کے لوگ عیاش تلوّن طبع مغرور بدمزاج ہوتے ہین اور ایسے لوگ اس علم سے ہمیشہ محروم رہنے والے ہین
کسی زمانہ مین فرانس والے ہندوستان مین تھوڑے دن راج کر چکے ہین بلکہ ملکی حالات معلوم کرنے کے لئے یہ لوگ ہندوستان کے شورشون مین بظاہر پنڈت بھی بنگئے تھے اسلئے یہ لوگ اِس طریقہ سے صرف واقف ہی نہین ہوئے بلکہ اُنھون نے اپنی آنکھ سے اس علم کے مشاق بھی دیکھے تھے راج برباد ہونے کے بعد فرانس نے اس علم مین کتابین لکھین اور بڑی کوشش سے لیاقت بہم پہونچائی چونکہ یہ لوگ تلون طبع ہین مستقل نہ رہے۔
فرانس والون سے انگلستان نے یہ علم حاصل کیا اور اِدھر انگلستان کو اپنی علمی ترقی کے زمانہ مین یونان روم عرب فارس مصر وغیرہ وغیرہ کے علوم حاصل کرنے کا بڑا موقع ہاتھ لگا
مگر چونکہ یہ لوگ بھی تلون طبع ہین قطع نظر اسکے ان کی آنکھین کنجی ہین لہذا یہ لوگ بھی مثل ایرانیون کے ہی رہے
جب انگلستان کے لوگون نے اپنا وطن دیس چھوڑکر امریکہ آباد کیا تو وہان کی

حضرات صوفیہ = برہم گیان۔ نومسلم = نئے مسلمان۔ آتش پرست = آگ کی پوجا کرنے والے۔ بنیاد = نیو
یونان روم عرب فارس مصر = ملکون کے نام ہین

جنگلی قومین ہر طرح کے علم و ہنر پردیسیون سے حاصل کرنے لگین

کسی زمانہ مین ہندوستان اور امریکہ کے درمیان خشک راستہ تھا اور عموماً رسم و عادت مذہب و ملت یکسان تھا امریکہ والون نے اُس زمانہ مین یہ علم ہندوستانیون سے حاصل کیا مگر ہندوستانیون کی تعلیم سخت مشکل تھی فرانس والون نے اور انگلستان کے عقلمندون نے اُن قواعد سے اطلاع پاکر اس علم کو نہایت آسان کر لیا تھا اسی وجہ سے امریکہ والے اسوقت آسانی سے کیفیت پیدا کرنے مین بڑے مشاق خیال کئے گئے ہین۔

اے عزیز۔ عام طور پر مشہور ہے کہ یہ علم میسمر کی ایجاد ہے یہ محض غلط ہے ہان یورپ مین سب سے پہلے اس علم کا تجربہ کرنے والا میسمر ضرور تھا۔ چونکہ یوروپ نے کبھی اپنی آنکھ سے ایسا واقع ہوتے نہین دیکھا تھا اسلئے اُنھون نے اس علم کو اُسی کے نام سے مشہور کیا ادھر اُسکے شاگرد بھی یون ہی بیان کرنے لگے کہ یہ علم ہمارے اُستاد کی خاص ایجاد ہے

ہم تمکو یقین دلا سکتے ہین کہ یہ میسمرزم سب سے پہلے اسی ہندوستان مین یوگ کے نام سے مشہور ہوا اور یہان کے لوگ پہلے معلم اس علم کے واقعی ہوئے اسوقت یہ ہندوستان گویا اس خاص علم کے سکھانے مین سب قومون کا پہلا اُستاد ہے۔

نیازمند

مرزا باقر حسین

مشاق : تجربہ کار۔

सरहाथलगा॥ जोकि ये लोग भी चलचिन्न हैं इसके सिवाय इन के नेत्र कंजे हैं इसी कारण से ये लोग भी ईरानियों के समान रहे-
जब इंगलिस्तान के लोगोंने अपना देश छोड़ कर आमेरिका को आबाद किया तो वहां की बनवासी कौमें प्रत्येक प्रकार की विद्या और हुनर परदेशियों से प्राप्त करने लगीं-
किसी काल में हिन्दुस्तान और आमेरिका के मध्य शुष्क मार्ग था और मत चाल-चलन भी समान था आमेरिका वालों ने उस काल में यह विद्या हिन्दुस्तानियों से प्राप्त की परन्तु हिन्दुस्तान की शिक्षा अति कठिन थी फरांस वालों ने और इंगलिस्तान के विद्वानों ने उन क़वायद से इत्तिला पाकर इस विद्या को अति सरल कर लिया था इसी कारण से इस समय आमेरिका वाले सहजही किफ़ियत पैदा करने में बड़े अभ्यासी ख़्याल किये गये हैं-
हे अज़ीज़ आमतौर पर विख्यात है कि यह विद्या मेस्मर पुरुष की ईजाद है यह बात असत्य है हां यूरुप में सबसे पहिले इस विद्या का अभ्यास कर्त्ता मेस्मर अवश्य था— जोकि यूरुप ने कभी अपने नेत्रों से ऐसी व्यवस्था नहीं देखी थी इस लिये उन्होंने इस विद्या को उसी के नाम से विख्यात किया इधर उसके शिष्य भी योंही वर्णन करने लगे कि यह विद्या हमारे उस्ताद की ख़ास ईजाद है-
हम तुम को निश्चय दिला सक्ते हैं कि यह मेस्मरज़्म सबसे पहिले हिन्दुस्तान में योग के नाम से विख्यात हुआ और यहां के लोग निश्चय इस विद्या के पहिले उस्ताद हुए इस समय यह हिन्दुस्तान मानो इस विशेष विद्या अर्थात् योग के सिखाने में सब क़ौमों का पहिला उस्ताद है-

नियाज़मन्द
मिरज़ा बाक़र हुसेन

तालीमदी यह पाठक या उसके शिष्य दीर्घ काल तक ऐसे योग्य हुए कि वे इस विद्या का साधन बड़ी प्रतिष्ठा और शुद्धता के साथ किया करते थे उसमें लालच आदि का प्रवेश ज़राभी नहीं होने देते थे। हे अज़ीज़ संक्षेप तो यह है कि इसलाम को सबसे पहिला जीव विद्या की तालीम देने वाला शारए इसलाम का वसी है और ब्रह्म ज्ञानी सूफ़ी मुसल्मानों का पहिला पाठक यही महान् पवित्र पुरुष है। हे अज़ीज़ बहुत लोगों का गुमान है कि अरब ने फारिस को सबसे पहिले इस विद्या का उपदेश किया यह बात इतनी तो ठीक है कि मुसल्मानों ने अरब के पहिले पुजारियों का बयान जो उन्होंने नये मुसल्मान पुजारियों से सुना था फ़ारसियों से कहा परन्तु यहां अग्नि होत्री कुछ इस विद्या को जानते थे क्योंकि ये अग्नि होत्री वे लोग थे जिन्होंने हिन्दुस्तान से निकल कर फारस की नीम जमाई थी। ईरानी इस विद्या में कभी योग्य न हुए इस भूमि को वायु जल के प्रभाव से यहां के मनुष्य कामी गर्वित कठोर अस्वस्थ होते हैं और ऐसे मनुष्य इस विद्या से सदा हीन होते हैं।

किसी काल में फिरांस वाले थोड़े दिन हिन्दुस्तान में राज्य कर चुके हैं किन्तु ये लोग देश व्यवस्था जानने के लिये हिन्दुस्तान के मंदिरों में बनावटी पंडित भी बन गये थे इस कारण ये लोग इस विधि से केवल ज्ञाता ही नहीं हुए किन्तु उन्होंने अपने नेत्र से इस विद्या के साधक भी देखे थे राज्यभ्रंश होने के पीछे फिरांस ने इस विद्या की पुस्तकें लिखीं और बड़े श्रम से योग्यता प्राप्त की जो कि ये लोग चल चित्त हैं दृढ़ चित्त नहीं रहे इंगलिस्तान ने इस विद्या को फ्रांस वालों से प्राप्त किया इधर इंगलिस्तान को अपनी विद्या वृद्धि के काल में यूनान, रूम, अरब, फ़ारिस, मिसर आदि की विद्या प्राप्त करने का बड़ा अव-

ने के योग्य नहीं परन्तु इसके साथही इसलाम का जोष मुसल्मानों के मनमें ऐसा बढ़ा हुआ था कि उन्होंने इस विद्या की ओर कुछभी ध्यान न दिया ॥

वे पुजारी जो अपने प्राण धन की रक्षा के कारण ज़ाहरी तौर पर इसलाम को अंगीकार करने वाले थे उनको कभी इस बात का अवसर हाथ न लगा कि वे आज़ादी के साथ इस विद्या को आज़मा कर कुछ वृद्धि करते ॥

उपदेशक इसलाम को यह विद्या भले प्रकार मालूम थी उन्होंने अपने पुरुषाओं से प्राप्त किया था बड़ी ख़ूबी की यह बात थी कि उपदेशक इसलाम के ख्याल परोपकार से सम्बंध रखते थे उनकी इच्छा थी कि आम मुसल्मानों को ज़ाहरी कर्म काण्ड सिखाया जावे और ख़ास २ मुसल्मानों को यह पवित्र विद्या सिखाई जावे जो कि उपदेशक इसलाम के इस इरादे के पूरा होने के लिये सबसे अधिक इतमीनान की आवश्यकता थी और इधर इसलाम को नित्य जिहाद और प्रबंध देशाधन से अवकाश न मिला इस लिये उपदेशक इसलामने इस कार्य के लिये एक योग्य ईश्वर भक्त अपने अज़ीज़ को चुना और वसियत की कि अवसर मिलने पर ख़ास २ मुसल्मानों को यह विद्या सिखावे ॥

जब उपदेशक इसलाम ने देहत्याग किया और मतके विद्वानों ने औरों को अपने स्वर्ग वासी उपदेशक का जानशीन किया तो उस समय भी इसविद्या के पढ़ाने योग्य इसलाम को इतमीनान प्राप्त न था इस कारण इस विद्या का पाठ मानो अरब में दीर्घ काल तक बंद रहा ॥

जब इसलाम के ज्ञानी विद्वानों की दृष्टि में उपदेशक इसलाम के वसी के समान कोई योग्य न दीखा तब यह वसी जानशीन किया गया और इसने अपने राज्य के दिनों में ख़ास २ मुसल्मानों को यह विद्या

से बदला लेने कभी इस विद्या के द्वारा वे उनको लाचार करते थे कि रु-
पया पैसा दें और यह भेद किसी से न कहें निदान ये अभागे पुजारी वि-
शेषकर कुलीन स्त्रियों को धोका देकर अमल कराने के लिये राज़ी
करते और फिर उन्हीं स्त्रियों से सब काम चेष्टा को करते थे अरब के
पुजारी इस विद्या में पूरे विद्वान और यूनान तथा रूम से अधिक यो-
ग्य थे परन्तु अरब के साधारण लोग इस विद्या को नहीं जान्ते थे-
अरब के साधारण मनुष्यों ने इस विद्या को रूम से प्राप्त किया और
इस विद्या को सीखकर उसी प्रकार कुछ २ साधन किया जैसे रूमी सा-
धन करते थे-

जब कर्मकाण्डी इसलाम ने अपने दूतत्व को विख्यात किया और कई
भारी २ युद्ध के पीछे वहुधा अरब ने अपने बंश के मत को छोड़ कर इस
लाम शास्त्र की नई शिक्षाओं को दवाव से और बहुतों ने मन से अंगी
कार किया तो इस समय में कई पुजारी भी मुसल्मान हुए और इसला
म की नई २ प्रीति के वेग में आकर अपने मित्र मुसल्मानों से कहने-
लगे कि तुम लोगों ने जो करामातें **लात उज़्ज़ा** आदि की सूनी हैं
या आप आज़माई हों वे सब हमारी एक विशेष तन्त्र का फल था जि-
से हम गुप्त रखते थे और आप लोगों के आगे दूसरे प्रकार से वर्णन क-
रते थे॥

यद्यपि नये मुसल्मान पुजारियों की इस सच्ची गवाही से मुसल्मा-
नों के मज़हवी ख़याल अपने कर्मकाण्ड वाणी की आम शिक्षा पर
पक्के होगये और इस गवाही से उनको यह भी निश्चय होगया कि-
पाषाण की मनोहर मूर्त्ते जो मक्के में विशेष कर **लात उज़्ज़ा** के
नाम से विख्यात और पूजन योग्य मानी जाती हैं वे सब की सब का-
नून कुदरत याने चर के अनुसार कोई प्रत्यक्ष शक्ति दिखा-

उसके रोग घटाने के सिवाय पहिली अवस्थासे बुद्धिमान और परो क्षतथा भूतकाल की बातों का ठीक २ बताने वाला होता है यद्यपि बहुधा अवस्थाओं में केवल अचलेन्द्रिय होता है तौभी सुन्ता है बोलता है ठिकाने की बात कहता है-

हे अज़ीज़ रूमी इस विधि को सांसारिक कामना सिद्धि की विधि निश्चय करके साधारण मनुष्यों से छिपाने के लिये परिश्रम करनेलगे तौभी यह विधि रूम में केवल तीन प्रकार पर एक समय तक निरन्तर प्रचलित रही-

प्रथम जो लोग विद्याभिलाषी शुद्धान्तः करण और अपने क़ौम के हितैषी थे आवश्यकता के समय रोगियों पर इस विधिको केवल इस प्रयोजनसे वर्ताव करते कि उनके रोग घटजावें फिर अपने पवित्र देवताओं की प्रबल शक्ति और अद्भुत परोपकार जानकर सच्चे मनसे धन्यवाद दिया करते थे-

दूसरे वे पुजारी पंडे जो पक्के संसारी और अपनी अधर्म नीति को धर्म के रूपमें प्रकट करने वाले थे अज्ञानी अर्थियों के प्रश्न के उत्तर मामूल से गुप्त पूछा करते परन्तु उन अर्थियों से केवल यह प्रकट करते कि आजरात को अमुक पवित्र देवी या देवता ने तुम्हारे अमुक २ प्रार्थना के विषय यह उत्तर दिया है-

तीसरे जो खुलाखुली संसारी और धनमित्र थे वे श्रेष्ठ पुरुषों की बधू वेदीपर यह अवस्था विद्यमान करने के पीछे अयोग्य कर्मों को करते थे किन्तु कोई अधर्मी पुजारी अपने मामूलों के द्वारा शत्रुओं

ड़कीपीड़ासेहोजाती है-

यूनानियोंको कुछ काल तक यह ख़याल रहा कि इस विधिसे मनुष्यके वल दैहिक पीड़ासे अचेत होजाता है परन्तु जब बारंबार परीक्षाओं सेज्ञात हुआ कि रोगी इस अवस्थाके व्यतीत होने के पीछे कुछ रोग रहित होजाता है यद्यपि रोगी या चिकित्सक की न कोई इच्छा इस चिकित्सा की होती है और न इस प्रकार का उपाय किया जाता है तोउस समय सब यूनानियों को अत्यन्त आश्चर्य हुआ और इस विधिको सब प्रकार योग्य और विचार योग्य और बारम्बार परीक्षा के योग्य जानकर पूरा श्रम करने लगे परन्तु तौभी इसका ठीक कारण यूनानियों को कुछ भी ज्ञात न हुआ इसके विशेष कारण ये हैं॥

प्रथम इनलोगों की इच्छा यही थी कि रोगी कोसहज में अचेत करदें

दूसरे- इनलोगों का मन दूसरी विद्याओं में उलझा हुआ था-

और [illegible]-उस समय में छापने की विद्या से पूरे अज्ञानी थे जोकि वृद्धि का पूरा कारण है-

जब यूनानी युद्ध विद्यामें तत्पर होने के लिये अति श्रम करनेलगे और इधर बहुधा योग्य हकीमों ने संसार से प्रस्थान किया तोउनके विद्या[illegible]योंने रूममें ऐसी वृद्धि पाई कि उस समय रूमी भी यूनानियोंके समान विख्यात क़ौम जाने गये परन्तु रूमियोंने इस विद्याकी ओर अधिक दृष्टि नहीं की और उन्होंने अपनी परीक्षामें इस बातका नियम प्राप्त किया कि जिस पर यह अवस्था होती है वह अचेत और

खासके कि यह बात २ में वृद्धि और बिचार को लगाना है॥
इसके उत्तर में सबने एक मति होकर कहा कि यह सब सत्य है परन्तु माया ने हमको ऐसी प्रबल इच्छा शक्ति दी है जिससे हमको पूरी आशा है कि हम निश्चय अपने परिश्रम में सिद्धार्थ होंगे—आप कह सक्ते हैं कि प्रत्येक मनुष्य में ऐसी प्रबल इच्छा शक्ति है कि जिसके द्वारा हम प्रत्येक शक्ति को चाहें जितना बढ़ादें या घटावें जैसे प्रत्येक मनुष्य धीरे २ थोड़ा २ भक्ष्य प्रमाण नित्य बढ़ादे तो एक समय वह इतना खासक्ता है जिससे चार मनुष्य तृप्त होसक्ते हैं यदि धीरे २ भक्ष्य को कम करे तो इतनी कमी हो सक्ती है कि ऐसी चार खुराक शायद एक मनुष्य के लिये पूरी नहीं यह योग्य है कि हम में से कोई विद्वान् वैद्यक विधि के अनुसार संभ्रम को बढ़ाकर उसी अजगर के अनुसार किसी रोगी पर दृष्टि जमावें और जो कुछ फल प्रकट हो पूरे निर्णय के पश्चात् सभा को ज्ञात करें—
कई सप्ताह किन्तु कई मास तक चिकित्सक वैद्य रोगियों के नेत्र से नेत्र मिलाया करते रहे और निर्णय में तत्पर रहे कोई असिद्धार्थ रहे बहुतों ने ठीक जान लिया कि संभ्रम को वृद्धि देकर दृष्टि मिलाने में अवश्य ऐसा असर होना है जिससे हम अपना काम निकाल सक्ते हैं—
सब चिकित्सक हकीम जो इस परीक्षा के लिये चुने गये थे उन्हों ने सभा को अपनी सच्ची परीक्षा से ज्ञात किया और प्रत्येक ने इस बात को मान लिया कि जब दो मनुष्य कुछ काल तक परस्पर दृष्टि मिलान करें और मन को व्याकुल न होने दें तो दुर्बल मनुष्य पर ऐसी बेहोशी की अवस्था प्रकट होसक्ती है जैसे निकम्मे हाड़ों को तोड़ फो

यकि जो इस प्रकार की शक्ति मनुष्य में है तो वह किस प्रकार से उसको वृद्धि देकर विख्यात की जावे-

इस हकीम की प्रार्थना के अनुसार प्रत्येक विद्वान ने अपना प्रिय समय इसी विचार में व्यय किया और सामर्थ्यानुसार कामना के अन्वेषण में कुछ कमी न की जो कि पूर्वानियों का साधारण नियम था कि वह किसी प्रत्यक्ष वृत्तान्त को सदा ठीक २ वर्णन किया करते थे इस कारण इस आश्चर्यजनक वार्ता को सत्य जानकर आशा रखते थे कि यह अनूपम विधि किसी प्रकार ज्ञात हो रोगियों का काम बने और संसार में सदा हमारा नाम रहे-

जब निर्णय योग्य बात का निज निश्चय सुनाने के लिये इकट्ठे हुए और एक के पीछे एक अर्थात् सबने अपना निश्चय कहा कि जहां तक ध्यान किया और हमारी बुद्धि शक्ति ने अन्वेषण किया तो यही ज्ञात हुआ कि प्रत्येक मनुष्य में इस प्रकार की शक्ति अवश्य है- हे विद्वन् आपका प्रत्यक्ष वृत्तान्त सुन्ने के पीछे ज्ञात हुआ कि वनस्पति और पाषाण में परस्पर आकर्षण है और जीवों के एक प्रकार में आकर्षण शक्ति होने से हमको निश्चय होना है कि मनुष्य में भी इस प्रकार की शक्ति अवश्य होगी क्योंकि मनुष्य भी जीवों में दाखिल है॥

उस विद्वान हकीम ने इसके उत्तर में कहा कि चाहे आपका विचार ठीक हो परन्तु इस कारण से मैं कुछ निरास हूं कि वे दोनों जीव बुद्धिहीन किन्तु संभ्रम में अवश्य पूरे थे- आश्चर्य नहीं कि उन दोनों के संभ्रम ने हमको यह अद्भुत गुण दिखाया हो और मनुष्य इस हेतु से यह तिलस्म नहीं

क अजगर में कोई दैव शक्ति किसी २ पक्षी जीवों को अपनी ओर आकर्षण करने की विद्यमान थी-

हे अज़ीज़ दैवनीति मानो एक तिलस्म शक्ति है जिसको किसी अवसर पर इत्तफ़ाक़ (आश्चर्य) कहना अशुद्ध नहीं- देखो यह वन भ्रमण कर्त्ता और विद्वान हकीम विद्या बिचार कर रहा था अजगर का यह स्वाभाविक कर्म देखकर इसको संभ्रम हुआ कई दिन तक वहां पड़ा रहा परन्तु इस परीक्षा से इस हकीम को वह सूझ पड़ी जो किसी यूनानी को कभी न सूझी-

अर्थात् इस हकीम के मन में इस बात का पूरा निश्चय होगया कि यदि कोई मनुष्य किसी दैव विधि के अनुसार अपने शरीर में यह गुण दिखा सके कि दूसरे को अचेत बनाकर अपनी ओर आकर्षण करलेतो उसका यह कर्म इसबात के लिये बहुत कुछ सुफल होगा जब कि किसी रोगी के टूटे हाड़ और निष्फल चीर फाड़ के समय अपनी आकर्षण शक्ति को काम में लावैं तो न रोगी की वावैला पर हकीम का मन व्याकुल होगा और न नशीली चीज़ें काम में लाने की आवश्यकता होगी-

हे अज़ीज़ मैं इस हकीम का कहां तक वर्णन करूं यह कामना प्राप्ति की आशा पर मत्त होकर स्थान पर लौट आया और सभा में बड़े २ विद्वान् हकीमों के सामने मधुर बचनों से यह सब व्यवस्था कही और ज्ञानानन्द में आकर अपना बिचार प्रकट किया और यह प्रार्थना की कि आजके दिन से इसबात के निश्चय के लिये अधिक काल व्यय किया जा

करते थे जैसे एक विद्वान हकीम वृक्ष के नीचे बैठा हुआ विद्या बिचार में तत्पर था परन्तु दैवनीति के अनुसार इसकी दृष्टि सामने की हरियाली पर जमी हुई थी बिचार के मध्य क्या देखता है कि इस के नेत्रों के सामने कोई पक्षी एक और किसी प्रत्यक्ष कारण के विना स्वयं आकर्षण हो रहा है उसकी प्रत्यक्ष विधि से हकीम ने मुख्य विधि द्वारा जान लिया कि वह पक्षी इस आकर्षण से अज्ञात है या किसी दैव विधि से खिंचता चला आता है।

इससे पहिले यूनानी आकाशी ग्रहों और शरीरों के आकर्षण और वियोग से अचेत थे यह तिलस्म देखकर इस वन भ्रमण हकीम को अत्यन्त आश्चर्य हुआ और मानसी कुरेद इसको व्याकुल करने लगी उठ खड़ा हुआ और निकट आकर देखने लगा उस दुखी पक्षी से थोड़ी दूर एक अजगर सर्प दीखा जो बड़े विश्वास से दृष्टि जमाकर इस पक्षी को देख रहा था-

यह हकीम उस अजगर से हट कर एक ऊंचे टीले पर खड़ा होकर चिन्ता करने लगा कि देखें इसका क्या अंतिम फल होता है और यह तिलस्म किस प्रकार क्या रूप दिखाता है-

यह हकीम इधर शोच रहा था कि उसके नेत्रों के सामने वह दुखी पक्षी स्वयं सीधा उस अजगर के मुख में चला गया- अभी तक यह आश्चर्य नहीं घटता था कि उस अजगर ने इस हकीम के सामने दो चार पक्षी और भक्षण किये और यह हकीम उस वृक्ष के नीचे उलटा आकर विचार करने लगा कई दिन के पीछे उसने जाना कि उसवधि

होकर विद्या विचार और उसके अन्वेषण में दिन रात तत्पर रहते थे परन्तु यूनानियों को नित्य विद्या का अधिक शौक़ था मानों हिन्दुस्तान के सिवाय यूनानियों का मन देवात् इधर अधिक आसक्त था तौभी रोगी को अचेत करने की कोई ऐसी विधि मालूम नथी जो कि सरल और सर्व सम्मत हो यह लोग ऐसे समय में कभी औषधि यौगिक कभी यौगिक माद्य वस्तुओं का सेवन किया करते थे जो कि नशीली वस्तु आम तौर पर आरोग्यता के लिये हानि कारक हैं इस लिये रोगी कभी २ दूसरे रोगों से ग्रसत हो जाते थे किन्तु बारम्बार कई प्रकार की विषमता होने के कारण रोगियों का देहान्त भी होजाता था तिस्पर यूनानियों को दीर्घ काल तक पछताना पड़ता था क्लोरी फ़ार्म से इस समय किसी हक़ीम को ख़बर न थी॥

प्रत्येक यूनानी हक़ीम की यह इच्छा थी कि रोगी की हड्डी टूटी और निकम्मी को चीर फाड़ के लिये कोई ऐसी विधि मालूम हो जिसके द्वारा हम रोगी को कुछ काल के लिये अचेत और अचलेन्द्रिय कर सकें और वह विधि आराम के लिये भी हानि कारक न हो॥

यूनान के विद्वान हकीम औषधि पहिचान और उसको संचित करने के लिये बहुधा नगर से बहुत दूर तक निकल जाया करते थे कोई हकीम कई सप्ताह किन्तु कई मास तक वन घूमने में आयु व्यय करते और जब इस वन भ्रमण में कोई छाया युक्त स्थान दृष्टि में न आता कुछ समय वहां ठहर कर विद्या बिचार किया-

मैस्मरज़्म विद्या का इतिहास

विख्यात विद्या या हुनर जो इस समय तक न्यूनाधिक प्रत्येक दे-शमें पाये जाते हैं इस काल के इतिहासवेत्ताओं के निकट सम्पूर्ण केवल यूनान देश के विद्वानों की रचना या उन के विद्यार्थियों-की शिक्षा का फल है-

हे अज़ीज़ (प्रिय) हम तुम को निश्चय दिला सक्ते हैं कि यूनान की भूमि भौम दैव उत्पातों से कभी रक्षित नहीं रही सिवाय इसके यूनानी छापे की विद्या से अज्ञ थे इस लिये इस काल के किसी-विद्वान क़ौम के पास उन का स्मारक चिन्ह पुस्तक इस योग्य वि-द्यमान नहीं है जिसको देखकर कोई न्याय कर्त्ता कवि यूनानि-यों को सब विद्याओं का प्रचारक और मुख्य शिक्षक निश्चय क-रसके-

परन्तु तौभी यह सत्य है कि यूनानी अवश्य किसी समय में कई-विद्याओं के रचनेवाले हुए और विशेष कर बहुत हुनरों में योग्य-ता के कारण अपने निकटवर्त्ती देशों के पुरुषों में प्रतिष्ठित रहे-

हे अज़ीज़ हम को इस समय केवल मैस्मरज़्म विद्या का ऐतिहासि-क वृत्तान्तों का वर्णन करना अभीष्ट है इसलिये हम किसी और अवसर पर यूनान के पुराणे इतिहास के साथ वर्णन करेंगे कि-यूनानी कई विद्या और हुनरों को रचने वाले हुए-

यूनानी अपने समय की सब विद्या और हुनरों में पूर्ण शक्ति रखते थे और कौम भी ऐसा रखते थे कि कोई २ तो संसार के त्यागी

वा कर्षण विद्या के द्वारा की जावेगी यदि वे रोगी सम्पादक के पास पधारें और चिट्ठी पत्री को ऐसे अवसर पर पसन्द न करें-

नियाज़मन्द
मिर्ज़ा वाक़र हुसेन

दूसरे हमारी इच्छा है कि हमारे इस उजड़े देशमें जो इस समय हिन्दुस्तान के नामसे विख्यात है और दुःसह कालमें चित्त समान विरुद्ध स्वास और मौनहै एक पाठशाला नियत की जावे जिसमें सिवाय प्रचरित विद्या के जीवा कर्षण विद्या की शिक्षा इस प्रकार दीजावे जैसे बनारस की पाठ शालाओं में वेद शास्त्र की या प्रिय मुसल्मानों की पाठशालाओं में उनके धर्म पुस्तकों की शिक्षा दीजाती है क्योंकि जीवा कर्षण विद्या की प्रत्येक मनुष्य को ऐसी आवश्यकता है कि कदाचित् और विद्याओं के प्राप्त करने की उनको ऐसी आवश्यकता नहो हमारा मासिक रिसाला बहुत शीघ्र ज्ञान करादेगा कि जो कुछ में निवेदन करता हूं वह सब सत्य है-

जो महाशय मूल्य द्रव्य के सिवाय सहायता के लिये सामर्थ्यानुसार कुछ चंदा देंगे वे सम्पादक, सवप्रजा और हमारी अपनी सन्तानों को अनुग्रहीत करेंगे वह चन्दा धन उस समयतक न्यास धनवत् दफ़्तर में रहेगा जबतक उपरोक्त धन कार्य सिद्धि के लिये पर्याप्त हो और इसधन की रक्षा हिसाब समझना प्रिय भ्राता हिन्दू मुसल्मान सदा किया करेंगे जिन्हों ने इस रिसाले के प्रकाशित करने को प्रेरणा की है-

सम्पादक का कर्तव्य कार्य

हमारे वे प्रिय हिन्दू मुसल्मान जो इस रिसाले के पक्के ग्राहक हो कर अपनी श्रद्धा के अनुसार पाठशाला नियत करने के लिये रुपया प्रदान करेंगे उनके साथ सदा यह रियायत की जावेगी कि जब कभी वे ऐसे रोग से ग्रस्त होंगे जिसका निदान आजकल के डाक्टर हकीम वैद्य न कर सकें तो उनकी चिकित्सा जी

परन्तु सविनय यह प्रार्थना है कि जो अमन हो और मन को अरुचि हो तो अपने मित्रों को दिखलाइये-

जो यह रिसाला अपने सुभाग्य से आपको पसन्द आजावे तो कृपाकर इसी मासकी २५ तारीख तक स्वीकार पत्र भेज दीजिये तो रजिस्टर में आपका नाम लिखा जाय-

१-यह नियाज़ मन्द नाम मासिक पत्र सदा महीने की १५ तारीखको भेजा जाया करेगा-

२- इस रिसाले में प्रत्येक विद्याके कठिनतर या विद्या के लाभकारक विषय जिनकी तहक़ीकात प्रत्येक मनुष्य को अत्यावश्य है और वे इस समय तक शीन उष्ण देशके रहने वालों ने अपनी वुद्धि या अनुमान से जोड़ तोड़ लगाकर जाने फिर भी न्याय कर्ता की दृष्टि में अधूरे रहे अब बिना पक्षपात धर्म और जाति के मेस्मरज़्म द्वारा जानकर अनुरागियों की भेट किये जावेंगे॥

३-यह रिसाला सदा शुद्ध सुलभ उर्दू और प्रचलित सीधी हिंदी भाषामें प्रकाशित होगा जिसका कलेवर दो जुज़से कम नहोगा॥ ४- मूल्य अग्रिम वार्षिक ३) रुपये डाकव्यय सिवाय-वर्षके अन्त पर ५) रुपये होगा परन्तु प्रत्येक जाति के साधु सन्तों को मुफ़्त दियाजावेगा-

५- जो विद्या प्रबंध प्रकाशित होगा वह सदा पूरा होगा अगले मास के लिये शेष नहीं छोड़ा जायगा-

ग्रन्थकार का विशेष निवेदन

प्रथम हम लाचार किये गये हैं कि मासिक पत्र द्वारा नियाज़मन्द के ग्राहकों को उन आवश्यक विषयों से ज्ञान करें जो आज की तारीख तक वुद्धि अनुमान के जोड़ तोड़ लगाकर जाने गये हैं-

नेभीप्रेरणाकी ॥

ऐह नियम मेस्म रज़्म विद्याके उनके विषय यह निश्चय हुआ कि अनु-रागी जन जिस समय इस विद्याकी परीक्षासे सब प्रकार योग्य दीखें यह विद्या उन को सिखाई जावे परन्तु सबसे पहिले वे नियम जिन के द्वारा **अपने आत्मा में हालत** उत्पन्न होसक्ती है फिर वे नियम जिनके साधन से दूसरे **आकर्षण व्यवस्था उत्पन्न करने की पूरी आशा है**· इसके पीछे स्प्रिचुएलिज़्म के साधारण नियम–

मैं यह कह सक्ता हूं कि इस रिसाले के सब ग्राहक या सब अनुरागियों को **पूर्वदृष्टि** में यह सीधी सच्ची बात शायद एक मामूली फ़िक़रा दृष्टि आवे और इस विशेष कारण से वे लोग इस रिसाले के ग्राहक नहीं परन्तु हमको सब प्रकार आशा है कि जब हमारे न्याय कारक शुद्धान्तःकरण और विद्या विप्राय या प्रबंध की सच्ची नहक़ीक़ात के अनुरागी पुरुष दो चार मासिक रिसाले कभी इत्तफ़ाक़ से भी देखेंगे तो उस समय निश्चय ग्राहक हो जावेंगे या अपने मित्रों के ख़रीदे हुए रिसाले को देखने के लिये अपना प्रिय समय आनन्द से व्यय करेंगे ॥

जोकि इन दिनों इस कार्य्य समाप्ति के लिये मुझको बारम्बार जीवाकर्षण विद्या को परीक्षा करने की अत्यावश्यकता है इस लिये आपके नियाज़मन्द को इतना अवकाश नहीं कि इसी प्रकार की कई पैरेग्राफ़ और लिखूं जो हमारे प्रियभ्राताओं को अनुराग दिलाने के लिये पर्याप्त हों–

यदि यह रिसाला आपको किसी प्रकार अंगीकृत न हो तो कृपा कर इसको मुफ़्त या भेट मानिये लौटाने की आवश्यकता नहीं है

जिन को आप कुछ दिन पहिले असत्य समझे हुए थे कहिये उस समय क्या ऐसी लज्जा न होगी जिसका असर कुछ दिन शेष रहै यह कैसे पश्चात्ताप की बात है-

दूसरे अनुमान कीजिये कि यदि आपको परीक्षा से यही ज्ञान हो कि जिसको आप परीक्षा से पहिले झूट समझे हुए थे वह यथार्थ झूट ही निकला तोभी यह लाभ तो अवश्य होगा कि पहिला निश्चय विद्या सम्बंधी, और दूसरा अनुभव सम्बधी कहलावे इन दोनों में पृथिवी स्वर्ग का फ़र्क़ नहीं है-

प्राकृत नियम ऐसा है जोकि लोग किसी विषय की परीक्षा करते हैं वे केवल यही लाभ नहीं उठाते हैं जो उनको पहिले अंगीकृत था किन्तु विशेष आशा पूर्ण होने के सिवाय परीक्षा के मध्य कुछ न कुछ लाभों से भी हीन नहीं रहते- यह कैसे हर्ष की बात है-

शायद इस अवसर पर किसी को यह ख्याल हो कि हमने आज की तारीख में रस्म रज़्म के नियम लिखने के लिये लेखनी उठाई है या धोका धड़ी से चार पैसे मिलने के लिये यह हरित बाग़ दिखाते हैं- मैं आपको निश्चय दिला सक्ता हूं कि यदि हमारे कई प्रिय मित्र हमको लाचार न करते तो मैं कभी इस दुर्घट काल में किसी रिसाले के बनाने पर साहस न करता हमने अपने इन प्रिय मित्रों से यह कह कर पीछा छुड़ा लिया था कि मैं बिना आज्ञा और मंज़ूरी मामूल के पेश क़दमी नहीं कर सक्ता और आप ख़याल किये हुए था कि मैं अब तक इस कार्य के योग्य नहीं हूं परन्तु जब ये मित्र वर्ग हठ करने लगे और यह निश्चय हुआ कि मामूल से आज्ञा मांगी जाय तो उस समय मामूल ने मुझे आज्ञा दी किन्तु मित्रों के समान उस

कि यदि हानि है तो उस समय होगा जब विद्या को न जान कर हठ से साधन करते हैं इलाज यह है कि पहिले पूरी विद्या और योग्यता प्राप्त करें उस समय निश्चय है कि बहुत कम हानि को पावेंगे-

संक्षेपतः कथा बड़े विस्तार की है मेरी यह इच्छा नहीं है कि आप इस विद्या को विना परीक्षा मानलेंहां यह प्रार्थना अवश्य है कि यदि किसी प्रकार की हानि होतो विना सत्य परीक्षा के किसी विषय को सत्य या असत्य न जानिये किन्तु ऐसे अवसर पर [illegible] साधन कीजिये सन्तोष, स्थिरता, न्याय, अनुराग आदि से काम लेकर अपने प्रिय जीवन के कई मिनट नित्य या सप्ताहिक मिनट या दृष्टि मात्र से ज़रा इसको भी देखें यदि यह विद्या आप की आशाओं को पूरा करने वाली है तो सब प्रकार से अंगीकृत और प्रतिष्ठा योग्य है नहीं तो प्रत्येक समय पर छोड़ देने का अधिकार है

इस अवसर पर कोई अदूरदर्शी यह प्रश्न करेंगे जबकि हमने किसी विद्या को असत्य या व्यर्थ कल्पना किया उस पर कुछ दिन परिश्रम करना मानो व्यर्थ कर्म पर आसक्त होना है-

मैं समझता हूं कि हमारे निम्न लिखित प्रमाण इन अदूरदर्शियों के अनुचित निश्चय को उचित निश्चय की ओर शुद्ध विधि या सदुपदेश करने के लिये पर्याप्त हों॥

प्रथम विना परीक्षा किसी विषय पर निश्चय चाहे कैसाही मनमें जड़ जमाये हुए हो परीक्षा के वायुवेग के सामने स्थिर नहीं रह सक्ता- इसके सिवाय आपका परीक्षा रहित निश्चय यदि निश्चय योग्य है तो केवल आपकी दृष्टि में है परन्तु कभी इस योग्य नहीं कि आप दूसरों को भी निश्चय दिला सकें परीक्षकों का निश्चय इस योग्य अवश्य होता है कि अवसर पर आपको उन विषयों का दर्शन परीक्षा करा दें-

योगविद्यासेविद्यमानहैं मान्नेहैं कि यह विद्या अवश्य शुद्ध होगी विशेषता यह है कि वे लोग इसविद्याको इतनी वृद्धि युक्त समझते हैं कि यदि सत्य पूछो तो यथार्थ में कोई सच्चा साधक इसविद्या का उनका साथी नही हो सक्ता है मैं उन लोगों कोभी पूर्वोक्त विद्याका विरोधी समझता हूं किन्तु यहांतक कह सक्ता हूं कि ये लोगनके वल पूर्व फ़िला सुफी के विरोधी हैं किन्तु दूसरी फ़िला सुफ़ी केभी विरोधी हुए हैं अर्थात् होसक्ता है कि **सैकड़ों सहस्त्रों मनुष्य किसी विषय को शुद्ध समझे हुए हों परन्तु यथार्थ में वह अशुद्ध ही हों-**

तीसरे- वे लोग जिन्होंने इसविद्या को विधिसे अपनी सामर्थ्यके अनुसार साधनकिया **आग्रह धर्म या जातीय पक्षपात** के दुःसाध्यरोगसे अपने को बचाया न्याय कर्त्ता की विधिपर बड़े प्रेमसे जबकभी अवसर मिला साधन करते रहे अन्तमें इस विद्या के विशेष फलों से स्वतंत्रता के साथ अपनी जाति को सूचित किया- मैं इस अवसर परइसबात का कहना **व्यर्थ** समझता हूं कि यह विद्या क्या है - इसका कारण क्या है - कितनी ठीक है - और यह हमारी विद्या आपकी किस २ आशा को पूरा कर सक्ती है - क्योंकि मेस्मरेज़म विद्याके नियम ऐसे सरल और सब प्रकार परीक्षा योग्य वर्णनाकिये गयेहैं कि प्रत्येक पुरुष उसके विशेष नियमों का साधन आमकरने के पीछे किसी विषयकी सत्यता या असत्यता जानने के लिये आप परीक्षा कर सक्ता है यद्यपि इसमें निश्चयजीवित का पूराभय है परन्तु जब आप यह सोचें कि **प्राकृत नियमने** इससमयतक कोई विद्या या नियम ऐसा संसार में प्रकट नहीं किया जिससे किसी प्रकारकी हानि नहो और इसके सिवाय आप यह कह सक्ते हैं

सम्पादक की ओर से निवेदन

हमारे हिन्दुस्तान के वे प्रिय भ्रातृगण जिन्होंने किसी देशी स्कूल में कम से कम मध्यम कक्षा की योग्यता प्राप्त की है वे निश्चय कर सक्ते हैं कि संसार में जिस प्रकार अन्य विद्या और हुनर बहु प्रकार के हैं इसी प्रकार एक विद्या मेस्मरेज़्म भी है साथही इसके यह भी कह सक्ते हैं कि इस विद्या के सहयोगी और विरोधी निम्न लिखित के तीन प्रकार हो सक्ते हैं-

१ प्रथम पहिले प्रकार में वे विद्वान हैं जो इस विद्या के प्रत्यक्ष विरोधी हैं — ये लोग अपनी विद्याशक्ति से उन तर्कों को बहुधा वर्णन किया करते हैं जो यथार्थ इस विद्या के किन्हीं अपूर्ण विद्यावालों को अपना सम्भावी करने के लिये उचित तर्क हो सक्ते हैं- परन्तु जब हम देखते हैं कि हमारे इन प्रिय विरोधियों को यह बात स्वीकार है कि वे इस विद्या की परीक्षा से अज्ञात हैं अर्थात् इन्होंने कभी जीवाकर्षण विद्या को न आप साधन किया और न कभी किसी विद्यावान् को साधन करते देखा तो क्या आप इस समय इस सत्य विद्या को स्वीकार न करेंगे कि विद्या विषय को बिना अनुसंधान असत्य कहना या अनुसंधान से पहिले सत्य मान लेना बुद्धिमानी से विरुद्ध है.

दूसरे- वे पुरुष जिन्होंने न कभी आप साधन किया और न कभी समयाधीन उनको ऐसा अवसर मिला कि वे किसी सभा में जीवाकर्षण विद्या का कोई देवकर्म प्रत्यक्ष देखते तौभी ये पुरुष केवल इस ध्यान पर कि यूरुप के विद्वान् इस विद्या के प्रकट करने वाले हैं या यह प्रिय विद्या हिन्दुओं की धर्म पुस्तकों में विद्यमान है या महात्मा सूफियों की बड़ी पुराणी नवीन पुस्तकों में अनहद अनहत या अनाहत नाम

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] हिली [illegible]

[illegible] १५ सितम्बर सन् १८८० ई०

जिसमें [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] विषय और [illegible] स्थान है

और जिसको

[illegible] हुसेन ने [illegible] वर्ष की परीक्षा के पी[illegible]

[illegible] की प्रेरणा से सर्व [illegible] प्रकाशार्थ [illegible]

[illegible] और [illegible] भाषा में

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] किया है

نیاز مند

جلد ۱ — ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۰ء — نمبر ۲

جلسہ عام [illegible] مضامین بذریعہ علم مقناطیس حیوانی [illegible]

جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیز

احباب کے اصرار [illegible] اور نیز بنظر رفاہ عام [illegible] اردو [illegible]

شائع کیا

[illegible] رسالہ میں [illegible] مذکورہ [illegible]

[illegible] نہیں ہوتا بلکہ [illegible]

[illegible] ثابت

ضوابط

۱- یہ رسالہ ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہی

۲- قیمت سالانہ پیشگی معہ محصول ڈاک صرف تین روپیہ اور مابعد پانچ روپیہ لیکن بعض بزرگان یا حضرات صوفیہ کی خدمت مین ہر ماہ بلا قیمت ارسال ہوتا ہی

۳- اڈیٹران اخبار کی خدمت مین باُمید تبادلہ و بغرض سرپرستی ارسال ہوتا ہی

۴- جن صاحبان کی خدمت مین بلا درخواست خریداری اُنکے موصول واپس نہ کرین پسند ہو تو دوست احباب کی خدمت مین نذر کرین مگر خریداری وغیر خریداری اپنی سے اڈیٹر کو فوراً اطلاع دین ورنہ یہ رسالہ اُن کی خدمت مین ہمیشہ روانہ ہوگا اور وہ حضرات خریدار مستقل خیال کئے جاوین گے اور اداے قیمت کے ذمہ دار رہین گے۔

۵- جن صاحبون سے زر قیمت اندر سہ ماہ وصول ہو گی وہ بمنزلہ پیشگی خیال کیجاویگی اور بعد سہ ماہ بمنزلہ مابعد

۶- جن صاحبون کو پچھلے رسالے خریدنے منظور ہون فی رسالہ چار آنہ معہ محصول ڈاک پاس اڈیٹر کے بھیجکر خرید کرسکتے ہین۔

۷- خط کتابت بذریعہ پیڈ اور جواب طلب خطوط کے لئے جوابی کارڈ صرف بنام اڈیٹر ذیل کے پتہ سے آنا چاہئے۔

نیاز مند

مرزا باقر حسین۔ اڈیٹر و منیجر رسالہ نیاز مند۔ زین خانہ باغ مرزا صاحب شہر آگرہ

المشرح

علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے وہ مخالف جو ظاہری عقوا دلیلون سے اس علم کا بطلان ثابت کرنیکے لئے پورے مستعد نظر آتے ہین اُن شکست نصیبون کی بیجا یورشین روکنے کے لئے گویا ہمیشہ کو واجب العرض کافی ہی۔

ہم اس بات پر یقین حاصل کر چکے ہین کہ بعض صاحبان علم و فضل اس رسالہ کو دیکھکر یہ خیال کرینگے کہ علم مذکور وہ علم ہی جسکی تصدیق صرف تجربہ سے ممکن ہی لہذا اس علم کو صرف وہی صاحبان علم صحیح مان سکتے ہین جنھون نے اپنے تجربہ سے صداقت اور شہادت حاصل کر لی ہو سمجھ ہی اسکے ان حضرات کو یہ خیال بھی ضرور دامنگیر ہوگا کہ علم مذکور براہین عقلی سے خلاف واقع ثابت ہوتا ہی۔

اسمین شک نہین کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کا ثابت ہونا خاصکر تجربہ پر موقوف ہی اسکے معنی یہ نہین ہین کہ علم مذکور کا ثابت ہونا صرف تجربہ پر محدود او منحصر ہی۔

آپ یہ خیال نہ کرین کہ جو دلائل عقلی اس علم کے بطلان پر اسوقت تک بیان کی گئی ہین اُن کا جواب عاملان علم کے حیطہ امکان سے باہر ہی۔

ہم اس موقع پر کوئی عقلی دلیل جو ہمارے اثبات دعویٰ کے لئے بہمہ وجوہ کافی و وافی ہو بیان کرنا اس سے زیادہ موثر اور مفید نہین سمجھتے کہ علم میسمرزم کے قواعد ایسے آسان او ہر طرح قابل تجربہ بیان کئے گئے ہین کہ ہر ایک شخص جب چاہے اُن قواعد کو سیکھکر اور اس علم کی جملہ ضروری شرائط کی احتیاط حاصل کرنیکے بعد عند التجربہ معلوم کرسکتا ہی کہ جو اعتراض آج کی تاریخ تک اس علم کے متعلق کئے گئے ہین وہ درحقیقت محض بے بنیاد ہین

ہم اس رسالہ مین صرف یہ ظاہر کئے دیتے ہین کہ ارباب علم و فضل نے جو جرح کے سوال کئے ہین اور اُن سے ثابت کیا ہی کہ علم مذکور ہرگز صحیح نہین یا لایق قدر دانی نہین اُنسے علم مذکور کا بطلان وغیرہ ثابت نہین ہوتا بلکہ اُنکے اعتراض اگر مان لئے جاوین تو قانون قدرت کی صریح مخالفت لازم آتی ہی یا ایک طرح کی حماقت سامنے نظر آتی ہی

ہم سچے دل سے کہتے ہین کہ اگر علم مذکور تجربہ سے ثابت نہ ہو یا اسکے حقایق قانون قدرت کے موافق نہون یا ارباب علم و فضل اعتراض تسلیم کرنیکے سبب قانون قدرت کی مخالفت لازم نہ آتی ہو تو اُسوقت علم مذکور کو خلاف واقع اور غیر صحیح مان لینے مین ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا۔

دنیا مین دستور ہی کہ جب مدعی اپنا دعویٰ عدالت کے روبرو ثابت نہین کرسکتا تو اُسوقت فریق ثانی ہر طرح سچا خیال کیا جاتا ہی۔

کیا آپ اُسوقت بھی ہمکو صادق القول نہ جانینگے جبکہ ہم قانونِ قدرت سے چیف جسٹس کے آگے اپنے مخالف کا کوئی ایراد پایۂ ثبوت تک نہ پہونچنے دین۔

پہلا اعتراض۔ عاملانِ علم مقناطیس حیوانی و روحانی علم مذکور کو جس عظمت اور وقعت کے ساتھ عموماً بیان کیا کرتے ہین وہ ہرگز قابل اعتبار نہین بلکہ صریح غیر ممکن ہی۔

جواب۔ جو امر ثبوت طلب ہی اوسکو بلا ثبوت پہلے سے مسلم مان لینا کسی علم کی بے اعتباری ثابت کرنیکے لئے اگر کافی وجہ ہوسکتی ہو تو اس علم کو تجربہ سے پہلے ناقابل اعتبار سمجھ لینا بیجا ان نامناسب ہوگا کسی امر کا امکان یا امتناع تجربہ سے پہلے معلوم نہین ہوسکتا آپ کہہ سکتے ہین کہ دس اور پانچ پندرہ سے کم یا زیادہ نہین ہوسکتے کیا وہ بھی کہہ سکتا ہی جو کسی شئی کو پندرہ مرتبہ شمار نہین کرسکتا کیا دنیا مین کوئی بشر ایسا بھی ہی جو اُقلیدس جاننے سے پہلے یہ کہہ سکے کہ تین زاویہ ایک مثلث کے دو قائمہ سے کم یا زیادہ نہین ہوسکتے کیا کوئی شخص علم کیمیا جاننے سے پہلے کہہ سکتا ہی کہ دو جسم بغیر کشش اتصال مل نہین سکتے اور نہ بنا انفصال کے جُدا ہوسکتے ہین۔

دوسرا اعتراض۔ عاملانِ علم سے جب سوال کیا جاتا ہی کہ اگر یہ علم صحیح ہی تو اسکا سبب وقوع کیا ہی اُسوقت عاملانِ علم کوئی جواب قابل اطمینان معترض نہین دیتے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ علم یقیناً بے بنیاد ہی۔

جواب۔ قابلِ اطمینان جواب نہ ملنے سے لازم نہین آتا کہ علم مذکور بے بنیاد ہو ممکن ہی کہ بعض عامل قابلِ اطمینانِ معترض سببِ وقوع خاصکر اس وجہ سے نہ بیان کرسکین کہ وہ عامل بمقابلہ معترض کے سرمایہ علم کم رکھتے ہون۔ وہ کون بشر ہی جسکو موت کا اقرار نہ ہو۔ مگر موت کا سبب وقوع تاہم ایسا نہین ہی جسکو ہر ایک طبیب حاذق یا لایق ڈاکٹر قابلِ اطمینان معترض بیان کرسکے۔

کیا آپ ایسے وقت مین موت سے صریح انکار کرینگے ہرگز نہین۔ یہ ممکن نہین۔

اس اعتراض کو سُنکر ہر ایک شخص یہ خیال کرسکتا ہی کہ معترض صرف اُسی علم کو صحیح جانتا ہی جسکا سبب وقوع اُسکو معلوم ہی۔ ثانیاً جس شخص کو کوئی امر تحقیق ہو اُسپر فرض ہی کہ وہ سبب وقوع پہلے تبلادے اُسوقت اُسکو صحیح جانے۔

اگر یہ بات تسلیم کر لی جاوے کہ معترض صرف اُسی علم کو صحیح جانتا ہی جسکا سبب وقوع اُسکو معلوم ہی تو ضرور ہی کہ وہ معترض کسی دوسری آفرینش کا آدمی ہوگا جہان قانونِ قدرت نافذ نہین ہی کیونکہ اس دُنیا مین تو قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ جب تک مسبب پہلے تسلیم نہین کیا جاتا سبب معلوم نہین ہوتا اس قانون کے موافق سبب معلوم کرنے سے پہلے معترض کو علم مذکور صحیح مان لینا پڑیگا

تب سبب معلوم ہوگا فرمائے کوئی دانشمند ایسا بھی ہی جو گردش ارضی معلوم کرنے سے پہلے زمین کی گردش کا سبب واقعی پہلے سے جانتا ہو آپ کہہ سکتے ہین کہ جب دو سخت جسم آپس مین رگڑتے ہین تو آگ پیدا ہو جاتی ہی لیکن کوئی آدمی ایسا بھی ہی جو اس بات کے جاننے سے پہلے دو سخت جسم کے رگڑ کھا کر آگ دینے کا سبب جان سکے ؟

رہا یہ امر کہ جبکو کوئی بات تحقیق ہو اُسپر فرض ہی کہ پہلے سبب وقوع بتا دے بعد اسکے صحیح جانے اس بات کو ہم اُسوقت تسلیم کر سکتے ہین جبکہ سبب وقوع کسی فعل کا بتلانا ممکن ہو

یہ ثابت کرنا کہ ہر ایک فعل کا آخری اور واقعی سبب صرف قانون قدرت ہی ہی۔ بہت ہی کچھ آسانی ہے اسکی کیا وجہ ہی کہ کونائن بخار کے لئے اس وجہ سے بڑی منفعت دہ خیال کی گئی ہی کہ اُسکی تاثیر کے لئے عمر یا مزاج کی قید نہین اور سنکھیا اسوجہ سے سم قاتل خیال کیا جاتا ہی کہ وہ جملہ جاندارون کے لئے یقیناً زہر قاتل ہی

کیا آپ تسلیم نہ کرینگے کہ کونائن کا مفید ہونا اور سنکھیا کا زہر قاتل ہونا ان دونون کا سبب آخری اور واقعی صرف قانون قدرت ہی۔

اگر علم مقناطیس حیوانی و روحانی کا سبب وقوع قانون قدرت بیان کیا جاوے تو آپ اسکو کوئی انوکھی بات نہ خیال کرین

تیسرا اعتراض۔ جبکہ عاملان علم مقناطیس حیوانی و روحانی کہتے ہین کہ علم مذکورہ علم ہی جسکے ذریعہ سے معمولان کے حواس عشرہ محض معطل کر دئے جاتے ہین۔ اگر معطل ہونا حواس عشرہ کا تسلیم کر لیا جاوے تو کچھ وقت کے لئے فناء ہونا روح کا تسلیم کرنا پڑیگا۔ چونکہ روح کا فناء ہونا کچھ وقت کے لئے بھی غیر ممکن ہی لہذا ثابت ہوتا ہی کہ درحقیقت علم مذکور ہی غلط ہوگا۔

جواب۔ اس اعتراض کے جواب دینے سے پہلے مناسب ہی کہ فناء کی وہ دو قسمین بیان کیجاوین جنکو معترض بھی تسلیم کر سکتا ہی

قسم اوّل۔ فناء حقیقی۔ یعنی کسی شی کا اس طرح پر دنیا سے نیست اور ناپیدا ہو جانا کہ کسی قدرتی قاعدہ سے بھی پھر پیدا نہ ہو سکے۔

کیا آپ یہ خیال کرتے ہین کہ تعطل حواس عشرہ سے عاملان علم کی غرض یہ ہی ہی ؟

اگر کوئی نادان اور ناتجربہ کار عامل یہ خیال کرلے تو عجب نہین مگر آپ اسوجہ سے اس علم کو بے بنیاد نہ جانئے

قسم دوم۔ فناء نوعی۔ آپ تسلیم کر سکتے ہین کہ قانون قدرت نے کوئی شی ایسی پیدا نہین کی

جسکو کسی وقت مین فناء نوعی نہ ہو۔ مختصر یہ ہی کہ تعطل حواس عشرہ سے روح کا فنا ہونا لازم نہین آتا
اگر کچھ ثابت ہوتا ہی تو صرف یہ ہی کہ تعطل حواس عشرہ سے روح کو کچھ وقت کے لئے فنائ نوعی ہو جاتی ہی

ہم خود کہتے ہین کہ جب تعطل حواس عشرہ ہوتا ہی تو معمول دوسری زندگی مین داخل ہوتا ہی لیکن اُسکا تعلق پہلی زندگی سے بھی فی الجملہ قائم رہتا ہی۔

قطع نظر اسکے اگر ہم حواس عشرہ کا محض معطل ہونا تسلیم کرین تو آپ یہ اعتراض کر سکتے ہین۔ جو لوگ اس علم مین پورے مشاق ہین یا جو حضرات اپنی ذات پر بھی اس علم کے آثار پیدا کیا کرتے ہین وہ تو یہ فرماتے ہین کہ خواب مقناطیسی مین حواس عشرہ ہرگز معطل نہین ہوتے یعنی اُس حالت مین بھی حواس عشرہ اپنا اپنا فرض منصبی مگر بہت کچھ کمی کے ساتھ ادا کیا کرتے ہین۔ البتہ حضرت نفس ناطقہ جنکو حواس عشرہ کی رپورٹ سننے سے ایک منٹ کی بھی فرصت نہین ملتی۔ خواب مقناطیس مین ادہر سے دو چار گھنٹہ فرصت پا کر آزادی کے ساتھ دوسری دنیا کے لوگون سے اپنا دل بہلاتے ہین

چوتھا اعتراض۔ اگر علم مقناطیس حیوانی وروحانی صحیح ہی تو لازم آتا ہی کہ معمولان علم ایک وقت خاص مین علم کل رکھتے ہین چونکہ یہ بات صریح ناممکن ہی لہذا یہ علم ضرور غیر ممکن ہوگا۔

جواب۔ ایک وقت خاص مین کسی معمول کو علم کل نہین ہوتا ہمنے اس گیارہ سال کے اندر بعض معمولان علم ایسے دیکھے ہین جن سے بعض علمی مسائل دریافت کئے گئے اور وہ متعدد کیفیتون مین اپنی ناواقفیت کا اقرار کرتے رہے

ثانیاً علم کل کا حاصل ہونا تو شاید آپکے نزدیک اسوجہ سے غیر ممکن ہو کہ ہمنے آپنے اسوقت تک کوئی بشر ایسا نہین دیکھا جسکو علم کل حاصل ہو مگر اسمین شک نہین کہ علم کل کا نمایان ہونا ایک شخص مین اور ایک ہی وقت مین زیادہ تر غیر ممکن ہی

مجھکو ہر طرح یقین ہی کہ دنیا مین کوئی عامل علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا ایسا مفقود الحواس یا پاگل نہین ہی جو یقین کرتا ہو کہ علم مذکور کی تاثیر سے معمول پر جملہ علوم ایک ہی وقت مین نمایان ہو جاتے ہین۔

پانچوان اعتراض۔ علم مقناطیس حیوانی وروحانی ایک جادو ہی۔

جواب۔ اس بات کو تو ہم تسلیم کرسکتے ہین کہ علم مذکور کے ذریعہ سے جادو ٹونہ جنتر منتر گنڈا تعویذ فلیتہ وغیرہ وغیرہ کی حقیقت اچھی طرح معلوم ہوسکتی ہی

مگر آپ یہ فرمائیے کہ کیا جادو سے غرض یہ ہی کہ علم مذکور سے خلاف قانون قدرت آثار نمایان ہوتے ہین

علم مذکور اس جرم جادو سے محض بیگناہ ہی خواب مقناطیس حیوانی وروحانی کبھی کبھی ہر ایک شخص پر بلا علم و ارادہ اُسکے خودبخود پیدا ہو جاتا ہی دُنیا مین فیصدی نوے آدمی ایسے نکلین گے جو اپنے معمولی خواب مین گذشتہ اور آیندہ واقعات سے آگاہی پا چکے ہین۔ جب کسی بات کی کُرید ہو جسکی وجہ سے دن کی بھوک اور رات کی نیند جاتی رہے تو کبھی ایسا ہوتا ہی کہ نا اُمید خواستگار اسی معمولی خواب مین اُس بات کا جواب خاطر خواہ اور مطابق واقع پا لیتے ہین۔

کیا یہ طلسم قدرت کوئی ہمارا آپ کا جادو ہی جو بنانے دھرے ہر شخص پر خواہ مخواہ اپنا قدرتی اثر دکھا کر علم مقناطیس حیوانی وروحانی کو جرم جادو سے رہا کر دیتا ہی

کیا جادو سے آپکی غرض یہ ہی کہ عاملان علم مذکور کسی دیبی دیوتا بھوت چڑیل مسان جن فرشتون کی مدد سے ایسا اثر نمایان کیا کرتے ہین۔ اس گیارہ برس کے اندر بھی کبھی ایسے بزرگ بھی ہمارے معمول ہوئے ہین جو اپنے اپنے مذہبی عقائد اور ارکان کے اعتبار سے ماہرین صالحین کے زمرہ مین داخل ہین جو اسی خیال کی بنا پر کیفیت خواب طاری ہونے تک چُپکے چُپکے لاحول بھی پڑھتے رہے اس غرض سے کہ مسلمانون کی مذہبی تعلیم کے موافق لاحول شیاطین کے دور و دفع کرنے کے لئے مجرب طریقہ ہی

ہم نے ہمیشہ یہ بھی دیکھا کہ ان لوگون پر بھی کیفیت خواب مقناطیس اسی طرح پر واقع ہو گئی جس طرح سے سادہ لوگون پر واقع ہوتی ہی

ان لوگون کو جب ثابت ہوا کہ اُنکا خیال تجربہ کے مقابلہ مین محض لغو اور ہیچ نکلا تو بلا جبر و اکراہ آج کی گھڑی تک تسلیم کئے ہوئے ہین کہ علم مذکور مین شیاطین وغیرہ کو مطلق دخل نہین۔

ثانیاً اثناے تجربہ مین ہمکو یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض معمولان علم نے صرف اپنی شہزور تلقین سے اُن مریضون کو صحیح الاجسام کر دیا جو سمجھے ہوئے تھے کہ اُن پر شیاطین یا اجنہ کا تصرف ہی

یہ عجیب خبائث ہین جو ہمارا آپکا دل خوش رکھنے کے لئے اپنی قوم کی دل آزاری پسند کرتے ہین اگر ہم آپ کے کہنے سے تسلیم کر لین کہ صرف خبائث وغیرہم کی مدد سے ایسے آثار نمایان ہوتے ہین تو آپ کو ضرور ماننا پڑیگا کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی وہ زبردست علم ہی جسکی تاثیر نہ صرف انسان پر بلکہ دیبی دیوتا جن بھوت وغیرہم پر بھی اس طرح ہوتی ہی کہ وہ کان تک نہین ہلا سکتے

کیا اب بھی آپ کو اس علم کی صحت مین کلام ہی ؟

چھٹا اعتراض۔ اگر علم مذکور صحیح ہوتا تو اس زمانہ کے لایق ڈاکٹر مخالف نہ ہوتے

جواب۔ اس زمانہ مین وہ کونسے ڈاکٹر ہین جن کو نفس میسمرزم مین جائے گفت ہو۔ وہ خود مقر ہین کہ کلوری فورم کے ظاہر ہونے سے پہلے ناکارہ اُستخوان کی قطع برید کے واسطے صرف علم میسمرزم سے مریض بیہوش کئے جاتے تھے وہ خود مقر ہین کہ اگر کلوری فورم آج دنیا سے معدوم ہو جاوے تو پھر علم میسمرزم سے بڑھکر دوسرا طریقہ دنیا مین موجود نہ ملیگا

البتہ علم میسمرزم کے آثار ڈاکٹر تسلیم نہین کرتے سو یہ بات اُس وقت قابل تسلیم ہوسکتی ہی جبکہ کوئی ڈاکٹر اِس علم کا تجربہ کار ہو کر مخالف ہو

آپ آسانی سے بعض ڈاکٹر تلاش کرسکتے ہین جو علم میسمرزم کے ماننے والے ہین۔

قطع نظر اِسکے اس اعتراض سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ علم ڈاکٹری ایسا زبردست اور محیط علم ہی جسکے ذریعہ سے ہر ایک علم کی صحت معلوم ہوتی ہی۔ اگر علم ڈاکٹری کی یہ تعریف۔ واقعی تعریف قرار پاسکے تو ڈاکٹرون کی نفس مخالفت ہی علم مقناطیس حیوانی وروحانی کے بطلان پر دلیل ہوسکتی ہی

یہ یاد رہے کہ قانون قدرت کے موافق ہر ایک علم کے جدا جدا قواعد ہین اور اُن کی جانچ پڑتال سے صرف وہ ہی اغراض پوری ہوسکتی ہین جو اُس علم سے متعلق ہین اس قاعدہ کے مطابق ممکن ہی نہین کہ آپ جیولوجی کے قواعد سیکھکر علم نجوم کی اغراض پوری کرلین

اور یہ بھی یاد رہے کہ خود علم ڈاکٹری مین چند امراض ایسے تسلیم کئے گئے ہین جنکا سبب وقوع بلکہ علاج تک معلوم نہین ہی اسی بنا پر ان منصف مزاج ڈاکٹرون نے اُن نامعلوم اسباب اور علاج کے معلوم ہونے کے واسطے عام طور پر ایک عرصہ دراز سے اشتہار دے رکھا ہی

ساتوان اعتراض۔ عاملان علم مذکور جلسۂ عام مین اِس علم کا تجربہ کرانے پر رضامند نہین ہوتے اور جو اِسوقت تک رضامند ہوئے وہ جلسۂ عام مین کوئی امر ایسا نمایان نہ کرسکے جس سے اس علم کی صحت مین جائے گفت باقی نہ رہتی اگر یہ علم صحیح ہوتا تو جلسہ عام مین وہ آثار ہمیشہ نمایان ہوتے جن پر عاملان علم کو بھروسہ ہی۔

جواب۔ ممکن ہی کہ بعض عامل جلسہ عام مین مخالفین کو برائے العین تجربہ نہ کراسکین خاصکر اس وجہ سے کہ وہ اِس درجہ مشاق نہ ہون۔ ممکن ہی کہ وہ عامل نرے دروغ گو اور لاف زن ہون ممکن ہی کہ اِس علم کے تجربہ کے لئے خلوت کی ضرورت ہو اور اِسی بنا پر جلسۂ عام مین اس علم کے آثار نمایان نہ ہوئے ہون۔

اگر ہم تسلیم کرین کہ علم مذکور اس وجہ سے غلط ہی کہ جلسہ عام مین ہر وقت تجربہ کے صحیح ثابت نہ ہوا تو بھی اس سے یہ ثابت نہ ہو گا کہ علم مذکور خلوت مین بھی صحیح ثابت نہ ہو گا۔

اگر خلوت مین صحیح ثابت ہو تو کیا آپ صحیح نہ مانین گے کیا کسی تجربہ کا خلوت مین صحیح اوترنا صحیح ماننے کے لئے کافی نہین ہی

یہ ایک معمولی بات ہی گو اسکا سبب ہمکو آپکو ہرگز معلوم نہین تاہم اسکے سچ ہونے مین کسی کو کلام نہین کہ امتحان ایسا ہولناک واقعہ ہی کہ بڑے بڑے لایق صاحب علم امتحان مین اتنے نہین نکلتے جتنے کہ وہ امتحان سے پہلے اور امتحان کے بعد پائے جاتے ہین

آپ کہہ سکتے ہین کہ یہ ضرور نہین ہی کہ جو لوگ کسی امتحان مین پاس ہون وہ واقعی لایق بھی اُتنے ہی ہون اور جو بیچارے فیل ہو جاوین وہ ہر طرح فیل ہونے کے لایق ہون

المختصر یہ ضرور نہین کہ جلسۂ عام مین آپ کی مرضی یا فرمایش کے موافق اگر علم مقناطیس حیوانی وروحانی صحیح ثابت ہو تب ہی صحیح ہی ورنہ غلط

آٹھوان اعتراض۔ کیا اگلے زمانہ مین لوگ عقلمند نہ تھے پھر اسکی کیا وجہ ہی کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی صرف اس زمانہ مین معلوم ہوا جسکو تھوڑا عرصہ ہوا ہی ؟

جواب۔ قانون قدرت اس طور پر واقع ہی کہ انسان کی دماغی قوتین جسقدر ترقی کرتی جاتی ہین اُسی قدر انسان کی معلومات بھی بڑھتی جاتی ہی۔

جو علوم کہ اس زمانہ مین مروّج ہین کیا وہ تمام و کمال صرف اگلے زمانہ مین اور ایک ہی وقت مین معلوم ہوئے ہین

دھوین مین لچک ہونا پہلے معلوم تھا پھر کیا وجہ ہی کہ ایک زمانہ مین صرف واٹ صاحب نے اسی لچک کی مخفی قوتون کو سوچ سمجھکر دُخانی کلین ایجاد کین۔

ایک زمانے مین کسی صاحب نے جب کلورائن ہوا پر شراب کے ست کا امتحان کیا تو وہ ایک سیّال بنگیا۔

مدت کے بعد صرف ڈاکٹر سمپسن کو معلوم ہوا کہ یہ سیّال مریض کے ناکارہ اُستخوان کے تراش خراش کے واسطے تسکین اور بے نظیر دوا ہی

اسکی کیا وجہ ہی کہ باروت کا نسخہ صرف روجر بیکن کو معلوم ہوا کیا اُس سے پہلے گندک شورہ کوئلہ موجود نہ تھا یا عقلمند لوگ پیدا نہ ہوئے تھے۔

کیا کلمبس سے پہلے لوگ عقلمند نہ تھے جو امریکہ دریافت کر لیتے ؟

کیا پہلے لوگ اتنے عقلمند نہ تھے کہ آسمان کی بجلی زمین پر اوتارلین پھر کیا وجہ ہی کہ ایک زمانہ مین سب سے پہلے صرف فرنیکلن نے ریشمی پتنگ اوڑاکر بادل کی بجلی زمین پر اوتار لی ؟

کیا نیوٹن سے پہلے دنیا مین اجرام نہ تھے یا کشش نہ تھی ؟

المختصر یہ کوئی دلیل نہین ہی کہ علم میسمرزم قدیم زمانہ مین نہ معلوم ہونیکے سبب باطل ہی

سوا اِسکے آپ یہ بھی خیال رکھین کہ علم میسمرزم یعنی علم مقناطیس حیوانی وروحانی کوئی نیا علم نہین آیندہ کے کسی رسالہ مین ثابت کیا جاویگا کہ دنیا مین سب سے پہلے علم مقناطیس حیوانی وروحانی ہی ظاہر ہوا ہی

نوان اعتراض۔ عاملان علم فرماتے ہین کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی وہ علم ہی جسکے ذریعہ سے معمول کا نفس ناطقہ کچھ وقت کے لئے حواس عشرہ کی رپورٹ سُننے سے بیخبر کردیا جاتا ہی۔ اور غرض اس علم سے یہ ہی کہ گذشتہ موجودہ اور آیندہ واقعات معلوم کئے جائین اور یہ بھی فرماتے ہین کہ ایسی حالت پیدا کرنے کے لئے کرسٹل کی ضرورت ہی جو ایک معدنی چیز ہی۔ اگر یہ سچ ہی تو کرسٹل ایک ایسی معدنی شی ہوگی جسکا اثر نفس ناطقہ پر اس درجہ مؤثر ہو جو قرین قیاس نہین ہوسکتا ہی

جواب۔ جو عامل کہ کرسٹل کی اس درجہ ضرورت خیال کئے ہوئے ہین وہ ہمارے نزدیک ہرگز مشاق نہین ہین۔ ہمارے پاس اس وقت تک کرسٹل نہین ہی مگر تاہم بہت آسانی سے ہم معلوم کرا سکتے ہین کہ اس درمیان مین ہمنے سیکڑون لوگون پر علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا تجربہ بلا کرسٹل کیا ہی۔ آپ خود بھی قواعد علم سیکھکر بلا کرسٹل کے ہمیشہ خواب مقناطیسی پیدا کرسکتے ہین البتہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ کرسٹل کی بعض وقت کسی کسی خاص اثر کے نمایان کرنیکے لئے ایک معمولی ضرورت ہوا کرتی ہی

تاہم آپ نے یہ کس طرح جان لیا کہ کرسٹل ضرور ہونے کے سبب علم مقناطیس حیوانی وروحانی غلط قرار پاتا ہی

ممکن ہی کہ خواب مقناطیسی پیدا کرنے کے لئے کرسٹل کی ضرورت ہو اور علم مذکور بھی صحیح اور واقعی علم ہو

انگریزی دوربینون سے مقامات بعیدہ کے واقعات اور اونکی قدرتی صورت شکل صاف

ر تی ہو کیا آپ یہ خیال کرسکتے ہین کہ دیکھنے والون کی نظر سچی نہین ہو یا مقامات بعیدہ کے
ما ت وغیرہ محض طلسمی ہوتے ہین۔

آپ ضرور کہین گے کہ قدرتی نظر کی قوت موجودہ بڑہانے کے نئے دوربین ایک بینظیر
بے مثل آلہ ہو

فرنگ کے دانشمند فرماتے ہین کہ جو ستارہ زمین سے بہ نسبت اور ستارون کے
قریب ہو اُسکی روشنی زمین پر تین برس مین آئی ہو اور روشنی کی رفتار کی نسبت کہتے ہین
ہ ایک سیکنڈ مین ۹ لاکھ دس ہزار میل چلتی ہو۔ روشنی کی اس مسلمہ رفتار سے آپ اُس
ارہ کی دوری معلوم کرسکتے ہین

سورج زمین سے ۹ کرور دس لاکھ میل دور ہو اس ماتھے کی آنکھ پر دوربین لگا کر دیکھئے
رج پر کالے کالے داغ نظر آتے ہین جو سورج کے ساتھ گھومتے ہین جو گھوم کر غائب ہوجاتے
اور ۲۵ دن کے بعد پھر نظر آتے ہین۔

چاند جو زمین سے بہت نزدیک ہو تاہم ۲ لاکھ پچاس ہزار میل دور ہو دوربین لگا کر دیکھنے سے
سطح پہاڑ اور کھاڑیون سے بھری ہوئی نظر آتی ہو اور صاف دکھائی دیتا ہو کہ اُس مین
لاکھی پہاڑ ہین۔

زحل جو دو ستارون کے سوا اور ستارون کی بہ نسبت بہت دور اور سورج سے
ڑ اور ۲۰ لاکھ میل دوری پر واقع ہو اسکو بھی دوربین سے اگر دیکھئے تو یہ ہی ماتھے کی آنکھین
سکتی ہین کہ وہ اپنی کیلی پر ساڑھے دس دن مین گھومتا ہو۔ اسمین بادل معلوم ہوتا ہو۔
ے آٹھ چاند ہین اور چارون طرف انگوٹھی کی سی شکلین دکھائی دیتی ہین۔

اب آپکو معلوم ہوا کہ دوربین سے ایک وقت خاص تک اِس معمولی نظر کی قوت کسقدر بڑھجاتی
لو یہ سچ نہین ہو تاہم آپکے اعتراض کا جواب ہو سکتا ہو کہ اگر کرسٹل بینے کی آنکھون کی
لی قوت بڑہانے کے لئے کوئی آلہ ہو تو چندان تعجب نہین ہو

انگلستان کے اگلے عقلمند بھی دوربین کی قدرتی قوت کے منکر ہوئے مگر اب انگلستان
اُسکے جملہ مخالفین خاک مین سوتے نظر آتے ہین۔

یہ دلچسپ حکایت ذرا اور سن لیجئے یوروپ کا ایک بڑا منجم جسکا نام گیلیلیو تھا اُس نے
بڑی دوربین تیار کرکے اپنے زمانہ کے فضلا سے درخواست کی کہ آپ دیکھین اس دوربین کو

لگا کر دیکھنے سے مشتری کے گرد چار چاند نظر آتے ہین اُن دانشمندون نے صریح انکار کیا اور اُس بیچارے کو دروغ گو جانا جسکو آج کی تاریخ تمام یورپ لایق منجمین کے زمرہ مین خیال کئے ہوے ہین۔

دسوان اعتراض ۔ علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا اثر صرف بچّون پر یا عورتون پر ہوا کرتا ہی چونکہ آپ سے لوگون کی گواہی قابل اعتبار نہین ہوسکتی لہذا یہ علم ضرور بے بنیاد ہی

جواب ۔ اگر علم مقناطیس حیوانی وروحانی کی تاثیر بچّون پر یا عورتون پر موثر ہوتی ہی تو نہ صرف کمزور جوانون پر بلکہ یل شل پہلوانون پر بھی ضرور موثر ہوگی یہ ممکن ہی کہ جسوقت زبردست جوانون پر تاثیر کا پہونچانا منظور ہو تو ہم اُس علم کے اُن بعض قواعد کی بھی احتیاط کرین جو بچّون اور عورتون پر تاثیر ہم پہونچانیکے لئے چندان ضرور نہین ہین۔

ثانیاً اگر ہم اِس بات کو تسلیم کرلین کہ علم مذکور کی تاثیر صرف بچون پر یا عورتون پر محدود ہی تو ضرور ماننا پڑیگا کہ قانون قدرت نے جملہ علوم یا بعض علم ایسے ظاہر کئے ہین جنکی تاثیر صرف انھین پر محدود ہی جو قابلِ اعتبار اور شہادت نہین ہین۔

ثالثاً یہ اعتراض اُس وقت قابلِ اعتبار ہوسکتا ہی جبکہ عاملانِ علم مذکور کی تاثیر بچّون اور عورتون پر ہمیشہ موثر ہو ہم نے اِس گیارہ سال کے اندر بسا اوقات یہ تجربہ کیا کہ کبھی کبھی بچّون اور عورتون پر خواب مقناطیسی پیدا کرنے کے لئے چندمرتبہ سخت کوشش کی تاہم اُن پر ادنیٰ درجہ کی حالت بھی پیدا نہ ہوئی برخلاف اِسکے جوانون پر اِس علم کی تاثیر اِس قدر جلد موثر ہوئی کہ اِس سے پہلے ہم کو یقین نہ تھا۔

رابعاً ۔ کیا کسی خاص دوا کی تاثیر اِس وجہ سے قابلِ اعتبار نہین ہوسکتی کہ وہ دوا سہو وقت صرف بچّون پر یا عورتون پر استعمال کی گئی ہی ؟

اِس اعتراض کا ہرطرح بے اعتبار ہونا خاصکر اِسوجہ سے بہت ہی کچھ قرینِ عقل ہی کہ علم میسمرزم کے قواعد سیکھکر عاملانِ علم مقناطیس حیوانی وروحانی اپنی ذات پر بھی وہ ہی آثار نمایان کرسکتے ہین جو اَورون پر پیدا کرنا ممکن ہین

گیارھوان اعتراض ۔ علمِ مقناطیس حیوانی وروحانی کے بعض آثار کا پیدا ہونا تو قرین قیاس ہی مگر اعلیٰ درجہ کی حالت یا کیفیت کا پیدا ہونا صریح غیرممکن ہی

جواب ۔ اِس اعتراض کا لغو و لچر ہونا یون ہی ظاہر ہی کہ اعلیٰ درجہ کی حالت یا کیفیت کیسے

امتناع پر کوئی برہان نہین ہی

ثانیاً یہ بات لایق لحاظ ہی کہ معترض کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ علم میسمرزم کے بعض آثار قرین قیاس ہین

ثالثاً۔ اگر بعض آثار علم مذکور قرین قیاس ہین تو اُس علم کے اعلیٰ آثار بھی غیرممکن نہ ہونگے کیونکہ قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ اگر ہم کسی علم سے کوئی خفیف اثر پیدا کر سکتے ہین تو اُس علم مین زیادہ ترقی حاصل کرکے اُس علم کی جملہ تاثیرین ضرور نمایان کر سکتے ہین

رابعاً۔ یہ اعتراض اُس وقت قابل تسلیم ہوسکتا ہی جبکہ معترض اِس بات کو تسلیم کرلے کہ اُسکا قیاس کبھی خطا نہین کرتا۔

بارہوان اعتراض۔ علم مقناطیس حیوانی وروحانی اگر صحیح مان لیا جاوے تو اسمین شک نہین کہ یہ علم اغراض نفسانی کا پورا کرنے والا ہی گذرے مہینے کا رسالہ اپنی زبان حال سے خود شہادت دے رہا ہی کہ رومی شریفون کی بہو بیٹی پر یہ حالت طاری کرنے کے بعد ناشایستہ اور نامناسب حرکات کے مرتکب ہوتے تھے بلکہ بعض بدنفس پوجاری اپنے معمولانِ عمل کے وسیلہ دشمنون سے انتقام لیتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہی کہ علم مذکور انسان کو ترقی دینے والا علم نہین ہی

جواب۔ اِس اعتراض سے اگر یہ ثابت ہوجاوے کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی سے صرف وہی اغراض پورے ہوسکتے ہین جو اغراض کہ رومی پورے کیا کرتے تھے تو البتہ مان لیا جاسکتا ہی کہ علمِ مذکور انسان کو ترقی دینے والا علم نہین ہی

اُسی رسالہ کے تیسرے صفحہ مین لکھا ہی کہ شارع اسلام کا وصی جس نے خاص خاص مسلمانون کو یہ علم تعلیم کرایا وہ اور اُس کے شاگرد خُبثِ نفس یا بدنیتی کو ذرا بھی دخل نہین دیتے تھے۔

قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ جو علم نیکی مین استعمال کیا جاسکتا ہی وہ بُرائی مین بھی استعمال ہوسکتا ہی کیا کوئی لایق ڈاکٹر جو مریض الاجسام کو صحیح الاجسام کر سکتا ہے وہ ذرا سے ایر پھیر اور تشخیص وتجویز سے اُن مریض الاجسام کو درجہ ہلاکت اور شہادت تک نہین پہونچا سکتا؟

تیرہوان اعتراض۔ عموماً حاملانِ علم مقناطیس حیوانی وروحانی کے خیالات

کفر اور دہریت پر مبنی ہوتے ہین جس سے خیال ہوتا ہی کہ علم مذکور کی یہ ایک قدرتی تاثیر ہی لہذا راست بازون کو اِس علم کی طرف ہرگز توجّہ نہ کرنا چاہئے۔

جواب۔ کیا علمِ مذکور کی تعلیم کفر اور دہریت پر مبنی ہی یا علم مذکور کی کوئی قدرتی تاثیر کفر اور دہریت سے ملی جُلی ہی ؟

علم مذکور کی تعلیم کفر اور دہریت پر مبنی ہونا اگر صحیح مان لیا جاوے تو ساتھ ہی اِسکے آپ کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ بعض علم ایسے ہین جن کو صرف کافر اور دہریہ ہی حاصل کرسکتے ہین مگر یہ یاد رہے کہ قانونِ قدرت اِس طور پر واقع ہی کہ کسی علم کی تعلیم کسی طرزِ مذہب پر محدود نہین ہے۔

ثانیاً۔ آپ یہ بھی مان لین کہ ہر ایک مُلک کے جملہ کافر اور دہریہ اِس علم کے پورے مشتاق نہین توکسی قدر واقف تو ضرور ہونگے

اگر ہم اس بات کو تسلیم کر لین کہ علم مذکور کی قدرتی تاثیر کُفر اور دہریت سے ملی جُلی ہوئی ہی تو آپ کو ضرور تسلیم کرنا پڑیگا کہ دُنیا مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جو علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کو اِس طور پر استعمال کرسکے کہ اوسکی قدرتی تاثیر جو معترض کے نزدیک کفر اور دہریت سے ملی جُلی ہی عامل کے دل و دماغ پر خواہ مخواہ اثر نہ ڈال سکے۔ مگر قانونِ قدرت اِس طور پر واقع ہی کہ کوئی علم انسان کو کسی بات کے ماننے یا نہ ماننے پر مجبور نہین کرسکتا

چودھوان اعتراض۔ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کوئی بکار آمد علم نہین ہی قطع نظر اِسکے اُس کا حاصل کرنا بھی سخت درجہ مشکل ہی۔ عاملانِ علم خود مقر ہین کہ اِس علم مین جان تک کا خطرہ ہی اِن دو معقول وجوہات کے سبب یہ علم اِس لایق نہین ہوسکتا کہ صاحبانِ علم وفضل اِسکی طرف توجہ کرین۔

جواب۔ ممکن ہی کہ علمِ مذکور اِس وقت بکار آمد علم نہ ہو اور آیندہ یہ ہی علم بہت سے علمی مسائل اور مضامین کی بنیا وقرار پاوے

قدیم زمانہ مین کسی شخص کو صرف یہ معلوم ہوا تھا کہ اگر کوئی برقی موج کسی تار پر روان ہوکر رُک جاوے تو تار مین متوازیت پیدا ہوتی ہی یا سوزنِ مقناطیسی پر اثر کرتی ہی۔ اب اُسی قاعدہ کی بنا پر بڑے بڑے زبردست مقناطیس بنائے جاتے ہین اور تار برقی

جو تمام خلایق کے لئے نہایت بکار آمد شئے ہی اُس کی اصل و حقیقت یہی قاعدہ ہی جو ابتدائے زمانہ مین ایک چھوٹی سی بات تھی

قطع نظر اِسکے لازم آتا ہی کہ قدرت نے بعض علوم ایسے پیدا کئے ہین جو ہمارے آپ کے لئے بکار آمد نہین ہین۔

قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ کوئی علم چاہے کتنا ہی مشکل کیون نہ ہو جب متواتر تجربہ کئے جاوین گے ضرور آسان ہو جاوے گا اگر یہ علم مشکل ہی تو صرف اِسی وجہ سے کہ ہمارے زمانہ کے اکثر صاحبانِ علم وفضل اِدہر توجہ نہین کرتے۔

پندرہوان اعتراض۔ اِس کی کیا وجہ ہی کہ اِس زمانہ کے اکثر صاحبانِ علم وفضل اس علم کی طرف توجہ نہین کرتے

جواب۔ اِس اعتراض کا جواب ہم پر واجب نہین اِس کی وجہ تو یہی حضرات جانین۔ لیکن چونکہ بلا تعصب مذہب و رعایت قوم آزادی کے ساتھ پبلک کو سچی تحقیقات سے مطلع کرنا ہمارا فرض منصبی ہی لہذا ہم مختصر طور پر اسکا بھی جواب دیتے ہین

اکثر صاحبانِ علم تو اِس علم سے واقف ہی نہین وہ کیا توجہ کرین بعض صاحبانِ علم غلط سمجھے ہوئے ہین خاصکر اس وجہ سے کہ کسی مشاق تجربہ کار نے اُن کی ظاہری معقول دلیلون کا جواب قابل اطمینان نہین دیا یا اُن کو کسی تجربہ کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا سوائے اِسکے بعض آدمی اِسی سلسلہ مین ایسے بھی نظر آتے ہین جو رومیون کی طرح زردوست اور دنیا پرست ہین یہ ظاہر ہی کہ جسکے خیالات ایسے نکمے ہون وہ ہر شخص کے سامنے اس علم کی صحت کا کب اقرار کریگا کیونکہ اُسکا اِسمین نقصان ہی۔

پندرہ نومبر ۱۸۹۰ء کو اس مضمون پر یہ رسالہ شائع ہوگا

علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا معلم اوّل کون ہوا ؟

سب سے پہلے کس ملک مین ظاہر ہوا اور اُنھون نے کس طور پر استعمال کیا ؟

قدیم مقدسون کا اِس علم کی نسبت کیا خیال تھا ؟

قدیم زمانہ مین یوگ کے عام قواعد کیا تھے ؟

نیازمند

مرزا باقر حسین

सार बड़े २ श्रेष्ट मक़नातीस बनाये जाते हैं और तारबर्क़ी जो प्रजा के लिये अति लाभकारी है उस की मूल कारण यही रीति है जो पूर्व काल में एक छोटी सी बात थी।

इस से संभव होता है कि क़ानून क़ुदरत ने बहुत सी विद्या ऐसी उत्पन्न कीं जो हमारे आपके लिये लाभकारी नहीं हैं।

क़ानूनक़ुदरत इस प्रकार नियत है कि कोई विद्या चाहे कितनी ही कठिन हो परन्तु जब उत्तरोत्तर परीक्षा की जायगी तो अवश्य सुगम हो जायगी यह विद्या इस कारण कठिन दिखाई देती है कि वर्त्तमान काल के विद्वानों ने इसकी ओर दृष्टि नहीं दी॥

१५ शंका – क्या कारण है कि वर्त्तमान काल के विद्वान इस विद्या की ओर दृष्टि नहीं देते-

उत्तर – इस शंका का उत्तर हम से संबंध नहीं रखता इस का कारण वेही महाशय जानें परन्तु बिना पक्षपात मत और ज्ञाति के निर्द्वंदता पूर्वक जगत को सत्य व्यवस्था से सूचित करना हमारा कर्त्तव्य कार्य है इस कारण संक्षेपता से इस का भी उत्तर देते हैं।

बहुधा विद्वान तो इस विद्या से सूचित नहीं वे क्या दृष्टि दें और बहुत से मिथ्या जान रहे हैं इस का कारण यह है कि किसी अच्छे परीक्षक ने उनकी तर्कों को अतर्क नहीं किया अथवा उन्हों ने कभी परीक्षा नहीं की॥

अतएव इसी श्रेणी में ऐसे भी मनुष्य देखे गये हैं जो संसार में प्रपंची और धन से प्रीति रखते हैं जैसे कि स्यी-यह विदित है जिन के बिचार ऐसे दुष्ट हैं वे प्रति मनुष्य के निकट इस विद्या की सत्यता क्यों कहेंगे क्योंकि इसमें तौ उनकी हानि है॥

---

१५ नौम्बर सन् १८९० ई० के रिसाले में जीवाकर्षण विद्या का प्रथमही ज्ञात होना प्रकाशित होगा।

प्रथमही प्रथम किस देश में प्रगट हुआ और उन्हों ने कैसे बर्ताव किया

प्राचीन विद्वानों का इस विद्या की ओर कैसा विचार था।

प्राचीन काल में योग की रीति क्या थी।

नियाज़मन्द
मिर्ज़ा बाक़र हुसेन

रोगियों को मृत्यु प्रायः नहीं कर सका ॥

१३ शंका - अमूमन योगियों के विचार नास्तिकता और हठ की जड़ हैं जिससे पाया जाता है कि उक्त विद्या का दैवी गुण है इसकारण हढधर्मज्ञियों को इस विद्या की ओर कभी दृष्टि न करनी चाहिये ॥

उत्तर - क्या उक्त विद्या की शिक्षा नास्तिकता और हट की जड़ है वा उक्त विद्या का दैवी गुण नास्तिकता और हट से मिश्रित है।

उक्ति विद्या की शिक्षा नास्तिकता और हट की जड़ यदि सत्य मान लीजावे तो इसके साथ आपको यह भी मानना पड़ेगा कि बहुतेरी विद्या ऐसी हैं जिनको केवल नास्तिक और हटी सीख सके हैं परंतु इसका स्मर्ण रहे कि क़ानून कुदरत इस प्रकार है कि किसी विद्या की शिक्षा किसी मत के नियम पर नहीं है ॥

द्वितिय आप यह भी मान लें कि प्रतिदेश के सब नास्तिक और हटी इस विद्या के पूरे अभ्यासक नहीं तो किसी प्रकार ज्ञानकार तो अवश्य होंगे यदि हम इस बात को मान लें कि उक्त विद्या के दैवी गुण नास्तिकता और हट से मिश्रित हैं तो आप को अवश्य मानना पड़ेगा कि जगत में कोई ऐसा मनुष्य नहीं है जो जीवाकर्षण विद्या को इस प्रकार वर्ते कि उसके दैवी गुण बादी की पक्ष में नास्तिकता और हट से मिश्रित है योगी के हृदय में गुण का प्रकाश न कर सके - परन्तु क़ानून कुदरत इस प्रकार है कि कोई विद्या मनुष्य को किसी विषय मानने न मानने से ऐक नहीं सक्ती ॥

१४ शंका - जीवाकर्षण विद्या कुछ लाभकारी नहीं है और भी इस का सीखना क्लिष्ट तर है योगी स्वीकार करते हैं कि इस विद्या में प्राण नाश का भय है इन दोनों प्रमाणीक कारणों से यह विद्या विद्वानों के योग्य नहीं कि इसकी ओर दृष्टि दें।

उत्तर - संभव है कि उक्त विद्या उस समय लाभकारी न हो और आगे यही विद्या बहुत से विद्या विषय और रहस्यों की जड़ कल्पित की जाय ॥

पूर्व काल में किसी मनुष्य को यह ज्ञान हुआ कि यदि कोई बिजली शक्ति तार में चल कर रुक जावे तो तार में सुतवाज़ीत उत्पन्न होती है वा सोज़न मक़नातीस पर आवेश करती है अब इसी रीति के अनु

संभव हैं ॥

११ शंका - जीवाकर्षण विद्या के गुण प्रकाश बहुधा संभव हैं परन्तु परमपद की दशा अथवा कैफ़ियत् का उत्पन्न होना निस्संदेह असंभव है ॥

उत्तर - इस शंका का अर्थही साधारणही स्पष्ट है कि परमपद अथवा कैफियत के दृष्टनाय पर कोई बरहां नहीं है।

दूसरे यह बात ध्यान देने योग्य है कि वादी को कैसे जाना गया कि जीवाकर्षण विद्या के कई एक गुण संभव हैं।

तीसरे यदि कई एक गुण उक्त विद्या के संभव हैं तो उस विद्या के परमगुणभी असंभव न होंगे क्योंकि क़ानून कुदरत इस प्रकार नियत है कि यदि किसी विद्या से कोई छोटा गुण प्रगट कर सक्ते हैं तो उसी विद्या में आधिक्यता को पहुंचकर उक्त विद्या के सर्व गुणों के फलों को अवश्य प्रकाश कर सक्ते हैं।

चौथे यह शंका तब मानी जाय जब वादी इस बात को मानले कि उसका विचार कभी भी असत्य नहीं।

१२ शंका - यदि जीवाकर्षण विद्या सत्य मान लीजाय तो यह विद्या निस्संदेह कामना पूर्ण करने वाली है। गत मास का रिसाला साक्षी है कि रूमी प्रतिष्ठितों की बहू बेटियों के साथ योगावस्था में कुकर्म गामी होते थे वरण कुकर्मी पुजारी अपने मामूलान प्रयोग के द्वारा अपने शत्रु से बदला लेते थे - इससे जाना जाता है कि उक्त विद्या मनुष्य को वृद्धि देने वाली नहीं है ॥

उत्तर - इस शंकासे यदि यह सिद्धि होजाय कि जीवाकर्षण विद्यासे केवल वही कामना सिद्धि हो सक्ती है जो कामना मनुष्य पूरी किया करते थे तो निस्संदेह ज्ञान हो सक्ता है कि उक्त विद्या मनुष्य को वृद्धि देनेवाली नहीं है उसी रिसाले के तीसरे पृष्ठ में लिखा है कि मुसलमानों के मत के प्रकाश करने वाला जिसने मुख्य २ मुसलमानों को यह विद्या पढ़ाई वह और उसके शिष्य कभी अधर्म्मी और कुमार्गी नहीं हुए।

क़ानून कुदरत इस प्रकार है जो विद्या पुण्य कर्म्म के लिये है वही पाप कर्म के लिये भी हो सक्ती है क्या कोई प्रवीण डाक्टर जो रोग ग्रसित मनुष्य को नैरोग्य कर सक्ता है वह थोड़ी सी चिकित्सा और निदान से उन

एक बड़ा ज्योतिषी था उसने एक बड़ी दूरबीन बनाकर बृहस्पति के गिर्द पास चार चन्द्रमा देखे फिर अपने देश के बुद्धिमानों से देखने के निमित्त प्रार्थना की कि आप सब इस दूरबीन से देखें कि बृहस्पति के चारोंओर चार चन्द्रमा दृष्टि आते हैं परन्तु उन महाशयों ने अंगीकृत न किया और इस सत्य मनुष्य को झूठा जाना जिसको इस समय सर्व यूरुप के ज्योतिषी प्रसिद्ध ज्योतिषियों में गिनते हैं।

१० शंका - जीवाकर्षण विद्या का गुण केवल बच्चों और स्त्रियों पर हुआ करता है जोकि ऐसे मनुष्यों की साक्ष्य निश्चय योग्य नहीं इसलिये यह विद्या अवश्य अयोग्य और असंभव है।

उत्तर - यद्यपि जीवाकर्षण विद्या का गुण बालक व स्त्रियों पर होता है तो न केवल दुर्बल मनुष्यों पर बल्कि पहलवानों पर भी अवश्य गुण कर सक्ती है यह संभव है कि जिस समय पहलवानों पर जीवाकर्षण विद्या का गुण पहुंचाना उचित हो तो हम इस विद्या की उन मुख्य रीतों का ध्यान करें जो बालकों और स्त्रियों पर गुण पहुंचाने के लिये आवश्यक नहीं हैं।

द्वितीय अगर हम इस बात को मानलें कि जीवाकर्षण विद्या का गुण केवल बालक और स्त्रियों पर समाप्ति है तो अवश्य मानना पड़ेगा कि क़ानून क़ुदरत ने सर्व विद्याएं अथवा कोई विद्या ऐसी प्रगट की हैं जिन का गुण केवल उन्हीं पर समाप्त है जो निश्चय और साक्ष्य के योग्य नहीं हैं

तृतीय यह शंका उस समय निश्चय योग्य हो सक्ती है जबकि योगी उक्त विद्या का गुण बालक और स्त्रियों पर सर्वदा परीक्षा कर सक्ते हों हमने इस ग्यारह वर्ष के अन्तर्गत बारम्बार परीक्षा में यह देखा कि कभी २ बालक और स्त्रियों पर जीवाकर्षण विद्या का गुण पहुंचाने के लिये बहुधा बहुत उपाय किये तो भी उनपर मध्यम कक्षा की दशा प्रगट न हुई इसके बिमुख कभी जवानों पर इस विद्या की परीक्षा की तो ऐसी शीघ्र प्रगट हुई कि हम को निश्चय न था॥

चतुर्थ क्या किसी औषधि का गुण केवल इसलिये मानने के योग्य नहीं होसक्ता कि वह तत्काल बालक या स्त्रियों पर परीक्षा की गई है।

इस शंका का अनेक प्रकार होना खास कर इस वजह से मानने के योग्य है कि जीवाकर्षण विद्या की रीतें सीखकर हरएक मनुष्य अपने कुटुम्ब पर गुण नहीं प्रगट कर सक्ता है जो औरों पर प्रगट करना

संभव है कि स्वप्नावस्था आकर्षणीय उत्पन्न करने के लिये कुरिल की आवश्य कता हो और उक्त विद्या भी सत्य सत्य हो।

अंगरेज़ी दूरबीनों से दूरस्थानीय पदार्थों के यथावस्थित आकार दृष्टि आते हैं तो क्या आप यह जानेंगे कि द्रष्टा की दृष्टि शुद्ध नहीं वा दूरस्थानीय पदार्थ भ्रम मात्र है।

आप अवश्य कहेंगे कि दृष्टि शक्ति वृद्धि के लिये दूरदर्शक (दूरबीन) यंत्र एक अद्वितीय यंत्र है।

यूरुप के बुद्धिमान कहते हैं कि जो तारा और तारों की अपेक्षा पृथ्वी से बहुत पास है उसका प्रकाश पृथ्वी पर तीन वर्ष में आया है और प्रकाश के विषय में कहते हैं कि वह एक सिकंड में ९१००००नौ लाख दस हज़ार मील चलता है प्रकाश की इस कल्पित चाल से आप उस तारे की दूरी जान सक्ते हैं।

सूर्य पृथ्वी से ९१०००००० नौ किरोड़ दस लाख मील दूर है अपने माथे की आंखों पर दूरबीन लगाकर देखो तो सूर्य पर काले २ धब्बे दिखाई देते हैं जो सूर्य के साथ घूमते हैं और जो घूमकर छिप जाते हैं २५ पच्चीस दिन के पीछे फिर दिखाई देते हैं॥

चांद जो पृथ्वी से बहुत पास है फिर भी २५०००० दो लाख पचास हज़ार मील दूर है दूरबीन लगा कर देखो तो इस का धरातल पहाड़ और खाड़ियों से भरा हुआ दिखाई देता है और यह भी प्रगट होता है कि उसमें ज्वाला मुखी पहाड़ हैं

शनिश्चर जो यूरेनस और नेप्चून को छोड़ कर और तारों से बहुत दूर और सूर्य से ७८२०००००० अठहत्तर किरोड़ बीस लाख मील दूर है उसको भी यदि दूरबीन से देखिये तो यही माथे की आखें देख सक्ती हैं कि वह अपनी कीली पर १०½ साढे दस दिन में घूमता है उस में बादल प्रगट होता है आठ चांद दिखाई देते हैं और उसी शनिश्चर के चारों ओर अंगूठी के समान गोल गोल चक्र दिखाई देते हैं।

अब आपको ज्ञात हुआ कि दूरबीन से एक समय तक इसी दृष्टि की शक्ति कितनी बढ़ जाती है - यद्यपि यह सत्य नहीं है तौ भी आप की शंका का उत्तर हो सक्ता है कि यदि कुरिल हिये की आंखों की साधारण शक्ति बढ़ाने के लिये कोई यंत्र हो तो आश्चर्य नहीं।

यूरुप के अगले बुद्धिमान भी दूरबीन की इस प्रकाति शक्ति के मानने वाले न थे परन्तु इस समय उस के विरोधी मरघट पर पहुंच गये हैं।

यह मनभावनी कहानी और सुन लीजिये कि यूरुप को किसी समय में गैलेलीय

ड़ फाड़ के लिये आज्ञाकारी और अद्वितीय औषधि है।

इस का क्या कारण है कि बारूद का नुसख़ा रूजरपेकिन को ज्ञात हुआ क्या उससे पहिले गंधक शोरा कोयला न था या बुद्धिमान मनुष्य न थे। क्या कौलम्बस से पहिले मनुष्य बुद्धिमान न थे जो अमेरिका को खोज लेते- क्या पुराने मनुष्य इतने बुद्धिमान न थे कि आकाश से बिजली पृथ्वी पर उतार लेते फिर क्या कारण है कि एक समय में सबसे पहिले केवल फ्रेंकलिन ने रेशमी पतंग उड़ाकर बादल की बिजली पृथ्वी पर उतार ली- क्या न्यूटन से पहले जगत में पदार्थ न थे अथवा आकर्षण शक्ति न थी-

यह कोई तर्क नहीं है कि मेस्मरिज़्म विद्या पूर्वकाल में अज्ञात होने के कारण असत्य है।

तत्पश्चात् आप यह भी विचारें मेस्मरिज़्म विद्या अर्थात् जीवाकर्षण विद्या कोई नवीन विद्या नहीं है आगे के किसी रिसाले में सिद्ध किया जायगा कि जगत में प्रथमहीं प्रथम जीवाकर्षण विद्या ही प्रगट हुई थी॥

९ शंका— योगी कहते हैं कि जीवाकर्षण विद्या वह विद्या है जिसके द्वारा मामूल का मनेंद्रिय कुछ काल तक इन्द्रियों की रिपोर्ट सुनने से अचेत कर दिया जाता है- और इस विद्या से यह अभीष्ट है कि भूत भविष्यत वर्त्तमान दशा ज्ञात हों- और यह भी कहते हैं कि ऐसी अवस्था उत्पन्न करने के लिये क्रुस्टिल की आवश्यकता होती है जो एक धातु विशेष है यदि यह सत्य है तो क्रुस्टिल एक धातु होगी जिसका गुण मनेन्द्रिय पर इतना गुणकारी नहीं होसक्ता जो विचार से बाहिर हो॥

उत्तर— जो योगी क्रुस्टिल की इतनी आवश्यकता सोच रहे हैं वे हमारी मति से किसी प्रकार अभ्यासी नहीं- हमारे पास इस समय तक क्रुस्टिल नहीं तथापि हम सहज ही निश्चय करा सक्ते हैं कि इस अंतर में हमने सैकड़ों मनुष्यों पर जीवाकर्षण विद्या की परीक्षा का फल बिना क्रुस्टिल किया है- आप भी विद्या व रीतें सीखकर बिना क्रुस्टिल के स्वप्नावस्था आकर्षणीय सदैव उत्पन्न कर सक्ते हैं।

तत्वतः मैं यह कह सक्ता हूं कि क्रुस्टिल को किसी काल में किसी २ विशेष गुण प्रकाश करने के लिये साधारण आवश्यकता हुआ करती है।

इस आवश्यकता होने के कारण जीवाकर्षण विद्या असत्य मानने के योग्य होती है॥

निरे झूठे और लाफ़ज़न (गप्पी) हों॥

संभव है कि इस विद्या की परीक्षा के लिये एकांत की आवश्यकता हो और इसी कारण सभा में इस विद्या के गुण प्रगट न हुए हों।

यदि हम मानलें उक्त विद्या इस कारण से मिथ्या है कि वह सभा में परीक्षा के समय सत्य प्रगट तो इससे यह सिद्धि नहीं हुआ कि उक्त विद्या एकांत में भी सत्य न होगी यदि एकांत में सत्य सिद्धि हो तो क्या आप सत्य न मानेंगे - क्या किसी परीक्षा का एकांत में सत्य सिद्धि होना सत्य मानने के लिये संभव नहीं है।

यह एक साधारण बात है यद्यपि इसका कारण हमको आपको ज्ञात नहीं तौभी सत्य होने में संदेह नहीं कि परीक्षा एक ऐसा भयानक समय है कि बड़े २ बुद्धिवान परीक्षा में इतने नहीं निकलते जितने कि वे परीक्षा से पहिले और परीक्षा से पीछे होते हैं॥

आप कह सक्ते हैं कि इसकी आवश्यकता नहीं कि जो लोग किसी परीक्षा में पास हों वे उतने ही ज्ञाता हों और जो विचारे फ़ेल होजावें वे फ़ेल होने के योग्य हैं - संक्षेप यह है कि इसकी आवश्यकता नहीं कि सभा में आप की प्रसन्नता पूर्वक यदि जीवाकर्षण विद्या सत्य प्रगट हो तो सत्य है नहीं तो असत्य॥

८ शंका - क्या प्राचीन काल में बुद्धिमान मनुष्य न थे फिर इसका क्या कारण है कि जीवाकर्षण विद्या इस समय में प्रगट हुई कि जिसको थोड़ा काल हुआ॥

उत्तर - क़ानून क़ुदरत इस प्रकार पर है कि मनुष्य की ज्ञान शक्ति जितनी बढ़ती है उतना ही उसको ज्ञान हो जाता है॥

जो विद्या इस समय प्रचरित हैं क्या वे सांगो पांगो प्राचीन काल में एक ही साथ ज्ञात हुई हैं।

धुआं में लचक होना पहले ज्ञात था पर क्या कारण है कि एक समय में केवल वाट साहिब ने इसी लचक की छुपी हुई शक्तियों को सोच कर धुआं के यंत्र निर्माण किये।

एक समय में किसी साहिब ने क्लोरायन वायु पर मद्य के सत की परीक्षा की तो वह एक सैयाल (रस विशेष) बन गया - बहुत दिनों के पीछे केवल डाक्टर सिम्पसन को विदित हुआ कि यह सैयाल रोगी के निकम्मे हाड़ की ची

क्या अब भी आप को इस विद्या की सत्यता में सन्देह है।

६ शंका - यदि उक्त विद्या सत्य होती तो इस समय के डाक्टर जो कुशल और प्रवीण हैं विरोधी क्यों होते ॥

उत्तर - इस समय के वह कौन से डाक्टर हैं जिन को मुख्य मेस्मरज़्म से विरोध है वे आपही स्वीकार करते हैं क्लोरोफ़ार्म के प्रसिद्ध होने के पहिले निकम्मे हाड़ की काट छांट के लिये केवल मेस्मरज़्म की विद्या से रोगी अचेत किये जाते थे वे आपही स्वीकार करते हैं कि यदि क्लोरोफ़ार्म आज संसार से जाता रहे तो फिर मेस्मरज़्म की विद्या अर्थात् जीवाकर्षण विद्या से श्रेष्ठ और कोई रीति नहीं मिलेगी ॥

यद्यपि जीवाकर्षण विद्या के दूसरे गुण डाक्टरों को अंगीकृत नहीं हैं सो यह बात उस समय अंगीकृत होसक्ती है जब कोई डाक्टर इस बात की परीक्षा करिके विरोधी हो - आप सहजही उन डाक्टरों की खोज कर सक्ते हैं जो जीवाकर्षण विद्या के स्वीकार करने वाले हैं ॥

इस शंका से यह सिद्धि होता है कि डाक्टरी विद्या ऐसी दृढ़ और पूर्ण विद्या है जिस के द्वारा प्रत्येक विद्या की सत्यता ज्ञात होती है - यदि डाक्टरी विद्या काय ही गुण है तो डाक्टरों का विरोध जीवाकर्षण विद्या के मिथ्या होने में संभव है।

यह बात याद रहे कि क़ानून कुदरत के अनुसार प्रत्येक विद्या की पृथक् २ रीति हैं और उन को शोधने से केवल वह अभीष्ट सिद्धि होसक्ते हैं जो उस विद्या के अनुयायी हैं यदि आप इस रीति के अनुसार जीओलोजी (पदार्थ विज्ञान) की रीति सीखकर ज्योतिष विद्या का अभीष्ट पूरा करलैं यह असंभव है।

और यह भी याद रहै जो डाक्टरी विद्या में बहुत से रोग ऐसे माने गये हैं जिन का निदान वरण चिकित्सा तक भी नहीं जानते इस समालोचना के लिये न्यायी डाक्टरों ने अप्रगट कारण व चिकित्सा के ज्ञात होने के लिये एक दीर्घ काल से इश्तिहार दे रक्खा है ॥

७ शंका - इस विद्या के योगी सभा में इस विद्या की परीक्षा कराने को उद्यत नहीं होते और जो उद्यत भी हुए हैं वे सभा में कोई गुण ऐसा प्रकाश न कर सके जिस से इस विद्या की सत्यता में संदेह न हीं रहता यदि यह विद्या सत्य होती तो सदैव वह गुण प्रकाश होते जिन पर योगी का विश्वास है ॥

उत्तर - संभव है कि कोई योगी सभा में विरोधियों को परीक्षा न करासकें विशेष इस कारण से कि उस पक्ष के अभ्यासी न हों - संभव है वे योगी

५ शंका - जीवाकर्षण विद्या एक जादू है ॥

उत्तर - इस बात को हम मानते हैं कि उक्त विद्या के द्वारा जादू टोना यंत्र मंत्र गंडा आदि की व्यवस्था भले प्रकार ज्ञात हो सकी है - परन्तु आप यह कहिये जादू आदि से आप का यह अभीष्ट है कि उक्त विद्या से क़ानून कुदरत के विरुद्ध शक्ति जानी जाती है -

उक्त विद्या इस जादू आदि दोष से निर्दूषित है योगावस्था कभी २ प्रत्येक मनुष्य पर बिना चाहे स्वतः होजाती है इस संसार में ८० मनुष्य प्रति सैंकड़ा ऐसे होंगे जिन का निस्संदेह कभी २ अपनी स्वप्नावस्था की दशा भूत भविष्यत वर्त्तमान सत्य प्रगट होजाती है जब कभी किसी बात का खोज हो कि दिन की भूख और रात्रि की नींद जाती रहै तो कभी ऐसा होता है कि वह खोजी इसी अपनी साधारण स्वप्नावस्था में अपने प्रश्न का उत्तर सत्य २ पा लेते हैं।

क्या यह देवलीला हमारा आप का जादू आदि है तो विना किये जीवाकर्षण विद्या को जादू आदि के दोष से निर्दूषित कर देता है -

क्या जादू आदि से आपका अभीष्ट यह है कि योगी किसी देवी देवता या भूत प्रेत जिंद दैत्य के द्वारा ऐसी आश्चर्य लीला करि दिखाते हैं -

इस ११ वर्ष के भीतर कभी २ ऐसे महात्मा पुरुष हमारे मामूल हुए हैं जो योगावस्था प्रगट होने तक चुपके २ लाहौल इस अभिप्राय से पढ़ते रहे कि लाहौल भूत प्रेत आदि के हटाने के लिये मुसलमानों के मत में एक सिद्धि मंत्र है ॥

हमने यही देखा कि इन महापुरुषों पर भी योगावस्था इसी प्रकार प्रगट हुई जिस प्रकार औरों पर होती है।

अब वही मनुष्य यह मानते हैं कि उक्त विद्या भूत प्रेत के आश्रय नहीं ॥

द्वितीय इस परीक्षा में हमको यह भी ज्ञात हुआ कि कभी २ किसी २ मामूल ने केवल अपनी तलक़ीन (अनुभव) से कोई २ ऐसे रोगी भी नैरोग्य किये हैं जो रोगी आपे को भूत प्रेत आदि का आवेश जानते थे ॥

यह बड़े आश्चर्य की बात है कि ये भूत प्रेत आदि हमारे आप की प्रसन्नता के लिये अपने साथियों का दिल दुखाना दोष नहीं जानते ॥

यदि हम आप के कहने से मान भी लें कि केवल पिशाचों के द्वारा ऐसा होता है तो आप को मानना पड़ेगा कि जीवाकर्षण विद्या अथवा योग वह विद्या है जिसका गुण केवल मनुष्य ही पर नहीं वरण देवी देवता आदि पर भी इस प्रकार होता है कि वे कान तक नहीं हिला सकें ॥

दे बात् किसी प्रकार भी उत्पन्न नहो सके -

क्या आप यह सोच रहे हैं कि अचेत इंद्रियों से योगी का यही अभीष्ट है।

यदि कोई अज्ञान वा अपरीक्षक उक्त विद्याभिलाषी यह विचारे तो आश्चर्य नहीं परन्तु आप इस कारण से इस विद्या को निर्मूल न जानिये॥

२ भेद प्राणनाश प्राकृत - आप स्वीकार कर सक्ते हैं कि क़ानून कुदरत जिसका किसी काल में प्राकृत नाश न हो अर्थात् अचेत इन्द्रियों से प्राणनाश सिद्धि नहीं है यदि कुछ है तो किसी काल में कुछ समय तक अचेत इन्द्रियां प्राकृत प्राणनाश हो जाता है - हम यही कहते हैं कि जब इंद्रियां निश्चेष्ठ होती है तो मामूल दूसरी ज़िंदगी में प्रवेश होता है परंतु उसका जीव संबंध पहली ज़िंदगी से यथावस्थित रहता है - इसके सिवाय यदि हम इंद्रियों का अचेत होना अंगीकार करें तो आप यह शंका कर सक्ते हैं जो मनुष्य इस विद्या में पूर्ण हैं वा जो मनुष्य अपने शरीर पर इस विद्या के चिन्ह उत्पन्न किया करते हैं वह यह कहते हैं स्वप्नावस्था जीवाकर्षण में इन्द्रियां कभी निर्चेष्टित नहीं होतीं अर्थात् उस अवस्था में भी इन्द्रियां अपना २ कर्म कर्त्तव्य परन्तु बहुत कुछ कमी के साथ किया करती हैं - हां हजरत नफ़स नातक़े अर्थात् मन इन्द्री जिसको दशों इन्द्रियों की रिपोर्ट सुनने से एक मिनट का अवकाश नहीं मिलता - स्वप्नावस्था जीवाकर्षण में इधर से दो चार घंटे फ़ुरसत पाकर स्वतंत्रता से दूसरी दुनियां के लोगों से अपना मनोरंजन करते हैं॥

४ शंका - यदि जीवाकर्षण विद्या सत्य है तो निश्चय होता है कि योगी एक ही काल में सर्वज्ञ होते हैं परन्तु यह बात निस्संदेह असंभव है इस हेतु निश्चय होता है कि यह विद्या ही असंभव होगी॥

उत्तर - एक नियत काल में मामूल सर्वज्ञ नहीं होता हमने इस ११ वर्ष के भीतर बहुधा मामूल ऐसे देखे हैं जिन से कई एक विद्या विषय पूछे गये परन्तु वे नहीं बता सके -

द्वितीय यह कि सर्वज्ञ होना तो आप की बुद्धि में असंभव इस हेतु हो कि हमने आपने कोई सर्वज्ञ नहीं देखा परन्तु इस में सन्देह नहीं कि एक काल में एक ही मनुष्य सर्वज्ञ हो।

तृतीय यह कि हम को निश्चय है कि संसार में कोई योगी ऐसा मूर्ख नहीं है जिसको निश्चय हो कि उक्त विद्या की अवस्था प्राप्त होते ही मामूल पर सर्वज्ञान प्रगट होजांय॥

क्या आप उस समय पर भी मृत्यु को असंभव जानेंगे यह निस्संदेह अयोग्य है- इस शंका को सुनकर प्रत्येक मनुष्य यह सोच सक्ता है कि बादी केवल उसी विद्या को सत्य जानता है जिस का सच्चा कारण पहले मालूम है- द्वितीय जो मनुष्य किसी विषय का ज्ञानी है उस को अवश्य है कि सच्चा कारण बतासके तब वह सत्य जाने- यदि यह बात मान लीजाय कि बादी केवल उसी विद्या को सत्य जानता है जिसका सच्चा कारण ज्ञात है तो अवश्य है कि वह बादी किसी ऐसे लोक का मनुष्य होगा जहां क़ानून कुदरत जारी नहीं है क्योंकि इस दुनियां में क़ानून कुदरत इस रीति प्रचरति है कि जब तक मूल कारण माना न जावे तब तक कारण नहीं जाना जाता है इस क़ानून के अनुसार कारण जानने के पहिले उक्त विद्या को सत्य मान लेना पड़ेगा तब कारण जाना जायगा -आप ही कहैं कोई बुद्धिमान ऐसा भी है जो पृथ्वी की चाल जानने के पहले उसके घूमने का कारण पहले से जानता हो- आप कह सक्ते हैं कि जब दो वस्तु आपस में रिगड़ती हैं तो अग्नि पैदा हो जाती है परंतु कोई मनुष्य ऐसा भी है जो इस बात के जानने से पहिले दो कड़ी वस्तु का रिगड़ खाकर अग्नि प्रगट होने का कारण जान सके- रहा यह कि जिसको कोई बात निश्चय हो वह अवश्य पहले सच्चा कारण जाने फिर उसको सत्य जाने इस बात को हम तब मान सक्ते हैं कि मूल कारण किसी कर्म को बताने योग्य हो- यह साबित करना कि अंत में हरएक कर्म का मूल कारण केवल कानून कुदरत हुआ करता है -बहुत ही कुछ आसान है- इसका क्या कारण है कि कुनैन ज्वर के लिये इस कारण अद्वितीय औषधि बिचारी गई है आयु प्रकृति के लिये बेकारिक नहीं है और संखिया इस कारण हलाहल बिष है कि सर्व प्राणियों के लिये घातक है -क्या आप न मानेंगे कि कुनैन का ज्वर नाशक और संखिया का प्राण नाशक होना प्रत्येक कारण क़ानून कुदरत है।

यदि जीवाकर्षण विद्या का सच्चा कारण क़ानून कुदरत बयान किया जाय तो आप इसको कोई अनोखी बात नहीं जानिये ॥

२ शंका - योगी कहते हैं कि उक्त विद्या वह विद्या है जिसके द्वारा मामूलान की दशों इन्द्रियां अचेत करदी जाती हैं यद्यपि प्राण नाश कुछ समय के लिये असंभव है तो इससे सिद्ध होता है कि उक्त विद्या निस्संदेह मिथ्या होगी ॥

उत्तर - इस शंका के उत्तर देने से पहिले मुनासिब है कि प्राण नाश के वे दो भेद वर्णन किये जायं जिन को बादी अंगीकार कर सक्ता है॥

१ भेद- प्राणनाश दैवी- अर्थात् किसी वस्तु का इस प्रकार नाश होना जो

हम शुद्धांतःकरण से कहते हैं कि यदि उक्त विद्या परीक्षा से सिद्ध न हो वा इसके नियम क़ानून क़ुदरत के अनुकूल न हों वा विद्यावानों की तर्क मान लेने के कारण क़ानून क़ुदरत के विरुद्ध न हो तो उस अवस्था में हम को उक्त विद्या का विरुद्ध और असत्यता अंगीकार करने में कुछ दोष नहीं है। संसारी रीति है कि जब मुद्दई अपना दावा अदालत के रोबरू सिद्ध नहीं कर सकता तो उस समय मुद्दाअलेह भली भांति सच्चा माना जाता है- क्या आप उस समय पर भी हम को सत्यवादी न जानेंगे जब हम क़ानून क़ुदरत से चीफ़ जस्टिस के आगे अपने विरोधी का कोई कारण सिद्धि फल के लिये सिद्ध न होने दें॥

१ तर्क- योगी जी वा आकर्षण विद्या को प्रतिज्ञा पूर्वक आम तौर पर वर्णन करते हैं वह किसी प्रकार विश्वास के योग्य नहीं वरण असंभव है।

उत्तर- जो बात सिद्धि करने के योग्य है उस को बिना सिद्धि ना के मान लेना किसी विद्या को अप्रमाण सिद्धि करने के लिये पूरा प्रमाण हो सक्ता हो तो इस विद्या को परीक्षा से पहिले अप्रमाणीय मान लेना असंभव है- किसी विषय का संभव वा असंभव परीक्षा से पहिले नहीं जाना जाता है- आप कह सक्ते हैं दश और पांच पन्द्रह से न्यूनाधिक नहीं हो सक्ते क्या वह यह भी कह सक्ता है जो किसी वस्तु को पन्द्रह वार नहीं गिन सका- क्या संसार में कोई मनुष्य ऐसा है जो रेखा गणित जानने से पहिले यह कह सके कि तीन कोण किसी त्रिभुज दो समकोण से न्यूनाधिक नहीं हो सक्ते- क्या कोई मनुष्य रसायन विद्या जानने से पहिले कह सक्ता है कि दो वस्तु बिना आकर्षण शक्ति के न मिल सक्ती हैं न बिना उच्चाटन शक्ति के अलग हो सक्ती हैं॥

२ तर्क- योगियों से जो प्रश्न किया जाता है कि यदि यह विद्या सत्य है तो इस के आधार का कारण क्या है उस समय योगी कोई प्रमाणीय उत्तर वादी की शंका दूर करने के लिये नहीं देता इस से ज्ञात हुआ कि यह विद्या निस्संदेह निर्मूल है॥

उत्तर- पूरा उत्तर न मिलने से सिद्ध नहीं होता है कि उक्त विद्या निर्मूल हो संभव है बहुधा योगी वादी की शंका समाधान इस कारण नहीं कर सकें कि वह योगी वादी से कम विद्वान हो- वह कौन मनुष्य है जिस को मृत्यु निश्चय नहीं है तौभी मृत्यु का कारण ऐसा नहीं जिस को श्रेष्ठ वैद्य वा डाक्टर वादी को पूरा ज्ञात करादे

मानससूर्य

जीवाकर्षण विद्या के वह बिरोधी जो प्रत्यक्ष उचित तर्क से इस विद्या का असंभव होना सिद्धि करने के लिये पूरे कटिबद्ध दृष्टि आते हैं उन अभागियों की अनुचित तर्क खंडन के लिये व्यतीत मास का निवेदन ही प्रशस्त है ॥

हम इस बात पर दृढ़ विश्वास कर चुके हैं कि बहुधा महाशय विद्वान इस रिसाले को देखकर यह सोचेंगे कि उक्त विद्या वह विद्या है जिसकी सचाई केवल परीक्षा से संभव है इस हेतु इस विद्या को केवल वे ही महाशय सत्य मान सक्ते हैं जिन्होंने अपनी परीक्षा से सिद्ध कर लिया है इस के साथ ही उन पुरुषों को यह ध्यान अवश्य होगा कि उक्त विद्या का संभव बुद्धि बल से बिरुद्ध है ॥

निस्संदेह जीवाकर्षण विद्या की सिद्धिता बिशेष कर परीक्षा का कारण है इस से यह अभिप्राय नहीं है कि उक्त विद्या की सिद्धिता केवल परीक्षा ही पर हो ॥

आप यह न सोचें कि जो तर्क बुद्धि भेद से इस विद्या के असंभवता पर अब तक बर्णन की गई हैं उनका उत्तर योगियों से दूर हो ॥

हम इस अवसर पर कोई बुद्धि भेद तर्क जो हमारे सिद्धि फल के लिये भले प्रकार पूर्ण हो बर्णन करना इस से अधिक फलदायक नहीं समझते कि इल्म मेस्मरेज़्म की रीतें ऐसी सुगम और प्रत्येक प्रकार परीक्षा योग्य बर्णन की गई हैं कि प्रत्येक मनुष्य जब चाहे उन रीतियों को सीखकर और इस विद्या के आवश्यक बिशेष नियमों को प्राप्ति करके परीक्षा कर सकता है - कि जो तर्क आज की मिती तक इस विद्या के संबंधी हैं वे निस्संदेह निर्मूल हैं ॥

हम इस रिसाले में केवल यह प्रगट किये देते हैं कि विद्यावानों ने जो भिन्न प्रतिभिन्न प्रश्न किये हैं और उन से सिद्धि किया है कि उक्त विद्या किसी प्रकार संभव नहीं वा प्रतिष्ठा योग्य नहीं तो उन से उक्त विद्या की असंभवता आदि सिद्धि नहीं होतीं बरन उन की तर्क यदि मान लिये जायँ तो कानून कुदरती के अवश्य बिरोध आता है वा अज्ञानता दृष्टि में आती है ॥

नियम रिसाल:

१- यह रिसाल: प्रतिमास की १५ तारीख को प्रकाशित होता है

२- वार्षिक मूल्य डाक व्यय सहित ३) रु० पूर्व और तत्पश्चात् ४) रु० है परन्तु ब्रह्मज्ञानी और हज़रत सूफ़िय: को बिना मूल्य अर्पण किया जायगा॥

३- समाचार पत्र के सम्पादकों को बदले और रिसाले की आशा पर भेजा जाता है॥

४- यदि किसी महाशय के पास बिना चाहे उनके यह रिसाला पहुंचे तो कृपा करिके १ नौम्बर सन् हाल तक सम्पादक को कार्ड के द्वारा सूचित कर दें नहीं तो वे ग्राहक माने जायंगे और मूल्य देने के योग्य होंगे॥

५- जो महाशय तीन मास के भीतर मूल्य भेजेंगे वे पूर्व देने के योग्य जाने जायगे और जो तीन मास के पीछे भेजेंगे वे पश्चात् जाने जायंगे-

६- जिन महाशय को पिछले रिसालों की ग्राहकी हो तो प्रति रिसाले ।) डाक व्यय सहित भेज कर खरीद कर सके हैं।

७- चिट्ठी पत्री पैक के द्वारा और उज़र के लिये जवाबी कार्ड केवल सम्पादक के नाम से निम्न लिखित स्थान पर भेजें-

मिर्ज़ा बाकर हुसेन
सम्पादक रिसाल: नियाज़ मन्द
पीलखाना बाग मिर्ज़ा साहिब
शहर आगरा

रिसालः

नियाज़म

दूसरा नम्बर पहिली जिल्द

बाबत २५ अक्तूबर सन् १८८९

जिसमें जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरज़्म के द्वारा विद्या संबंधी विषय और प्रबंधों का अनुसंधान है

जिस को

श्री मिर्ज़ा बाकर हुसेन ने ११ वर्ष की परीक्षा के पीछे अपने मित्र वर्गों की प्रेरणा से सर्व जनोपकारार्थ शुद्ध उरदू और प्रचलित हिन्दी भाषा में प्रकाशित

किया

इस रिसाले में सिद्ध किया है कि जो शंका उक्त विद्या की असत्यता में हैं उनसे इस विद्या की असत्यता सिद्ध नहीं होती वरन उस के विरुद्ध क़ानून कुदरत का विरोध अथवा मूर्खता सिद्ध होती है

आगरा

मेडीकल प्रेस में मुंशी अमीरुद्दीन अहमद साहिब के प्रबंध से छापा गया सन् १८८९ ई०

[illegible]

جلد ۱ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۰ء [illegible]

دربارہ عام مسئلہ ... کے مسائل مضامین بذریعہ علم مقناطیس حیوانی و ... [illegible]

جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بوجہ تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیز

احباب کے اصرار کرنیکے سبب اور نیز بنظر رفاہ عام شایقان اردو و ... [illegible]

شایع کیا

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے۔ جو دلائل ... [illegible]

کئے گئے ہیں ان سے اس علم کا بطلان ثابت نہیں ہوتا بلکہ ... [illegible]

تا ان قدر ... ان کی لغت یا حماقت ثابت

[illegible]

[illegible]

ضوابط

۱۔ یہ رسالہ ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

۲۔ قیمت سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک صرف تین روپیہ اور مابعد پانچ روپیہ لیکن بعض بزرگان با صفا و صوفیہ کی خدمت میں ہر ماہ بلا قیمت ارسال ہوتا ہے

۳۔ اڈیٹرین اخبار کی خدمت میں بامید تبادلہ و بغرض ریویو [illegible] ارسال ہوتا ہے

۴۔ جن صاحبان کی خدمت میں بلا درخواست خریداری آنکے موصول واپس [illegible] تو دستخط جناب کی خدمت میں تذکرین گر خریداری و غیر خریداری اپنی سے اڈیٹر کو [illegible] اطلاع [illegible] یہ رسالہ اُن کی خدمت میں ہمیشہ روانہ ہوگا اور وہ حضرات خریدار مستقل خیال کئے جاوینگے اور ادائے قیمت کے ذمہ دار رہینگے۔

۵۔ جن صاحبوں سے نہ قیمت اندر سہ ماہ وصول ہوگی وہ بعد پیشگی خیال کیا ویگی اور [illegible] سہ ماہ مابعد

۶۔ جن صاحبوں کو پچھلے رسالے خریدنے منظور ہوں فی رسالہ چار آنہ مع محصول ڈاک [illegible] اڈیٹر کے بھیجکر خرید کر سکتے ہیں۔

۷۔ خط کتابت متعلق رسالہ ہذا اور جواب طلب خطوط کے لئے جوابی کارڈ صرف بنام اڈیٹر [illegible] چاہئے آنا چاہئے۔

نیازمند

مرزا باقر حسین - اڈیٹر و منیجر رسالہ نیاز مند - [illegible]

المشرح

علم مقناطیس حیوانی وروحانی کے وہ مخالف جو ظاہری معقول دلیلون سے اس علم کا بطلان ثابت کرنے کے لیے پورے مستعد نظر آتے ہین اُن شکست نصیبون کی بیجا یورشین روکنے کے لیے تدریجی مہینہ کا واجب العرض کافی ہی۔

ہم اس بات پر یقین حاصل کر چکے ہین کہ بعض صاحبانِ علم وفضل اُس رسالہ کو دیکھکر یہ خیال کرینگے کہ علم مذکور وہ علم ہی جسکی تصدیق صرف تجربہ سے ممکن ہی لہذا اس علم کو صرف وہ ہی صاحبانِ علم صحیح مان سکتے ہین جنھون نے اپنے تجربہ سے صداقت اور شہادت حاصل کرلی ہو ساتھ ہی اسکے ان حضرات کو یہ خیال بھی ضرور دامنگیر ہوگا کہ علم مذکور براہین عقلی سے خلاف واقع ثابت ہوتا ہی۔

اسمین شک نہین کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا ثابت ہونا خاصکر تجربہ پر موقوف ہی اسکے معنی یہ نہین ہین کہ علم مذکور کا ثابت ہونا صرف تجربہ پر محدود اور منحصر ہی۔

آپ یہ خیال نہ کرین کہ جو دلائل عقلی اس علم کے بطلان پر اسوقت تک بیان کی گئی ہین اُن کا جواب عاملانِ علم کے حیطۂ امکان سے باہر ہی۔

- ہم اس موقع پر کوئی عقلی دلیل جو ہمارے اثبات دعویٰ کے لیے بہمہ وجوہ کافی ووافی ہو بیان کرنا اس سے زیادہ مؤثر اور مفید نہین سمجھتے کہ علم میسمرزم کے قواعد ایسے آسان اور ہر طرح قابل تجربہ بیان کیے گئے ہین کہ ہر ایک شخص جب چاہے اُن قواعد کو سیکھکر اور اس علم کی جملہ ضروری شرائط کی احتیاط حاصل کرنیکے بعد عند التجربہ معلوم کرسکتا ہی کہ جو اعتراض آج کی تاریخ تک اس علم کے متعلق کیے گئے ہین وہ درحقیقت محض بے بنیاد ہین

ہم اس رسالہ مین صرف یہ ظاہر کیے دیتے ہین کہ اربابِ علم وفضل نے جو جرح کے سوال کیے ہین اور اُن سے ثابت کیا ہی کہ علم مذکور ہرگز صحیح نہین یا لایق قدردانی نہین اُنسے علم مذکور کا بطلان وغیرہ ثابت نہین ہوتا بلکہ اُنکے اعتراض اگر مان لیے جاوین تو قانونِ قدرت کی صریح مخالفت لازم آتی ہی یا ایک طرح کی حماقت سامنے نظر آتی ہی

ہم سچے دل سے کہتے ہین کہ اگر علمِ مذکور تجربہ سے ثابت نہ ہو یا اسکے حقایق قانون قدرت کے موافق نہون یا اربابِ علم وفضل اعتراض تسلیم کرنیکے سبب قانونِ قدرت کی مخالفت لازم نہ آتی ہو تو اُسوقت علمِ مذکور کو خلاف واقع اور غیر صحیح مان لینے مین ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا۔

دنیا مین دستور ہی کہ جب مدعی اپنا دعویٰ عدالت کے روبرو ثابت نہین کرسکتا تو اُسوقت فریق ثانی ہر طرح سچا خیال کیا جاتا ہی۔

کیا آپ اُسوقت بھی ہمکو صادق القول نہ جانینگے جبکہ ہم قانونِ قدرت سے چیف جسٹس کے آگے اپنے مخالف کا کوئی ایرادِ پایۂ ثبوت تک نہ پہونچنے دین۔

پہلا اعتراض۔ عاملانِ علمِ مقناطیسِ حیوانی و روحانی علم مذکور کو جس عظمت اور وقعت کے ساتھ عموماً بیان کیا کرتے ہین وہ ہرگز قابلِ اعتبار نہین بلکہ صریح غیر ممکن ہی۔

جواب۔ جو امر ثبوت طلب ہو اُسکو بلا ثبوت پہلے سے مسلم مان لینا کسی علم کی بے اعتباری ثابت کرنیکے لئے اگر کافی وجہ ہوسکتی ہو تو اس علم کو تجربہ سے پہلے ناقابلِ اعتبار سمجھ لینا چندان نامناسب ہوگا کسی امر کا امکان یا امتناع تجربہ سے پہلے معلوم نہین ہوسکتا آپ کہہ سکتے ہین کہ دس اور پانچ پندرہ سے کم یا زیادہ نہین ہوسکتے کیا وہ بھی کہہ سکتا ہی جو کسی شی کو پندرہ مرتبہ شمار نہین کرسکتا کیا دنیا مین کوئی بشر ایسا بھی ہی جو اُقلیدس جاننے سے پہلے یہ کہہ سکے کہ تین زاویہ ایک مثلث کے دو قائمہ سے کم یا زیادہ نہین ہوسکتے کیا کوئی شخص علمِ کیمیا جاننے سے پہلے کہہ سکتا ہی کہ دو جسم بغیر کشش اتصال مل نہین سکتے اور نہ بنا انفصال کے جدا ہوسکتے ہین۔

دوسرا اعتراض۔ عاملانِ علم سے جب سوال کیا جاتا ہی کہ اگر یہ علم صحیح ہی تو اسکا سببِ وقوع کیا ہی اُسوقت عاملانِ علم کوئی جواب قابلِ اطمینانِ معترض نہین دیتے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ علم لغو و بے بنیاد ہی

جواب۔ قابلِ اطمینان جواب نہ ملنے سے لازم نہین آتا کہ علمِ مذکور بے بنیاد ہو ممکن ہی کہ بعض عامل قابلِ اطمینانِ معترض سببِ وقوع خاصکر اس وجہ سے نہ بیان کرسکین کہ وہ عامل بمقابلہ معترض کے سرمایہ علم کم رکھتے ہون۔ وہ کون بشر ہی جسکو موت کا اقرار نہ ہو۔ مگر موت کا سبب وقوع تاہم ایسا نہین ہی جسکو ہر ایک طبیب حاذق یا لایق ڈاکٹر قابلِ اطمینانِ معترض بیان کرسکے۔

کیا آپ ایسے وقت مین موت سے صریح انکار کرینگے؟ ہرگز نہین۔ یہ ممکن نہین۔

اس اعتراض کو سُنکر ہر ایک شخص یہ خیال کرسکتا ہی کہ معترض صرف اُسی علم کو صحیح جانتا ہی جسکا سببِ وقوع اُسکو معلوم ہی۔ ثانیاً جس شخص کو کوئی امر تحقیق ہو اُسپر فرض ہی کہ وہ سببِ وقوع پہلے تبلا دے اُسوقت اُسکو صحیح جانے۔

اگر یہ بات تسلیم کر لی جاوے کہ معترض صرف اُسی علم کو صحیح جانتا ہی جسکا سببِ وقوع اُسکو معلوم ہی تو ضرور ہی کہ وہ معترض کسی دوسری آفرینش کا آدمی ہوگا جہان قانونِ قدرت نافذ نہین ہی کیونکہ اس دُنیا مین تو قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ جب تک مسبّب پہلے تسلیم نہین کیا جاتا سبب معلوم نہین ہوتا اس قانون کے موافق سبب معلوم کرنے سے پہلے معترض کو علم مذکور صحیح مان لینا پڑیگا

تب سبب معلوم ہوگا فرمائے کوئی دانشمند ایسا بھی ہی جو گردش ارضی معلوم کرنے سے پہلے زمین کی گردش کا سبب واقعی پہلے سے جانتا ہو آپ کہہ سکتے ہین کہ جب دو سخت جسم آپس مین رگڑتے ہین تو آگ پیدا ہو جاتی ہی لیکن کوئی آدمی ایسا بھی ہی جو اس بات کے جاننے سے پہلے دو سخت جسم کے رگڑ کھا کر آگ دینے کا سبب جان سکے ؟

رہا یہ امر کہ جبکو کوئی بات تحقیق ہو اُسپر فرض ہی کہ پہلے سبب وقوع بتلا دے بعد اسکے صحیح جاننے اس بات کو ہم اُسوقت تسلیم کر سکتے ہین جبکہ سبب وقوع کسی فعل کا بتلا نا ممکن ہو

یہ ثابت کرنا کہ ہر ایک فعل کا آخری اور واقعی سبب صرف قانون قدرت ہی ہی - بہت ہی کچھ آسان ہے اسکی کیا وجہ ہی کہ کونائن بخار کے لئے اس وجہ سے بڑی منظیر دوا خیال کی گئی ہی کہ اُسکی تاثیر کے لئے عمر یا مزاج کی قید نہین اور سنکھیا اس وجہ سے سم قاتل خیال کیا جاتا ہی کہ وہ جملہ جاندارون کے لئے یقیناً زہر قاتل ہی

کیا آپ تسلیم نہ کرینگے کہ کونائن کا مفید ہونا اور سنکھیا کا زہر قاتل ہونا ان دونون کا سبب آخری اور واقعی صرف قانون قدرت ہی -

اگر علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا سبب وقوع قانون قدرت بیان کیا جاوے تو آپ اسکو کوئی انوکھی بات نہ خیال کرین

تیسرا اعتراض - جملہ عاملان علم مقناطیس حیوانی و روحانی کہتے ہین کہ علم مذکورہ علم ہی جسکے ذریعہ سے معمولان کے حواس عشرہ محض معطل کردئے جاتے ہین - اگر معطل ہونا حواس عشرہ کا تسلیم کر لیا جاوے تو کچھ وقت کے لئے فناء ہونا روح کا تسلیم کرنا پڑیگا - چونکہ روح کا فناء ہونا کچھ وقت کے لئے بھی غیر ممکن ہی لہذا ثابت ہوتا ہی کہ درحقیقت علم مذکور ہی غلط ہوگا -

جواب - اس اعتراض کے جواب دینے سے پہلے مناسب ہی کہ فناء کی وہ دو قسمین بیان کیجاوین جن کو معترض بھی تسلیم کر سکتا ہی

قسم اوّل - فناء حقیقی - یعنی کسی شی کا اس طرح پر دنیا سے نیست اور نا پیدا ہو جانا کہ کسی قدرتی قاعدہ سے بھی پھر پیدا نہ ہو سکے -

کیا آپ یہ خیال کرتے ہین کہ تعطل حواس عشرہ سے عاملان علم کی غرض یہ ہی ہی ؟ اگر کوئی نادان اور ناتجربہ کار عامل یہ خیال کرلے تو عجب نہین مگر آپ اسوجہ سے اس علم کو بے بنیاد نہ جانئے

قسم دوم - فناء نوعی - آپ تسلیم کر سکتے ہین کہ قانون قدرت نے کوئی شی ایسی پیدا نہین کی

جسکو کسی وقت مین فنا نوعی نہ ہو۔ مختصر یہ ہی کہ تعطل حواس عشرہ سے روح کا فنا ہونا لازم نہین آتا
اگر کچھ ثابت ہوتا ہی تو صرف یہ ہی کہ تعطل حواس عشرہ سے روح کو کچھ وقت کے لئے فنا نوعی حاصل ہوتی ہی
ہم خود کہتے ہین کہ جب تعطل حواس عشرہ ہوتا ہی تو معمول دوسری زندگی مین داخل ہوتا ہی
لیکن اُسکا تعلق پہلی زندگی سے بھی فی الجملہ قائم رہتا ہی۔

قطع نظر اِسکے اگر ہم حواس عشرہ کا محض معطل ہونا تسلیم کرین تو آپ یہ اعتراض کرسکتے ہین۔
جو لوگ اس علم مین پورے مشاق ہین یا جو حضرات اپنی ذات پر بھی اس علم کے آثار پیدا کیا کرتے ہین
وہ تو یہ فرماتے ہین کہ خواب مقناطیسی مین حواس عشرہ ہرگز معطل نہین ہوتے یعنی اُس حالت مین بھی
حواس عشرہ اپنا اپنا فرض منصبی مگر بہت کچھ کمی کے ساتھ ادا کیا کرتے ہین۔ البتہ حضرت نفس ناطقہ جنکو
حواس عشرہ کی رپورٹ سننے سے ایک منٹ کی بھی فرصت نہین ملتی۔ خواب مقناطیس مین اِدہر سے
دو چار گھنٹہ فرصت پاکر آزادی کے ساتھ دوسری دنیا کے لوگون سے اپنا دل بہلاتے ہین

چوتھا اعتراض۔ اگر علم مقناطیس حیوانی وروحانی صحیح ہی تو لازم آتا ہی کہ معمولان علم ایک
وقت خاص مین علم کل رکھتے ہین چونکہ یہ بات صریح ناممکن ہی لہذا یہ علم ضرور غیر ممکن ہوگا۔

جواب۔ ایک وقت خاص مین کسی معمول کو علم کل نہین ہوتا ہمنے اس گیارہ سال کے اندر بعض
معمولان علم ایسے دیکھے ہین جن سے بعض علمی مسائل دریافت کئے گئے اور وہ متعدد کیفیتون مین
اپنی ناواقفیت کا اقرار کرتے رہے

ثانیاً علم کل کا حاصل ہونا تو شاید آپکے نزدیک اسوجہ سے غیر ممکن ہو کہ ہمنے آپنے اسوقت تک
کوئی بشر ایسا نہین دیکھا جسکو علم کل حاصل ہو مگر اسمین شک نہین کہ علم کل کا نمایان ہونا ایک شخص مین
اور ایک ہی وقت مین زیادہ تر غیر ممکن ہی

مجھکو ہرطرح یقین ہی کہ دنیا مین کوئی عامل علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا ایسا مفقود الحواس
یا پاگل نہین ہی جو یقین کرتا ہو کہ علم مذکور کی تاثیر سے معمول پر جملہ علوم ایک ہی وقت مین نمایان
ہوجاتے ہین۔

پانچوان اعتراض۔ علم مقناطیس حیوانی وروحانی ایک جادو ہی۔

جواب۔ اس بات کو تو ہم تسلیم کرسکتے ہین کہ علم مذکور کے ذریعہ سے جادو ٹونہ جنتر منتر
گنڈا تعویذ فلیتہ وغیرہ وغیرہ کی حقیقت اچھی طرح معلوم ہوسکتی ہی
مگر آپ یہ فرمائیے کہ کیا جادو سے غرض یہ ہی کہ علم مذکور سے خلاف قانون قدرت آثار نمایان ہوتے ہین

علم مذکور اس جرم جادو سے محض بیگناہ ہی خواب مقناطیس حیوانی و روحانی کبھی کبھی ہر ایک شخص پر بلا علم و ارادہ اُسکے خودبخود پیدا ہوجاتا ہی دُنیا مین فیصدی نوشٹے آدمی ایسے نکلین گے جو اپنے معمولی خواب مین گذشتہ اور آئیندہ واقعات سے آگاہی پاچکے ہین۔ جب کسی بات کی کُرید ہو جسکی وجہ سے دن کی بھوک اور رات کی نیند جاتی رہے تو کبھی ایسا ہوتا ہی کہ نا اُمید خواستگار اسی معمولی خواب مین اُس بات کا جواب خاطر خواہ اور مطابق واقع پالیتے ہین۔

کیا یہ طلسم قدرت کوئی ہمارا آپ کا جادو ہی جو بناکئے دھرے ہر شخص پر خواہ مخواہ اپنا قدرتی اثر دکھاکر علم مقناطیس حیوانی و روحانی کو جرم جادو سے رہا کردیتا ہی

کیا جادو سے آپکی غرض یہ ہی کہ عاملان علم مذکور کسی دیبی دیوتا بھوت چڑیل مسان جن فرشتون کی مدد سے ایسا اثر نمایان کیا کرتے ہین۔ اس گیارہ برس کے اندر کبھی کبھی ایسے بزرگ بھی ہمارے معمول ہوئے ہین جو اپنے اپنے مذہبی عقائد اور ارکان کے اعتبار سے ہر طرح صالحین کے زمرہ مین داخل ہین جو اسی خیال کی بنا پر کیفیت خواب طاری ہونے تک چُپکے چُپکے لاحول بھی پڑھتے رہے اس غرض سے کہ مسلمانون کی مذہبی تعلیم کے موافق لاحول شیاطین کے دور و دفع کرنے کے لئے مجرب طریقہ ہی

ہم نے ہمیشہ یہ بھی دیکھا کہ اِن لوگون پر بھی کیفیت خواب مقناطیس اسی طرح پر واقع ہوگئی جس طرح سے سادہ لوگون پر واقع ہوتی ہی

اِن لوگون کو جب ثابت ہوا کہ اُنکا خیال تجربہ کے مقابلہ مین محض لغو اور ہیچ نکلا تو بلا جبر و اکراہ آج کی گھڑی تک تسلیم کئے ہوئے ہین کہ علم مذکور مین شیاطین وغیرہ کو مطلق دخل نہین۔

ثانیاً اثناے تجربہ مین ہمکو یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض معمولان علم نے صرف اپنی شہزور تلقین سے اُن مریضون کو صحیح الاجسام کردیا جو سمجھے ہوئے تھے کہ اُن پر شیاطین یا اجنّہ کا تصرّف ہی

یہ عجیب خباثت ہین جو ہمارا آپکا دل خوش رکھنے کے لئے اپنی قوم کی دل آزاری پسند کرتے ہین

اگر ہم آپ کے کہنے سے تسلیم کرلین کہ صرف خباثت وغیرہم کی مدد سے ایسے آثار نمایان ہوتے ہین تو آپ کو ضرور ماننا پڑیگا کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی وہ زبردست علم ہی جسکی تاثیر نہ صرف انسان پر بلکہ دیبی دیوتا جن بھوت وغیرہم پر بھی اس طرح ہوتی ہی کہ وہ کان تک نہین ہلا سکتے

کیا اب بھی آپ کو اس علم کی صحت مین کلام ہی ؟

چھٹا اعتراض۔ اگر علم مذکور صحیح ہوتا تو اس زمانہ کے لایق ڈاکٹر مخالف نہ ہوتے

جواب۔ اِس زمانہ مین وہ کونسے ڈاکٹر ہین جن کو نفس میسمرزم مین جائے گفت ہو۔ وہ خود مقر ہین کہ کلوری فورم کے ظاہر ہونے سے پہلے ناکارہ اُستخوان کی قطع بُرید کے واسطے صرف علم میسمرزم سے مریض بیہوش کئے جاتے تھے وہ خود مقر ہین کہ اگر کلوری فورم آج دنیا سے معدوم ہو جاوے تو پھر علم میسمرزم سے بڑھکر دوسرا طریقہ دنیا مین موجود نہ ملیگا

البتہ علم میسمرزم کے آثار ڈاکٹر تسلیم نہین کرتے سو یہ بات اُس وقت قابل تسلیم ہو سکتی ہے جبکہ کوئی ڈاکٹر اِس علم کا تجربہ کار ہو کر مخالف ہو

آپ آسانی سے بعض ڈاکٹر تلاش کر سکتے ہین جو علم میسمرزم کے ماننے والے ہین۔

قطع نظر اِسکے اس اعتراض سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم ڈاکٹری ایسا زبردست اور محیط علم ہے جسکے ذریعہ سے ہر ایک علم کی صحت معلوم ہوتی ہے۔ اگر علم ڈاکٹری کی یہ تعریف۔ واقعی تعریف قرار پاسکے تو ڈاکٹرون کی نفس مخالفت ہی علم مقناطیس حیوانی وروحانی کے بطلان پر دلیل ہو سکتی ہے

یہ یاد رہے کہ قانون قدرت کے موافق ہر ایک علم کے جدا جدا قواعد ہین اور اُن کی جانچ پڑتال سے صرف وہ ہی اغراض پوری ہو سکتی ہین جو اُس علم سے متعلق ہین اس قاعدہ کے مطابق ممکن ہی نہین کہ آپ جیولوجی کے قواعد سیکھکر علم نجوم کی اغراض پوری کر لین

اور یہ بھی یاد رہے کہ خود علم ڈاکٹری مین چند امراض ایسے تسلیم کئے گئے ہین جنکا سبب وقوع بلکہ علاج تک معلوم نہین ہے اسی بنا پر ان منصف مزاج ڈاکٹرون نے اُن نامعلوم اسباب اور علاج کے معلوم ہونے کے واسطے عام طور پر ایک عرصہ دراز سے اشتہار دے رکھا ہے

ساتوان اعتراض۔ عاملان علم مذکور جلسۂ عام مین اس علم کا تجربہ کرانے پر رضامند نہین ہوتے اور جو اِسوقت تک رضامند ہوئے وہ جلسۂ عام مین کوئی امر ایسا نمایان نہ کر سکے جس سے اس علم کی صحت مین جائے گفت باقی نہ رہتی اگر یہ علم صحیح ہوتا تو جلسہ عام مین وہ آثار ہمیشہ نمایان ہوتے جن پر عاملان علم کو بھروسہ ہے۔

جواب۔ ممکن ہے کہ بعض عامل جلسہ عام مین مخالفین کو براے العین تجربہ نہ کرا سکین خاصکر اس وجہ سے کہ وہ اِس درجہ مشاق نہ ہون۔ ممکن ہے کہ وہ عامل نرے دروغ گو اور لاف زن ہون ممکن ہے کہ اِس علم کے تجربہ کے لئے خلوت کی ضرورت ہو اور اِسی بنا پر جلسۂ عام مین اس علم کے آثار نمایان نہ ہوئے ہون۔

اگر ہم تسلیم کر لین کہ علم مذکور اس وجہ سے غلط ہی کہ وہ جلسۂ عام مین ہر وقت تجربہ کے صحیح ثابت نہ ہوا تو بھی اس سے یہ ثابت نہ ہوگا کہ علم مذکور خلوت مین بھی صحیح ثابت نہ ہوگا۔

اگر خلوت مین صحیح ثابت ہو تو کیا آپ صحیح نہ مانین گے کیا کسی تجربہ کا خلوت مین صحیح اوترنا صحیح ماننے کے لئے کافی نہین ہی

یہ ایک معمولی بات ہی گو اسکا سبب ہمکو آپکو ہرگز معلوم نہین تاہم اسکے سچ ہونے مین کسی کو کلام نہین کہ امتحان ایسا ہولناک واقعہ ہی کہ بڑے بڑے لایق صاحب علم امتحان مین اتنے نہین نکلتے جتنے کہ وہ امتحان سے پہلے اور امتحان کے بعد پائے جاتے ہین

آپ کہہ سکتے ہین کہ یہ ضرور نہین ہی کہ جو لوگ کسی امتحان مین پاس ہون وہ واقعی لایق بھی اُتنے ہی ہون اور جو بیچارے فیل ہو جاوین وہ ہر طرح فیل ہونے کے لایق ہون

المختصر یہ ضرور نہین کہ جلسۂ عام مین آپ کی مرضی یا فرمایش کے موافق اگر علم مقناطیس حیوانی و روحانی صحیح ثابت ہو تب ہی صحیح ہی ورنہ غلط

آٹھوان اعتراض۔ کیا اگلے زمانہ مین لوگ عقلمند نہ تھے پھر اسکی کیا وجہ ہی کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی صرف اس زمانہ مین معلوم ہوا جسکو تھوڑا عرصہ ہوا ہی؟

جواب۔ قانون قدرت اس طور پر واقع ہی کہ انسان کی دماغی قوتین جسقدر ترقی کرتی جاتی ہین اُسی قدر انسان کی معلومات بھی بڑھتی جاتی ہی۔

جو علوم کہ اس زمانہ مین مروّج ہین کیا وہ تمام و کمال صرف اگلے زمانہ مین اور ایک ہی وقت مین معلوم ہوئے ہین

دُھوین مین لچک ہونا پہلے معلوم تھا پھر کیا وجہ ہی کہ ایک زمانہ مین صرف واٹ صاحب نے اسی لچک کی مخفی قوتون کو سوچ سمجھکر دُخانی کلین ایجاد کین۔

ایک زمانے مین کسی صاحب نے جب کلورائٹ ہوا پر شراب کے ست کا امتحان کیا تو وہ ایک سیّال بنگیا۔

مدّت کے بعد صرف ڈاکٹر سمپسن کو معلوم ہوا کہ یہ سیّال مریض کے ناکارہ اُستخوان کے تراش خراش کے واسطے عکمی اور بے نظیر دوا ہی

اسکی کیا وجہ ہی کہ باروت کا نسخہ صرف روجر بیکن کو معلوم ہوا کیا اُس سے پہلے گندک شورہ کوئلہ موجود نہ تھا یا عقلمند لوگ پیدا نہ ہوئے تھے۔

کیا کلمبس سے پہلے لوگ عقلمند نہ تھے جو امریکہ دریافت کر لیتے ؟
کیا پہلے لوگ اتنے عقلمند نہ تھے کہ آسمان کی بجلی زمین پر اوتار لین پھر کیا وجہ ہی کہ ایک زمانہ مین سب سے پہلے صرف فرنیکلن نے ریشمی پتنگ اوڑا کر بادل کی بجلی زمین پر اوتار لی ؟
کیا نیوٹن سے پہلے دنیا مین اجرام نہ تھے یا کشش نہ تھی ؟
المختصر یہ کوئی دلیل نہین ہی کہ علم میسمرزم قدیم زمانہ مین نہ معلوم ہونیکے سبب باطل ہی
سوا اسکے آپ یہ بھی خیال رکھین کہ علم میسمرزم یعنی علم مقناطیس حیوانی و روحانی کوئی نیا علم نہین آیندہ کے کسی رسالہ مین ثابت کیا جاویگا کہ دنیا مین سب سے پہلے علم مقناطیس حیوانی و روحانی ہی ظاہر ہوا ہی

نوان اعتراض۔ عاملان علم فرماتے ہین کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی وہ علم ہی جسکے ذریعہ سے معمول کا نفس ناطقہ کچھ وقت کے لئے حواس عشرہ کی رپورٹ سُننے سے بیخبر کر دیا جاتا ہی۔ اور غرض اس علم سے یہ ہی کہ گذشتہ موجودہ اور آیندہ واقعات معلوم کئے جائین اور یہ بھی فرماتے ہین کہ ایسی حالت پیدا کرنے کے لئے کرسٹل کی ضرورت ہی جو ایک معدنی چیز ہی۔ اگر یہ سچ ہی تو کرسٹل ایک ایسی معدنی شئی ہو گی جسکا اثر نفس ناطقہ پر اس درجہ موثر ہو جو قرین قیاس نہین ہو سکتا ہی

جواب۔ جو عامل کہ کرسٹل کی اس درجہ ضرورت خیال کئے ہوئے ہین وہ ہمارے نزدیک ہرگز مشاق نہین ہین۔ ہمارے پاس اس وقت تک کرسٹل نہین ہی مگر تاہم بہت آسانی سے ہم معلوم کرا سکتے ہین کہ اس درمیان مین ہمنے سیکڑون لوگون پر علم مقناطیس حیوانی و روحانی کا تجربہ بلا کرسٹل کیا ہی۔ آپ خود بھی قواعد علم سیکھکر بلا کرسٹل کے ہمیشہ خواب مقناطیسی پیدا کر سکتے ہین البتہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ کرسٹل کی بعض وقت کسی کسی خاص اثر کے نمایان کرنیکے لئے ایک معمولی ضرورت ہوا کرتی ہی
تاہم آپ نے یہ کس طرح جان لیا کہ کرسٹل ضرور ہونے کے سبب علم مقناطیس حیوانی و روحانی غلط قرار پاتا ہی
ممکن ہی کہ خواب مقناطیسی پیدا کرنے کے لئے کرسٹل کی ضرورت ہو اور علم مذکور بھی صحیح اور واقعی علم ہو
انگریزی دوربینون سے مقامات بعیدہ کے واقعات اور اونکی قدرتی صورت شکل صاف

نظر آتی ہی کیا آپ یہ خیال کر سکتے ہین کہ دیکھنے والون کی نظر صحیح نہین ہی یا مقامات بعیدہ کے واقعات وغیرہ محض طلسمی ہوتے ہین۔

آپ ضرور کہین گے کہ قدرتی نظر کی قوت موجودہ بڑہانے کے لئے دوربین ایک بینظیر اور بے مثل آلہ ہی

فرنگ کے دانشمند فرماتے ہین کہ جو ستارہ زمین سے بہ نسبت اَور ستارون کے بہت قریب ہی اُسکی روشنی زمین پر تین برس مین آتی ہی اور روشنی کی رفتار کی نسبت کہتے ہین کہ وہ ایک سیکنڈ مین ۹ لاکھ دس ہزار میل چلتی ہی۔ روشنی کی اس مسلمہ رفتار سے آپ اُس ستارہ کی دوری معلوم کر سکتے ہین

سورج زمین سے ۹ کروڑ دس لاکھ میل دور ہی اس بات کی آنکھ پر دوربین لگا کر دیکھئے تو سورج پر کالے کالے داغ نظر آتے ہین جو سورج کے ساتھ گھومتے ہین جو گھوم کر غائب ہوجاتے ہین اور ۲۵ دن کے بعد پھر نظر آتے ہین۔

چاند جو زمین سے بہت نزدیک ہی تاہم ۲ لاکھ پچاس ہزار میل دور ہی دوربین لگا کر دیکھنے سے اسکی سطح پہاڑ اور کھاڑیون سے بھری ہوئی نظر آتی ہی اور صاف دکھائی دیتا ہی کہ اُس مین جوالا مکھی پہاڑ ہین۔

زحل جو دو ستارون کے سوا اَور ستارون کی بہ نسبت بہت دور اور سورج سے ۸۷ کروڑ ۲۰ لاکھ میل دوری پر واقع ہی اوسکو بھی دوربین سے اگر دیکھئے تو یہ ہی ماتھے کی آنکھین دیکھ سکتی ہین کہ وہ اپنی کیلی پر ساڑھے دس دن مین گھومتا ہی۔ اسمین بادل معلوم ہوتا ہی۔ اسکے آٹھ چاند ہین اور چارون طرف انگوٹھی کی سی شکلین دکھائی دیتی ہین۔

اب آپکو معلوم ہوا کہ دوربین سے ایک وقت خاص تک اِس معمولی نظر کی قوت کسقدر بڑھجاتی ہی۔ گو یہ ہیچ نہین ہی تاہم آپکے اعتراض کا جواب ہو سکتا ہی کہ اگر کرسٹل بیئے کی آنکھون کی معمولی قوت بڑہانے کے لئے کوئی آلہ ہو تو چندان تعجب نہین ہی

انگلستان کے اگلے عقلمند بھی دوربین کی قدرتی قوت کے منکر ہوئے مگر اب انگلستان مین اُسکے جملہ مخالفین خاک مین سوتے نظر آتے ہین۔

یہ دلچسپ حکایت ذرا اَور سُن لیجئے یوروپ کا ایک بڑا منجم جسکا نام گیلیلیو تھا اُس نے ایک بڑی دوربین تیار کرکے اپنے زمانہ کے فضلا سے درخواست کی کہ آپ دیکھین اس دوربین کو

انکا کردیکھنے سے مشتری کے گرد چار چاند نظر آتے ہین اُن دانشمندون نے صریح انکار کیا اور اُس بیچارے کو دروغ گو جانا جسکو آج کی تاریخ تمام یوروپ لایق منجمین کے زمرہ مین خیال کئے ہوے ہین۔

دسوان اعتراض - علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا اثر صرف بچون پر یا عورتون پر ہو کرتا ہی چونکہ آپ سے لوگون کی گواہی قابل اعتبار نہین ہوسکتی لہذا یہ علم ضرور بے بنیاد ہی

جواب - اگر علم مقناطیس حیوانی وروحانی کی تاثیر بچون پر یا عورتون پر مؤثر ہوتی ہی تو نہ صرف کمزور جوانون پر بلکہ پل شل پہلوانون پر بھی ضرور موثر ہو گی یہ ممکن ہی کہ جسوقت زبردست جوانون پر تاثیر کا پہونچانا منظور ہو تو ہم اُس علم کے اُن بعض قواعد کی بھی احتیاط کرین جو بچون اور عورتون پر تاثیر بہم پہونچانیکے لئے چندان ضرور نہین ہین۔

ثانیاً اگر ہم اِس بات کو تسلیم کر لین کہ علم مذکور کی تاثیر صرف بچون پر یا عورتون پر محدود ہی تو ضرور ماننا پڑیگا کہ قانونِ قدرت نے جملہ علوم یا بعض علم ایسے ظاہر کئے ہین جنکی تاثیر صرف اُنھین پر محدود ہی جو قابلِ اعتبار اور شہادت نہین ہین۔

ثالثاً یہ اعتراض اُس وقت قابل اعتبار ہوسکتا ہی جبکہ عاملانِ علم مذکور کی تاثیر بچون اور عورتون پر ہمیشہ موثر ہو ہم نے اِس گیارہ سال کے اندر بسا اوقات یہ تجربہ کیا کہ کبھی کبھی بچون اور عورتون پر خواب مقناطیسی پیدا کرنے کے لئے چند مرتبہ سخت کوشش کی تاہم اُن پر ادنیٰ درجہ کی حالت بھی پیدا نہ ہوئی برخلاف اِسکے جوانون پر اِس علم کی تاثیر اس قدر جلد موثر ہوئی کہ اِس سے پہلے ہم کو یقین نہ تھا۔

رابعاً - کیا کسی خاص دوا کی تاثیر اِس وجہ سے قابلِ اعتبار نہین ہوسکتی کہ وہ دوا سرد صرف بچون پر یا عورتون پر استعمال کی گئی ہی ؟

اِس اعتراض کا ہر طرح بے اعتبار ہونا خاصکر اسوجہ سے بہت ہی کچھ قرین عقل ہی کہ علم میسمرزم کے قواعد سیکھکر عاملانِ علم مقناطیس حیوانی وروحانی اپنی ذات پر بھی وہ ہی آثار نمایان کر سکتے ہین جو اَورون پر پیدا کرنا ممکن ہین

گیارہوان اعتراض - علم مقناطیس حیوانی وروحانی کے بعض آثار کا پیدا ہونا تو قرین قیاس ہی مگر اعلیٰ درجہ کی حالت یا کیفیت کا پیدا ہونا صریح غیر ممکن ہی

جواب - اِس اعتراض کا لغو و لچر ہونا یون ہی ظاہر ہی کہ اعلیٰ درجہ کی حالت یا کیفیت کے

امتناع پر کوئی برہان نہین ہی

ثانیاً یہ بات لایق لحاظ ہی کہ معترض کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ علم میسمرزم کے بعض آثار قرین قیاس ہین

ثالثاً - اگر بعض آثار علم مذکور قرین قیاس ہین تو اُس علم کے اعلیٰ آثار بھی غیر ممکن نہونگے کیونکہ قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ اگر ہم کسی علم سے کوئی خفیف اثر پیدا کر سکتے ہین تو اُس علم مین زیادہ ترقی حاصل کرکے اُس علم کی جملہ تاثیرین ضرور نمایان کر سکتے ہین

رابعاً - یہ اعتراض اُس وقت قابل تسلیم ہو سکتا ہی جبکہ معترض اس بات کو تسلیم کرلے کہ اُسکا قیاس کبھی خطا نہین کرتا۔

بارہوان اعتراض - علم مقناطیس حیوانی و روحانی اگر صحیح مان لیا جاوے تو اسمین شک نہین کہ یہ علم اغراض نفسانی کا پورا کرنے والا ہی گذرے مہینے کا رسالہ اپنی زبان حال سے خود شہادت دے رہا ہی کہ رومی شریفون کی بہو بیٹی پر یہ حالت طاری کرنے کے بعد ناشایستہ اور نامناسب حرکات کے مرتکب ہوتے تھے بلکہ بعض بدنفس بوجاری اپنے معمولانِ عمل کے وسیلہ دشمنون سے انتقام لیتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہی کہ علم مذکور انسان کو ترقی دینے والا علم نہین ہی

جواب - اِس اعتراض سے اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی سے صرف وہی اغراض پورے ہو سکتے ہین جو اغراض کہ رومی پورے کیا کرتے تھے تو البتہ مان لیا جا سکتا ہی کہ علم مذکور انسان کو ترقی دینے والا علم نہین ہی

اُسی رسالہ کے تیسرے صفحہ مین لکھا ہی کہ شارع اسلام کا وصی جس نے خاص خاص مسلمانون کو یہ علم تعلیم کرایا وہ اور اُس کے شاگرد خُبثِ نفس یا بدنیتی کو ذرا بھی دخل نہین دیتے تھے۔

قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ جو علم نیکی مین استعمال کیا جا سکتا ہی وہ بُرائی مین بھی استعمال ہو سکتا ہی کیا کوئی لایق ڈاکٹر جو مریض الاجسام کو صحیح الاجسام کر سکتا ہے وہ ذرا سے ایر پھیر اور تشخیص و تجویز سے اُن مریض الاجسام کو درجہ ہلاکت اور شہادت تک نہین پہونچا سکتا؟

تیرہوان اعتراض - عموماً عاملانِ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے خیالات

کفر اور دہریت پر مبنی ہوتے ہین جس سے خیال ہوتا ہی کہ علم مذکور کی یہ ایک قدرتی تاثیر ہی لہذا راست بازون کو اس علم کی طرف ہرگز توجہ نہ کرنا چاہئے۔

جواب۔ کیا علم مذکور کی تعلیم کفر اور دہریت پر مبنی ہی یا علم مذکور کی کوئی قدرتی تاثیر کفر اور دہریت سے ملی جُلی ہی ؟

علم مذکور کی تعلیم کفر اور دہریت پر مبنی ہونا اگر صحیح مان لیا جاوے تو ساتھ ہی اسکے آپ کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ بعض علم ایسے ہین جن کو صرف کافر اور دہریہ ہی حاصل کرسکتے ہین مگر یہ یاد رہے کہ قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ کسی علم کی تعلیم کسی طرز مذہب پر محدود نہین ہے۔

ثانیاً۔ آپ یہ بھی مان لین کہ ہر ایک مُلک کے جملہ کافر اور دہریہ اس علم کے پورے مشتاق نہین تو کسی قدر واقف تو ضرور ہونگے

اگر ہم اس بات کو تسلیم کر لین کہ علم مذکور کی قدرتی تاثیر کفر اور دہریت سے ملی جُلی ہوئی ہی تو آپ کو ضرور تسلیم کرنا پڑیگا کہ دُنیا مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جو علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کو اس طور پر استعمال کرسکے کہ اوسکی قدرتی تاثیر جو معترض کے نزدیک کفر اور دہریت سے ملی جُلی ہی عامل کے دل و دماغ پر خواہ مخواہ اثر نہ ڈال سکے۔ مگر قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ کوئی علم انسان کو کسی بات کے ماننے یا نہ ماننے پر مجبور نہین کرسکتا

چودہوان اعتراض۔ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کوئی بکار آمد علم نہین ہی قطع نظر اسکے اُس کا حاصل کرنا بھی سخت درجہ مشکل ہی۔ عاملانِ علم خود مقر ہین کہ اس علم مین جان تک کا خطرہ ہی ان دو معقول وجوہات کے سبب یہ علم اس لایق نہین ہوسکتا کہ صاحبانِ علم و فضل اسکی طرف توجہ کرین۔

جواب۔ ممکن ہی کہ علم مذکور اس وقت بکار آمد علم نہ ہو اور آیندہ یہی علم بہت سے علمی مسائل او مضامین کی بنیاد قرار پاوے

قدیم زمانہ مین کسی شخص کو صرف یہ معلوم ہوا تھا کہ اگر کوئی برقی موج کسی تار پر دوان ہوکر رُک جاوے تو تار مین متوازیت پیدا ہوتی ہی یا سوزنِ مقناطیسی پر اثر کرتی اب اُسی قاعدہ کی بنا پر بڑے بڑے زبردست مقناطیس بنائے جاتے ہین اور

جو تمام خلایق کے لئے نہایت بکار آمد شئی ہے اُس کی اصل حقیقت یہ ہی قاعدہ ہی جو ابتدائے زمانہ مین ایک چھوٹی سی بات تھی

قطع نظر اِسکے لازم آتا ہی کہ قدرت نے بعض علوم ایسے پیدا کئے ہین جو ہمارے آپ کے لئے بکار آمد نہین ہین۔

قانونِ قدرت اس طور پر واقع ہی کہ کوئی علم چاہے کتنا ہی مشکل کیون نہ ہو جب متواتر تجربہ کئے جاوین گے ضرور آسان ہو جاوے گا اگر یہ علم مشکل ہی تو صرف اسی وجہ سے کہ ہمارے زمانہ کے اکثر صاحبانِ علم و فضل ادہر توجہ نہین کرتے۔

پندرہوان اعتراض۔ اِس کی کیا وجہ ہی کہ اِس زمانہ کے اکثر صاحبانِ علم وفضل اس علم کی طرف توجہ نہین کرتے

جواب۔ اس اعتراض کا جواب ہم پر واجب نہین اِس کی وجہ تو یہ ہی حضرات جانین۔ لیکن چونکہ بلا تعصب مذہب و رعایت قوم آزادی کے ساتھ پبلک کو سچی تحقیقات سے مطلع کرنا ہمارا فرض منصبی ہی لہذا ہم مختصر طور پر اسکا بھی جواب دیتے ہین

اکثر صاحبانِ علم تو اِس علم سے واقف ہی نہین وہ کیا توجہ کرین بعض صاحبانِ علم غلط سمجھے ہوئے ہین خاصکر اِس وجہ سے کہ کسی مشاق تجربہ کار نے اُن کی ظاہری معقول دلیلون کا جواب قابل اطمینان نہین دیا یا اُن کو کسی تجربہ کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا

سوائے اِسکے بعض آدمی اِسی سلسلہ مین ایسے بھی نظر آتے ہین جو رومیون کی طرح زر دوست اور دنیا پرست ہین یہ ظاہر ہی کہ جسکے خیالات ایسے نکمے ہون وہ ہر شخص کے سامنے اس علم کی صحت کا کب اقرار کریگا کیونکہ اُسکا اسمین نقصان ہی۔

پندرہ نومبر ۱۸۹۰ء کو اِس مضمون پر یہ رسالہ شائع ہوگا

علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا معلم اوّل کون ہوا ؟

سب سے پہلے کس ملک مین ظاہر ہوا اور اُنھون نے کس طور پر استعمال کیا ؟

قدیم مقدسون کا اِس علم کی نسبت کیا خیال تھا ؟

قدیم زمانہ مین یوگ کے عام قواعد کیا تھے ؟

نیازمند

مرزا باقر حسین

सार बड़े २ श्रेष्ठ मक़नातीस बनाये जाते हैं और तारबर्क़ी जो प्रजा के लिये अति लाभकारी है उस की मूल कारण यही रीति है जो पूर्व काल में एक छोटी सी बात थी।

इस से संभव होता है कि क़ानून क़ुदरत ने बहुत सी विद्या ऐसी उत्पन्न कीं जो हमारे आप के लिये लाभकारी नहीं हैं।

क़ानूनक़ुदरत इस प्रकार नियत है कि कोई विद्या चाहे कितनी ही कठिन हो परन्तु जब उत्तरोत्तर परीक्षा की जायगी तो अवश्य सुगम हो जायगी यह विद्या इस कारण कठिन दिखाई देती है कि वर्त्तमान काल के विद्वानों ने इसकी ओर दृष्टि नहीं दी॥

१५ शंका- क्या कारण है कि वर्त्तमान काल के विद्वान इस विद्या की ओर दृष्टि नहीं देते-

उत्तर- इस शंका का उत्तर हम से संबंध नहीं रखता इस का कारण वेही महाशय जानें परन्तु बिना पक्षपात मत और जाति के निर्द्वंदता पूर्वक जगत को सत्य व्यवस्था से सूचित करना हमारा कर्त्तव्य कार्य है इस कारण संक्षेपता से इस का भी उत्तर देते हैं।

बहुधा विद्वान तो इस विद्या से सूचित नहीं वे क्या दृष्टि दें और बहुत से मिथ्या जान रहे हैं इस का कारण यह है कि किसी अच्छे परीक्षत ने उनकी तर्कों को अतर्क नहीं किया अथवा उन्हों ने कभी परीक्षा नहीं की॥

अत एव इसी श्रेणी में ऐसे भी मनुष्य देखे गये हैं जो संसार में प्रपंची और धन से प्रीति रखते हैं जैसे कि रम्मी- यह विदित है जिनके विचार ऐसे दुष्ट हैं वे प्रतिमनुष्य के निकट इस विद्या की सत्यता क्यों कहेंगे क्योंकि इसमें तो उनकी हानि है॥

---

१५ नोम्बर सन् १८९० ई० के रिसाले में जीवाकर्षण विद्या का प्रथम ही ज्ञात होना प्रकाशित होगा।

प्रथम ही प्रथम किस देश में प्रगट हुआ और उन्हों ने कैसे बर्ताव किया

प्राचीन विद्वानों का इस विद्या की ओर कैसा विचार था।

प्राचीन काल में योग की रीति क्या थी।

नियाज़मन्द
मिर्ज़ा बाक़र हुसेन

रोगियों को मृत्यु प्राय: नहीं कर सक्ता ॥

१३ शंका - अमूमन योगियों के विचार नास्तिकता और हठ की जड़ हैं जिससे पाया जाता है कि उक्त विद्या का दैवी गुण है इसकारण दृढ़धर्मेच्छियों को इस विद्या की ओर कभी दृष्टि न करनी चाहिये ॥

उत्तर - क्या उक्त विद्या की शिक्षा नास्तिकता और हठ की जड़ है वा उक्त विद्या का दैवी गुण नास्तिकता और हट से मिश्रित है।

उक्ति विद्या की शिक्षा नास्तिकता और हट की जड़ यदि सत्य मान लीजावे तो इसके साथ आप को यह भी मानना पड़ेगा कि बहुतेरी विद्या ऐसी हैं जिनको केवल नास्तिक और हठी सीख सक्ते हैं परंतु इसका स्मर्ण रहे कि क़ानून कुदरत इस प्रकार है कि किसी विद्या की शिक्षा किसी मत के नियम पर नहीं है ॥

द्वितिय आप यह भी मान लें कि प्रतिदेश के सब नास्तिक और हठी इस विद्या के पूरे अभ्यासक नहीं तो किसी प्रकार जानकार तो अवश्य होंगे यदि हम इस बात को मान लें कि उक्त विद्या के दैवी गुण नास्तिकता और हट से मिश्रित हैं तो आप को अवश्य मानना पड़ेगा कि जगत में कोई ऐसा मनुष्य नहीं है जो जीवाकर्षण विद्या को इस प्रकार बर्ते कि उसके दैवी गुण बादी की पक्ष में नास्तिकता और हट से मिश्रित न हो योगी के हृदय में गुण का प्रकाश न कर सके - परन्तु क़ानूनकुदरत इस प्रकार है कि कोई विद्या मनुष्य को किसी बिषय मानने न मानने से रोक नहीं सक्ती ॥

१४ शंका - जीवाकर्षण विद्या कुछ लाभकारी नहीं है और भी इस का सीखना क्लिष्टतर है योगी स्वीकार करते हैं कि इस विद्या में प्राण नाश का भय है इन दोनों प्रमाणीक कारणों से यह विद्या विद्वानों के योग्य नहीं कि इस की ओर दृष्टि दें।

उत्तर - संभव है कि उक्त विद्या उस समय लाभकारी न हो और आगे यही विद्या बहुत से विद्या बिषय और रहस्यों की जड़ कल्पित की जाय ॥

पूर्व काल में किसी मनुष्य को यह ज्ञान हुआ कि यदि कोई बिजली शक्ति तार में चल कर रुक जावे तो तार में मुतवाज़ीत उत्पन्न होती है वा सोज़न मक़नातीस पर आवेश करती है अब इसी रीति के अनु

संभव हैं ॥

११ शंका- जीवाकर्षण विद्या के गुण प्रकाश बहुधा संभव हैं परन्तु परमपद की दशा अथवा कैफ़ियत् का उत्पन्न होना निस्संदेह असंभव है ॥

उत्तर- इस शंका का अर्थही साधारणही स्पष्ट है कि परमदशा वा कैफियत के इम्कनाय पर कोई बरहां नहीं है।

दूसरे यह बात ध्यान देने योग्य है कि बादी को कैसे जाना गया कि जीवाकर्षण विद्या के कई एक गुण संभव हैं।

तीसरे यदि कई एक गुण उक्त विद्या के संभव हैं तो उस विद्या के परमगुणभी असंभव न होंगे क्योंकि क़ानून कुदरत इस प्रकार नियत है कि यदि किसी विद्या से कोई छोटा गुण प्रगट कर सक्ते हैं तो उसी विद्या में आधिक्यता को पहुंचकर उक्त विद्या के सर्व गुणों के फलों को अवश्य प्रकाश कर सक्ते हैं।

चौथे यह शंका तब मानी जाय जब बादी इस बात को मानले कि उसका विचार कभी भी असत्य नहीं।

१२ शंका- यदि जीवाकर्षण विद्या सत्य मानलीजाय तो यह विद्या निस्संदेह कामना पूर्ण करने वाली है। गत मास का रिसाला साक्षी है कि रूमी प्रतिष्ठितों की बहू बेटियों के साथ योगावस्था में कुकर्म गामी होते थे बरण कुकर्मी पुजारी अपने मामूलात प्रयोग के द्वारा अपने शत्रु से बदला लेते थे- इससे जाना जाता है कि उक्त विद्या मनुष्य को वृद्धि देने वाली नहीं है ॥

उत्तर- इस शंकासे यदि यह सिद्धि होजाय कि जीवाकर्षण विद्यासे केवल वही कामना सिद्धि होसक्ती है जो कामना मनुष्य पूरी किया करते थे तो निस्संदेह ज्ञात हो सक्ता है कि उक्त विद्या मनुष्य को वृद्धि देनेवाली नहीं है उसी रिसाले के तीसरे पृष्ठ में लिखा है कि मुसलमानों के मत के प्रकाश करने वाला जिसने मुख्य २ मुसलमानों को यह विद्या पढ़ाई वह और उसके शिष्य कभी अधर्म्मी और कुमार्गी नहीं हुए।

क़ानून कुदरत इस प्रकार है जो विद्या पुण्य कर्म्म के लिये है वही पाप कर्म के लियेभी हो सक्ती है क्या कोई प्रवीण डाक्टर जो रोग ग्रसित मनुष्य को नैरोग्य कर सक्ता है वह थोड़ी सी चिकित्सा और निदान से उन

एक बड़ा ज्योतिषी था उसने एक बड़ी दूरबीन बनाकर बृहस्पति के ओरपास चार चन्द्रमा देखे फिर अपने देश के बुद्धिमानों से देखने के निमित्त प्रार्थना की कि आप सब इस दूरबीन से देखें कि बृहस्पति के चारों ओर चार चन्द्रमा दृष्टि आते हैं परन्तु उन महाशयों ने अंगीकृत न किया और इस सत्य मनुष्य को झूठा जाना जिसको इस समय सर्व यूरुप के ज्योतिषी प्रसिद्ध ज्योतिषियों में गिनते हैं।

१० शंका - जीवाकर्षण विद्या का गुण केवल बच्चों और स्त्रियों पर हुआ करता है जोकि ऐसे मनुष्यों की साक्ष्य निश्चय योग्य नहीं इसलिये यह विद्या अवश्य अयोग्य और असंभव है।

उत्तर - यद्यपि जीवाकर्षण विद्या का गुण बालक व स्त्रियों पर होता है तो न केवल दुर्बल मनुष्यों पर बल्कि पहलवानों पर भी अवश्य गुण कर सक्ती है यह संभव है कि जिस समय पहलवानों पर जीवाकर्षण विद्या का गुण पहुंचाना उचित हो तो हम इस विद्या की उन मुख्य रीतों का ध्यान करें जो बालकों और स्त्रियों पर गुण पहुंचाने के लिये आवश्यक नहीं हैं।

द्वितीय अगर हम इस बात को मानलें कि जीवाकर्षण विद्या का गुण केवल बालक और स्त्रियों पर समाप्ति है तो अवश्य मानना पड़ेगा कि क़ानून क़ुदरत ने सर्व विद्याऐं अथवा कोई विद्या ऐसी प्रगट की हैं जिन का गुण केवल उन्हीं पर समाप्त है जो निश्चय और साक्ष्य के योग्य नहीं हैं

तृतीय यह शंका उस समय निश्चय योग्य हो सक्ती है जबकि योगी उक्त विद्या का गुण बालक और स्त्रियों पर सर्वदा परीक्षा कर सक्ते हों हमने इस ग्यारह बर्ष के अन्तर्गत बारम्बार परीक्षा में यह देखा कि कभी २ बालक और स्त्रियों पर जीवाकर्षण विद्या का गुण पहुंचाने के लिये बहुधा बहुत उपाय किये तो भी उनपर मध्यम कक्षा की दशा प्रगट न हुई इसके बिमुख कभी जवानों पर इस विद्या की परीक्षा की तो ऐसी शीघ्र प्रगट हुई कि हम को निश्चय न था ॥

चतुर्थ क्या किसी औषधि का गुण केवल इसलिये मानने के योग्य नहीं होसक्ता कि वह तत्काल बालक या स्त्रियों पर परीक्षा की गई है।

इस शंका का अनेक प्रकार होना खास कर इस वजह से मानने के योग्य है कि जीवाकर्षण विद्या की रीतें सीखकर हर एक मनुष्य अपने कुटुम्ब पर गुण नहीं प्रगट कर सक्ता है जो औरों पर प्रगट करता

संभव है कि स्वप्नावस्था आकर्षणीय उत्पन्न करने के लिये कुस्लि की आवश्यकता हो और उक्त विद्या भी सत्य सत्य हो।

अंगरेज़ी दूरबीनों से दूरस्थानीय पदार्थों के यथावस्थित आकार दृष्टि आते हैं तो क्या आप यह जानेंगे कि द्रष्टा की दृष्टि शुद्ध नहीं वा दूरस्थानीय पदार्थ भ्रम मात्र है।

आप अवश्य कहेंगे कि दृष्टि शक्ति वृद्धि के लिये दूरदर्शक (दूरबीन) यंत्र एक अद्वितीय यंत्र है।

यूरुप के बुद्धिमान कहते हैं कि जो तारा और तारों की अपेक्षा पृथ्वी से बहुत पास है उसका प्रकाश पृथ्वी पर तीन वर्ष में आया है और प्रकाश के विषय में कहते हैं कि वह एक सिकंड में ९१०००० नौ लाख दस हज़ार मील चलता है प्रकाश की इस कल्पित चाल से आप उस तारे की दूरी जान सक्ते हैं।

सूर्य्य पृथ्वी से ९१०००००० नौ किरोड़ दस लाख मील दूर है अपने माथे की आंखों पर दूरबीन लगाकर देखो तो सूर्य्य पर काले २ धब्बे दिखाई देते हैं जो सूर्य्य के साथ घूमते हैं और जो घूमकर छिप जाते हैं २५ पच्चीस दिन के पीछे फिर दिखाई देते हैं॥

चांद जो पृथ्वी से बहुत पास है फिर भी २५०००० दो लाख पचास हज़ार मील दूर है दूरबीन लगा कर देखो तो इस का धरातल पहाड़ और खाड़ियों से भरा हुआ दिखाई देता है और यह भी प्रगट होता है कि उसमें ज्वाला मुखी पहाड़ हैं

शनिश्चर जो यूरेनस और नेप्यचून को छोड़ कर और तारों से बहुत दूर और सूर्य्य से ७८२०००००० अठहत्तर किरोड़ बीस लाख मील दूर है उसको भी यदि दूरबीन से देखिये तो यही माथे की आंखें देख सक्ती हैं कि वह अपनी कीली पर १०½ साढ़े दस दिन में घूमता है उस में बादल प्रगट होता है आठ चांद दिखाई देते हैं और उसी शनिश्चर के चारों ओर अंगूठी के समान गोल गोल चक्र दिखाई देते हैं।

अब आपको ज्ञात हुआ कि दूरबीन से एक समय तक इसी दृष्टि की शक्ति कितनी बढ़ जाती है - यद्यपि यह सत्य नहीं है तौभी आप की शंका का उत्तर हो सक्ता है कि यदि कुस्लि हिये की आंखों की साधारण शक्ति बढ़ाने के लिये कोई यंत्र हो तो आश्चर्य्य नहीं।

यूरुप के अगले बुद्धिमान भी दूरबीन की इस प्रकृति शक्ति के मानने वाले न थे परन्तु इस समय उस के विरोधी मरघट पर पहुंच गये हैं।

यह मनभावनी कहानी और सुन लीजिये कि यूरुप को किसी समय में गैलेलीऊ

ड़ फाड़ के लिये आज्ञाकारी और अद्वितीय औषधि है।

इस का क्या कारण है कि बारूत का नुसखा रूजर पेकिन को ज्ञात हुआ क्या उससे पहिले गंधक शोरा कोयला न था वा बुद्धिमान मनुष्य न थे।

क्या कोलम्बस से पहिले मनुष्य बुद्धिमान न थे जो आमेरिका को खोजलेते-क्या पुराने मनुष्य इतने बुद्धिमान न थे कि आकाश से बिजली पृथ्वी पर उतारते फिर क्या कारण है कि एक समय में सबसे पहिले केवल फ्रेंकलिन ने रेशमी पतंग उड़ाकर बादल की बिजली पृथ्वी पर उतार ली- क्या न्यूटन से पहले जगत में पदार्थ न थे अथवा आकर्षण शक्ति न थी-

यह कोई तर्क नहीं है कि मेस्मरज़्म विद्या पूर्वकाल में अज्ञात होने के कारण असत्य है।

तत्पश्चात् आप यह भी बिचारें मेस्मरज़्म विद्या अर्थात् जीवाकर्षण बिद्या कोई नवीन विद्या नहीं है आगे के किसी रिसाले में सिद्धि किया जायगा कि जगत में प्रथम ही प्रथम जीवाकर्षण विद्या ही प्रगट हुई थी॥

९ शंका- योगी कहते हैं कि जीवाकर्षण विद्या वह विद्या है जिसके द्वारा मामूल का मनेंद्रिय कुछ काल तक इन्द्रियों की रिपोर्टें सुनने से अचेत कर दिया जाता है- और इस विद्या से यह अभीष्ट है कि भूत भविष्यत वर्त्तमान दशा ज्ञात हों- और यह भी कहते हैं कि ऐसी अवस्था उत्पन्न करने के लिये क्रिस्टिल की आवश्यकता होती है जो एक धातु विशेष है यदि यह सत्य है तो क्रिस्टिल एक धातु होगी जिस का गुण मनेन्द्रिय पर इतना गुणकारी नहीं होसक्ता जो बिचार से बाहिर हो॥

उत्तर- जो योगी क्रिस्टिल की इतनी आवश्यकता सोच रहे हैं वे हमारी मति से किसी प्रकार अभ्यासी नहीं- हमारे पास इस समय तक क्रिस्टिल नहीं तथापि हम सहज ही निश्चय करा सक्ते हैं कि इस अंतर में हमने सैकड़ों मनुष्यों पर जीवाकर्षण विद्या की परीक्षा का फल बिला क्रिस्टिल किया है- आप भी विद्या व रीतें सीखकर बिना क्रिस्टिल के स्वप्नावस्था आकर्षणीय सदैव उत्पन्न कर सक्ते हैं।

तत्वतः मैं यह कह सक्ता हूं कि क्रिस्टिल को किसी काल में किसी २ विशेष गुण प्रकाश करने के लिये साधारण आवश्यकता हुआ करती है।

इस आवश्यकता होने के कारण जीवाकर्षण विद्या असत्य मानने के योग्य होती है॥

निरे झूठे और लाफ़ज़न (गप्पी) हों॥

संभव है कि इस विद्या की परीक्षा के लिये एकांत की आवश्यकता हो और इसी कारण सभा में इस विद्या के गुण प्रगट न हुए हों।

यदि हम मानलें उक्त विद्या इस कारण से मिथ्या है कि वह सभा में परीक्षा के समय सत्य प्रगट तौ इस से यह सिद्ध नहीं हुआ कि उक्त विद्या एकांत में भी सत्य न होगी यदि एकांत में सत्य सिद्धि हो तौ क्या आप सत्य न मानेंगे - क्या किसी परीक्षा का एकांत में सत्य सिद्धि होना सत्य मानने के लिये संभव नहीं है।

यह एक साधारण बात है यद्यपि इसका कारण हम को आप को ज्ञान नहीं तौभी सत्य होने में संदेह नहीं कि परीक्षा एक ऐसा भयानक समय है कि बड़े २ बुद्धिवान परीक्षा में इतने नहीं निकलते जितने कि वे परीक्षा से पहिले और परीक्षा से पीछे होते हैं॥

आप कह सक्ते हैं कि इस की आवश्यकता नहीं कि जो लोग किसी परीक्षा में पास हों वे उतने ही ज्ञाता हों और जो बिचारे फ़ेल होजावें वे फ़ेल होने के योग्य हैं - संक्षेप यह है कि इसकी आवश्यकता नहीं कि सभा में आप की प्रसन्नता पूर्वक यदि जीवाकर्षण विद्या सत्य प्रगट हो तौ सत्य है नहीं तौ असत्य॥

८ शंका - क्या प्राचीन काल में बुद्धिमान मनुष्य न थे फिर इस का क्या कारण है कि जीवाकर्षण विद्या इस समय में प्रगट हुई कि जिसको थोड़ा काल हुआ॥

उत्तर - क़ानून क़ुदरत इस प्रकार पर है कि मनुष्य की ज्ञान शक्ति जितनी बढ़ती है उतना ही उसको ज्ञान हो जाता है॥

जो विद्या इस समय प्रचरति हैं क्या वे सांगोपांगो प्राचीन काल में एकही साथ ज्ञात हुई हैं।

धुआं में लचक होना पहले ज्ञात था पर क्या कारण है कि एक समय में केवल वाट साहिब ने इसी लचक की छुपी हुई शक्तियों को सोचकर धुआं के यंत्र निर्माण किये।

एक समय में किसी साहिब ने क्लोरायन वायु पर मद्य के सत की परीक्षा की तौ वह एक सैयाल (रस विशेष) बनगया - बहुत दिनों के पीछे केवल डाक्टर सिम्पसन को विदित हुआ कि यह सैयाल रोगी के निकम्मे हाड़ कीची

क्या अब भी आप को इस विद्या की सत्यता में सन्देह है।

६ शंका - यदि उक्त विद्या सत्य होती तो इस समय के डाक्टर जो कुशल और प्रवीण हैं विरोधी क्यों होते॥

उत्तर - इस समय के वह कौन से डाक्टर हैं जिन को मुख्य मेस्मरज़्म से विरोध है वे आपही स्वीकार करते हैं क्लोरोफ़ारम के प्रसिद्ध होने के पहिले निकम्मे हाड़ की काट छांट के लिये केवल मेस्मरज़्म की विद्या से रोगी अचेत किये जाते थे वे आपही स्वीकार करते हैं कि यदि क्लोरोफ़ारम आज संसार से जाता रहे तो फिर मेस्मरज़्म की विद्या अर्थात् जीवाकर्षण विद्या से छोड़ और कोई रीति नहीं मिलेगी॥

यद्यपि जीवाकर्षण विद्या के दूसरे गुण डाक्टरों को अंगीकृत नहीं हैं सो यह बात उस समय अंगीकृत हो सक्ती है जब कोई डाक्टर इस बात की परीक्षा करिके विरोधी हो - आप सहजही उन डाक्टरों की खोज कर सक्ते हैं जो जीवाकर्षण विद्या के स्वीकार करने वाले हैं॥

इस शंका से यह सिद्ध होता है कि डाक्टरी विद्या ऐसी दृढ और पूर्ण विद्या है जिस के द्वारा प्रत्येक विद्या की सत्यता ज्ञात होती है - यदि डाक्टरी विद्या कायही गुण है तो डाक्टरों का विरोध जीवाकर्षण विद्या के मिथ्या होने में संभव है।

यह बात याद रहै कि क़ानून कुदरत के अनुसार प्रत्येक विद्या की पृथक २ रीति हैं और उनको शोधने से केवल वह अभीष्ट सिद्ध होसक्ते हैं जो उस विद्या के अनुयायी हैं यदि आप इस रीति के अनुसार जीओलोजी (पदार्थ विज्ञान) की रीति सीखकर ज्योतिष विद्या का अभीष्ट पूरा करलैं यह असंभव है।

और यह भी याद रहै जो डाक्टरी विद्या में बहुत से रोग ऐसे माने गये हैं जिन का निदान वरण चिकित्सा तक भी नहीं जानते इस समालोचना के लिये न्यायी डाक्टरों ने अप्रगट कारण व चिकित्सा के ज्ञात होने के लिये एक दीर्घ काल से इश्तिहार दे रक्खा है॥

७ शंका - इस विद्या के योगी सभा में इस विद्या की परीक्षा कराने को उद्यत नहीं होते और जो उद्यत भी हुए हैं वे सभा में कोई गुण ऐसा प्रकाश न कर सके जिस से इस विद्या की सत्यता में संदेह नहीं रहता यदि यह विद्या सत्य होती तो सदैव वह गुण प्रकाश होते जिन पर योगी का विश्वास है॥

उत्तर - संभव है कि कोई योगी सभा में विरोधियों को परीक्षा न करा सके विशेष इस कारण से कि उस पद के अभ्यासी न हों - संभव है वे योगी

५ शंका - जीवाकर्षण विद्या एक जादू है ॥

उत्तर - इस बात को हम मानते हैं कि उक्त विद्या के द्वारा जादू टोना यंत्र मंत्र गंडा आदि की व्यवस्था भले प्रकार ज्ञात हो सक्ती है - परन्तु आप यह कहिये जादू आदि से आप का यह अभीष्ट है कि उक्त विद्या से क़ानून कुदरत के विरुद्ध शक्ति मानी जाती है -

उक्त विद्या इस जादू आदि दोष से निर्दूषित है योगावस्था कभी २ प्रत्येक मनुष्य पर बिना चाहे स्वतः होजाती है इस संसार में ८० मनुष्य प्रति सैका ऐसे हैं गे जिन का निस्संदेह कभी २ अपनी स्वप्नावस्था की दशा भूत भविष्यत वर्त्तमान सत्य प्रगट होजाती है जब कभी किसी बात का खोज हो कि दिन की भूख और रात्रि की नींद जाती रहे तो कभी ऐसा होता है कि वह खोजी इसी अपनी साधारण स्वप्नावस्था में अपने प्रश्न का उत्तर सत्य २ पा लेते हैं।

क्या यह देव लीला हमारा आप का जादू आदि है तो विना किये जीवाकर्षण विद्या को जादू आदि के दोष से निर्दूषित कर देता है -

क्या जादू आदि से आपका अभीष्ट यह है कि योगी किसी देवी देवता या भूत प्रेत जिंद दैत्य, के द्वारा ऐसी आश्चर्य लीला करि दिखाते हैं -

इस ११ वर्ष के भीतर कभी २ ऐसे महात्मा पुरुष हमारे मामूल हुए हैं जो योगावस्था प्रगट होने तक चुपके २ लाहौल इस अभिप्राय से पढ़ते रहे कि लाहौल भूत प्रेत आदि के हटाने के लिये मुसलमानों के मत में एक सिद्धि मंत्र है ॥

हमने यही देखा कि इन महापुरुषों पर भी योगावस्था इसी प्रकार प्रगट हुई जिस प्रकार औरों पर होती है।

अब वही मनुष्य यह मानते हैं कि उक्त विद्या भूत प्रेत के आश्रय नहीं ॥

द्वितीय इस परीक्षा में हम को यह भी ज्ञान हुआ कि कभी २ किसी २ मामूल ने केवल अपनी तलक़ीन (अनुभव) से कोई २ ऐसे रोगी भी नैरोग्य किये हैं जो रोगी आपे को भूत प्रेत आदि का आवेश जानते थे ॥

यह बड़े आश्चर्य की बात है कि ये भूत प्रेत आदि हमारे आप की प्रसन्नता के लिये अपने साथियों का दिल दुखाना दोष नहीं जानते ॥

यदि हम आप के कहने से मान भी लें कि केवल पिशाचों के द्वारा ऐसा होता है तो आप को मानना पड़ेगा कि जीवाकर्षण विद्या अथवा योग वह विद्या है जिसका गुण केवल मनुष्य ही पर नहीं बरण देवी देवता आदि पर भी इस प्रकार होता है कि वे कान तक नहीं हिला सके ॥

देवात् किसी प्रकार भी उत्पन्न न होसके -

क्या आप यह सोच रहे हैं कि अचेत इंद्रियों से योगी का यही अभीष्ट है।

यदि कोई अज्ञान वा अपरीक्षक, उक्त विद्या भिलाषी यह विचारे तो आश्चर्य नहीं परन्तु आप इस कारण से इस विद्या को निर्मूल न जानिये॥

२ भेद प्राणनाश प्राकृत - आप स्वीकार कर सक्ते हैं कि कानून कुदरत जिसका किसी काल में प्राकृत नाश न हो अर्थात् अचेत इन्द्रियों से प्राणनाश सिद्धि नहीं है यदि कुछ है तो किसी काल में कुछ समय तक अचेत इन्द्रियां प्राकृत प्राण नाश होजाता है - हम यही कहते हैं कि जब इंद्रियां निश्चेष्ट होती हैं तो मामूल दूसरी ज़िंदगी में प्रवेश होता है परंतु उसका जीव संबंध पहली ज़िंदगी से यथावस्थित रहता है - इसके सिवाय यदि हम इंद्रियों का अचेत होना अंगीकार करें तो आप यह शंका कर सक्ते हैं जो मनुष्य इस विद्या में पूर्ण हैं वा जो मनुष्य अपने शरीर पर इस विद्या के चिन्ह उत्पन्न किया करते हैं वह यह कहते हैं स्वप्नावस्था जीवाकर्षण में इन्द्रियां कभी निश्चेष्टित नहीं होतीं अर्थात् उस अवस्था में भी इन्द्रियां अपना २ कर्म कर्तव्य परन्तु बहुत कुछ कमी के साथ किया करती हैं - हां <u>हज़रत नफ़स नातक़े</u> अर्थात मन इन्द्री जिसको दशों इन्द्रियों की रिपोर्ट सुनने से एक मिनट का अवकाश नहीं मिलता - स्वप्नावस्था जीवाकर्षण में इधर से दो चार घंटे फ़ुरसत पाकर स्वतंत्रता से दूसरी दुनियां के लोगों से अपना मनोरंजन करते हैं॥

४ शंका - यदि जीवाकर्षण विद्या सत्य है तो निश्चय होता है कि योगी एकही काल में सर्बज्ञ होते हैं परन्तु यह बात निस्संदेह असंभव है इसहेतु निश्चय होता है कि यह विद्याही असंभव होगी॥

उत्तर - एक नियत काल में मामूल सर्बज्ञ नहीं होता हमने इस ११ वर्ष के भीतर बहुधा मामूल ऐसे देखे हैं जिन से कई एक विद्या विषय पूछे गये परन्तु वे नहीं बता सके -

द्वितीय यह कि सर्बज्ञ होना तो आप की बुद्धि में असंभव इस हेतु हो कि हमने आपने कोई सर्बज्ञ नहीं देखा परन्तु इस में सन्देह नहीं कि एक काल में एकही मनुष्य सर्बज्ञ हो।

तृतीय यह कि हम को निश्चय है कि संसार में कोई योगी ऐसा मूर्ख नहीं है जिसको निश्चय हो कि उक्त विद्या की अवस्था प्राप्त होनेही मामूल पर सर्व ज्ञान प्रगट होजांय॥

क्या आप उस समय पर भी मृत्यु को असंभव जानेंगे यह निस्संदेह अयोग्य है-

इस शंका को सुनकर प्रत्येक मनुष्य यह सोच सक्ता है कि बादी केवल उसी विद्या को सत्य जानता है जिस का सच्चा कारण पहले मालूम है- द्वितीय जो मनुष्य किसी विषय का ज्ञानी है उस को अवश्य है कि सच्चा कारण बतासके तब वह सत्य जाने- यदि यह बात मान लीजाय कि बादी केवल उसी विद्या को सत्य जानता है जिसका सच्चा कारण ज्ञात है तो अवश्य है कि वह बादी किसी ऐसे लोक का मनुष्य होगा जहां क़ानून क़ुदरत जारी नहीं है क्योंकि इस दुनियां में क़ानून क़ुदरत इस रीति प्रचरति है कि जब तक मूल कारण माना न जावे तब तक कारण नहीं जाना जाता है इस क़ानून के अनुसार कारण जानने के पहिले उक्त विद्या को सत्य मान लेना पड़ेगा तब कारण जाना जायगा -आप ही कहैं कोई बुद्धिमान ऐसा भी है जो पृथ्वी की चाल जानने के पहले उसके घूमने का कारण पहले से जानता हो- आप कह सक्ते हैं कि जब दो बस्तु आपस में रिगड़ती हैं तो अग्नि पैदा होजाती है परंतु कोई मनुष्य ऐसा भी है जो इस बात के जानने से पहिले दो कड़ी बस्तु का रिगड़ खाकर अग्नि प्रगट होने का कारण जानसके- रहा यह कि जिसको कोई बात निश्चय हो वह अवश्य पहले सच्चा कारण जाने फिर उसको सत्य जाने इस बात को हम कब मान सक्ते हैं कि मूल कारण किसी कर्म को बताने योग्य हो- यह साबित करना कि अंत में हरएक कर्म का मूल कारण केवल कानून क़ुदरत हुआ करता है- बहुत ही कुछ आसान है- इसका क्या कारण है कि कुनैन ज्वर के लिये इस कारण अद्वितीय औषधि बिचारी गई है आयु प्रकृति के लिये बेकारिक नहीं है और संखिया इस कारण हलाहल बिष है कि सर्व प्राणियों के लिये घातक है -क्या आप न मानेंगे कि कुनैन का ज्वर नाशक और संखिया का प्राण नाशक होना प्रत्येक कारण क़ानून क़ुदरत है।

यदि जीवाकर्षण विद्या का सच्चा कारण क़ानून क़ुदरत बयान किया जाय तो आप इस को कोई अनोखी बात नहीं जानिये ॥

२ शंका - योगी कहते हैं कि उक्त विद्या वह विद्या है जिसके द्वारा मामूलात की दशों इन्द्रियां अचेत कर दी जाती हैं यद्यपि प्राण नाश कुछ समय के लिये असंभव है तो इससे सिद्ध होता है कि उक्त विद्या निस्संदेह मिथ्या होगी ॥

उत्तर- इस शंका के उत्तर देने से पहिले मुनासिब है कि प्राण नाश के वे दो भेद वर्णन किये जायं जिनको बादी अंगीकार कर सक्ता है ॥

१ भेद- प्राणनाश देवी - अर्थात् किसी बस्तु का इस प्रकार नाश होना जो

हम शुद्धांतःकरण से कहते हैं कि यदि उक्त विद्या परीक्षा से सिद्धि न हो वा इसके नियम क़ानून क़ुदरत के अनुकूल न हों वा विद्यावानों की तर्क का न लेने के कारण क़ानून क़ुदरत के विरुद्ध न हो तो उस अवस्था में हमको उक्त विद्या का विरुद्ध और असत्यता अंगीकार करने में कुछ दोष नहीं है। संसारी रीति है कि जब मुद्दई अपना दावा अदालत के रोबरू सिद्धि नहीं कर सकता तो उस समय मुद्दाअलेह भली भांति सच्चा माना जाता है- क्या आप उस समय पर भी हम को सत्यवादी न जानेंगे जब हम क़ानून क़ुदरत से चीफ़ जस्टिस के आगे अपने विरोधी का कोई कारण सिद्धि फल के लिये सिद्धि न होने दें॥

१ तर्क- योगी जीवाकर्षण विद्या को प्रतिज्ञा पूर्वक आम तौर पर वर्णन करते हैं वह किसी प्रकार विश्वास के योग्य नहीं वरण असंभव है।

उत्तर- जो बात सिद्धि करने के योग्य है उस को विना सिद्धिता के मान लेना किसी विद्या को अप्रमाण सिद्धि करने के लिये पूरा प्रमाण होसक्ता हो तो इस विद्या को परीक्षा से पहिले अप्रमाणीय मान लेना असंभव है- किसी विषय का संभव वा असंभव परीक्षा से पहिले नहीं जाना जाता है- आप कह सक्ते हैं दश और पांच पन्द्रह से न्यूनाधिक नहीं होसक्ते क्या वह यह भी कह सक्ता है जो किसी वस्तु को पन्द्रह बार नहीं गिन सक्ता- क्या संसार में कोई मनुष्य ऐसा है जो रेखा गणित जानने से पहिले यह कह सके कि तीन कोण किसी त्रिभुज दो समकोण से न्यूनाधिक नहीं होसक्ते- क्या कोई मनुष्य रसायन विद्या जानने से पहिले कह सक्ता है कि दो वस्तु विना आकर्षण शक्ति के न मिल सक्ती हैं न विना उच्चाटन शक्ति के अलग हो सक्ती हैं॥

२ तर्क- योगियों से जो प्रश्न किया जाता है कि यदि यह विद्या सत्य है तो इसके आधार का कारण क्या है उस समय योगी कोई प्रमाणीय उत्तर बादी की शंका दूर करने के लिये नहीं देता इस से ज्ञात हुआ कि यह विद्या निस्संदेह निर्मूल है॥

उत्तर- पूरा उत्तर न मिलने से सिद्धि नहीं होता है कि उक्त विद्या निर्मूल हो संभव है बहुधा योगी बादी की शंका समाधान इस कारण नहीं कर सकें कि वह योगी बादी से कम विद्वान हो- वह कौन मनुष्य है जिसको मृत्यु निश्चय नहीं है तो भी मृत्यु का कारण ऐसा नहीं जिसको श्रेष्ठ वैद्य वा डाक्टर बादी को पूरा ज्ञात करादे

मानससूर्य

जीवाकर्षण विद्या के वह बिरोधी जो प्रत्यक्ष उचित तर्क से इस विद्या का असंभव होना सिद्धि करने के लिये पूरे कटिबद्ध दृष्टि आते हैं उन अभागियों की अनुचित तर्क खंडन के लिये व्यतीत मास का निवेदन ही प्रशस्त है ॥

हम इस बात पर दृढ़ विश्वास कर चुके हैं कि बहुधा महाशय विद्वान उस रिसाले को देखकर यह सोचेंगे कि उक्त विद्या वह विद्या है जिसकी सचाई केवल परीक्षा से संभव है इस हेतु इस विद्या को केवल वे ही महाशय सत्य मान सक्ते हैं जिन्होंने अपनी परीक्षा से सिद्ध कर लिया है इसके साथ ही उन पुरुषों को यह ध्यान अवश्य होगा कि उक्त विद्या का संभव बुद्धि बल से बिरुद्ध है ॥

निस्संदेह जीवाकर्षण विद्या की सिद्धिता बिशेष कर परीक्षा का कारण है इस से यह अभिप्राय नहीं है कि उक्त विद्या की सिद्धिता केवल परीक्षा ही पर हो ॥

आप यह न सोचें कि जो तर्क बुद्धि भेद से इस विद्या के असंभवता पर अब तक बर्णन की गई हैं उनका उत्तर योगियों से दूर हो ॥

हम इस अवसर पर कोई बुद्धि भेद तर्क जो हमारे सिद्धि फल के लिये भले प्रकार पूर्ण हो बर्णन करना इससे अधिक फलदायक नहीं समझते कि इल्म मेस्मेरिज़्म की रीतें ऐसी सुगम और प्रत्येक प्रकार परीक्षा योग्य बर्णन की गई हैं कि प्रत्येक मनुष्य जब चाहे उन रीतियों को सीखकर और इस विद्या के आवश्यक बिशेष नियमों को प्राप्ति करके परीक्षा कर सकता है - कि जो तर्क आज की मिती तक इस विद्या के संबंधी हैं वे निस्संदेह निर्मूल हैं ॥

हम इस रिसाले में केवल यह प्रगट किये देते हैं कि विद्यावानों ने जो भिन्न प्रतिभिन्न प्रश्न किये हैं और उन से सिद्धि किया है कि उक्त विद्या किसी प्रकार संभव नहीं वा प्रतिष्ठा योग्य नहीं तो उनसे उक्त विद्या की असंभवता आदि सिद्धि नहीं होतीं बरन उनकी तर्क यदि मान लिये जायं तो क़ानून कुदरती के अवश्य बिरोध आता है वा अज्ञानता दृष्टि में आती है ॥

नियम रिसाल:

१- यह रिसाल: प्रतिमास की १५ तारीख़ को प्रकाशित होता है

२- वार्षिक मूल्य डाक व्यय सहित ३) रु० पूर्व और तत्पश्चात् ५) रु० है परन्तु ब्रह्म ज्ञानी और कुदरत दूरिन्दः को बिना मूल्य अर्पण कि जायगा ॥

३- समाचार पत्र के सम्पादकों को बदले और रिमार्क की आशा पर भे जाता है ॥

४- यदि किसी महाशय के पास बिना चाहे उनके यह रिसाला पहुं तो कृपा करिके १ नौम्बर सन् हाल तक सम्पादक को कार्ड के द्वा सूचित कर दें नहीं तो वे ग्राहक माने जायंगे और मूल्य देने के यो होंगे ॥

५- जो महाशय तीन मास के भीतर मूल्य भेजेंगे वे पूर्व देने के योग्य जाने जांयगे और जो तीन मास के पीछे भेजेंगे वे पश्चात् जाने जायंगे

६- जिन महाशय को पिछले रिसालों की ग्राहकी हो तो प्रति रिसा ।) डाक व्यय सहित भेज कर खरीद कर सक्ते हैं।

७- चिट्ठी पत्री पेड के द्वारा और उत्तर के लिये जवाबी कार्ड केवल सम्पादक के नाम से निम्न लिखित स्थान पर भेजें -

मिर्ज़ा बाक़र हुसैन

सम्पादक रिसाल: नियाज़ मन्द

ज़ीनख़ाना बाग़ मिर्ज़ा साहिब

शहर आगरा

रिसालः

नियाज़म

दूसरा नम्बर पहिली जिल्द

बाबत १५ अक्तूबर सन १८९०

जिसमें जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरेज़्म के द्वारा विद्यासंबंधी विषय और प्रबंधोंका अनुसंधान है

जिसको

ऋो मिर्ज़ा बाकर हुसेन ने ११ वर्ष की परीक्षा के पीछे अपने मित्र वर्गों की प्रेरणा से सर्वजनोपकार्थ शुद्ध उरदू और प्रचलित हिन्दीभाषा में प्रकाशित

किया

इस रिसाले में सिद्धि किया है कि जो शंका उक्त विद्या की असत्यता में हैं उनसे इस विद्या की असत्यता सिद्धि नहीं होती बरण उस के विरुद्ध क़ानून कुदरत का विरोध अथवा मूर्खता सिद्धि होती है

आगरा

मेडीकल प्रेस में मुंशी अमीरुद्दीन अहमद साहिब के प्रबंध से छापा गया सन् १८९० ई०

رسالہ

نیاز منده

جلد ۱ ۱۵ - نومبر سنہ ۱۸۹ع نمبر ۳

دربارۂ عام تحقیقات علمی مسائل ومضامین بذریعہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی

جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیز احباب کے

اصرار کرنے کے سبب اور نیز بنظر رفاہ عام شایستہ اُردو اور مروّج ہندی مین

شایع کیا

اس تیسرے رسالہ مین علم مقناطیس حیوانی وروحانی کی نسبت قدیم معتقدمون کا

خیال اور اُس زمانہ کے عام مروّج قواعد وغیرہ وغیرہ ایک ناخواندہ شریف

بی بی نے میسمرزم کی حالت مین اس طرح پر

حرف بحرف بیان کئے ہین

میڈیکل پریس آگرہ مین چھپا

التماس ضروری

۱- جو حضرات ہمارے رسالہ کی خریداری سے انکاری ہوئے ہیں ہم اس مہینہ میں اُنکے نام اپنا رسالہ روانہ نہیں کرتے۔

۲- جن صاحبان نے اپنی مستقل خریداری ظاہر کی ہو اُن کی خدمت میں رسالہ شکریہ کے ساتھ ارسال کیا جاتا ہی۔

۳- جن صاحبان نے اقرار یا انکار خریداری سے اسوقت تک ہمکو اطلاع نہیں دی وہ لوگ بموجب ضابطہ نمبر ۴ مندرجہ رسالہ نیازمند جلد اوّل نمبر دوم مجاریہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء یقیناً مستقل خریدار خیال کیے جاسکتے ہیں لیکن بنظر احتیاط و بلحاظ خوش معاملگی مکرر عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ واقعی خریدار نہیں ہیں تو مہربانی فرماکر انکاری پوسٹ کارڈ بھیجیے اور اڈیٹر کو عزت بخشئے۔ تاکہ اڈیٹر آیندہ کے اس صرف بیجا سے محفوظ رہے اور آپ کی عنایتوں کا دل سے مشکور ہو۔

اڈیٹر رسالہ نیازمند

انسان کا پرانا طرز معاشرت

نہایت قدیم زمانہ مین ایشیا کے رہنے والے مرد و عورت ایک ساتھ برہنہ رہتے تھے جب بھوک لگتی جنگل کے نوع بنوع درختون سے پھل پھلاری کھاتے جب پیاس لگتی تو ندی نالون کا پانی پیتے جب دل گھبراتا تو پانچ ملکر ندی کے کنارے دل بہلاتے۔ اگر کسی خونخوار جانور کو سامنے آتے دیکھتے تو جنگل کے درختون کی شاخون پر یا اگر ان کا مقابلہ کر سکتے تو دوڑ کر پہاڑون کی کھوہون یا جھونپڑون مین چھپ جاتے تھے۔

گرمی کے ایام مین سرد پہاڑون پر زندگی بسر کرتے اور جب سردی پڑنے لگتی نیچے اتر آتے تھے کبھی جھاڑیا ندی کے کنارے دور دراز کے بیابانون مین بسیرا کرتے۔ جو لوگ چلنے پھرنے سے معذور تھے وہ صرف ایک جا مقیم ہوکر اپنے اس پاس کے جنگلی درختون سے پھل پھلاری پر قناعت کر لیتے تھے یا جن جانورون کا شکار کر سکتے تھے ان کو اسی طرح بغیر کام مین لائے کھاتے جس طرح کہ شکاری جانور اپنے شکار کو کھایا کرتے ہین۔ جو جانور شکار مین مارتے ان کی کھال ادھیڑ کر اوڑھتے بچھاتے یا پہاڑون کی دراڑون مین جاڑے کی راتین بسر کرتے اگرچہ آگ جلانا قطعًا مطلق نہ جانتے بلکہ کچا ہی کھا لیتے پکڑ الگ کرتے پیٹ بھرا ہوتا تو بھوک لگنے تک پتھر کی ہوادار جھونپڑیان بنا کر رکھ چھوڑتے تاکہ گوشت خوار جانور ان کو غافل پا کر نہ لیجا دین۔ سواے اسکے اگر ضرورت پر پھل پھلاری نہ ملتا یا شکار ہاتھ نہ لگتا تو اس وقت مین ان لوگون کو ہر ایک قسم کے مرے گرے جانورون کو بھی کھا لینے مین انکار نہ تھا۔

عرصہ دراز تک یہ لوگ شہد کے مزے سے یون واقف نہ ہوسکے کہ مکھیون کے نیش سے محفوظ رہکر شہد حاصل کرنے کی لیاقت نہین رکھتے تھے۔ اور نہ اتنی عقل تھی کہ آلات آہنی بنا کر قدرتی خوش ذائقہ اور صحت بخش زمینی قند زمین سے کھود کر نکالین اور انکے مزہ سے واقف ہون نباتات کو پکا کر کھانا مطلق معلوم نہ تھا لیکن ان لوگون کو ٹنڈی کا شکار ہمیشہ بہت آسانی سے

ہو جایا کرتا تھا۔ حرام۔ حلال۔ بہو۔ بیٹی۔ بہن۔ بھانجی کی تمیز ان لوگون کو مطلق نہ تھی اور نہ اُس زمانہ مین کوئی شخص کسی خاص تعلیم کا دینے والا مبعوث ہوا تھا۔ یہ آزاد شہوت پرست اور توانا لوگ نفسانی خواہشین جانورون کی طرح پوری کر لیا کرتے تھے۔

شہرون کی آبادی کی قدرتی وجہ

اے عزیز۔ اس جتھے کے بعض آدمی جو سیر و سفر مین زندگی بسر کرتے تھے وہ دوسری آفرینش کے آدمی نہ تھے اُن کی طبیعتین بھی ٹھیک ٹھیک اسی طرح کی واقع ہوئی تھین۔

چونکہ ان آزاد لوگون کا طرز معاشرت آج کل کے لوگون کا سا نہ تھا اس سیاحی حالت مین جو جگہ پسند آتی وہین رہجاتے۔ جب تک دل اُچاٹ نہ ہوتا آگے قدم نہ بڑہاتے اس قدرتی سبب سے نہ صرف ایشیا بلکہ ساری زمین آباد ہو گئی

آریہ اور شودر کا قدرتی امتیاز

بعض سیاح تھوڑے عرصہ مین سیر و سفر کر کے اگر اتفاقیہ پُرانے ٹھکانون پر آنکلتے تو ایک دوسرے کو پہچان لیتا تھا مگر دس پانچ برس کے بعد لوٹنے والے نہ اپنے پُرانے ساتھیون کو پہچانتے اور نہ یہ اُنکو جانتے تھے اس وجہ سے کہ دیس دیس کی آب و ہوا۔ گرمی سردی کی کمی و بیشی سوا اسکے صدہا قسم کے پھل پھلاری استعمال مین لانے کے سبب یہ سیاح اُن قیامی اور اپاجون کی بہ نسبت توانا۔ قوی ہیکل۔ خوبصورت۔ اور سُرخ و سفید چہرہ کے آدمی نظر آتے تھے۔ ایسے کہ گویا یہ لوگ دوسری آفرینش کے آدمی ہین اس وجہ سے سُرخ و سفید چہرے کے آدمی اپنے رنگ کی جماعت سے میل رکھتے تھے مگر ان مین بغض و کینہ مطلق نہ تھا جس طرح مختلف قسم کے پرند ایک جنگل مین چرتے چگتے ہین پر سیر و سفر مین صرف ایک ہی جنس کے پرند پرا باندھکر اُڑا کرتے ہین۔

جانورون پر حکومت

یہ سُرخ و سفید چہرے کے آزاد انسان اپنی سیاحی حالت مین عموماً سب جانورون کی دلیری

اور اُن کا خوف اُن کا طرز معاشرت خوب دیکھ چکے تھے اسلئے اُن کو یقین تھا کہ بعض جانورون کو ہم اِس درجہ مطیع کرسکتے ہین کہ وہ ہماری اطاعت سے گریز نہین کرسکتے اس بات کا یقین اُن کو اس وجہ سے ہو گیا تھا کہ کُتّے اِن لوگون کا جھوٹا شکاری گوشت کھا کر اِن لوگون سے ہل گئے تھے بلکہ یہ کُتّے گوشت کی طمع پر دن رات ساتھ رہا کرتے رات کو یہ آزاد آرام سے سوتے اور کُتّے رات بھر اِس طرح پہرہ دیتے کہ کوئی جانور اِن کے پاس سے بھی نہ گذر سکتا تھا

مواشی کا رام کرنا

اِن لوگون نے سب سے پہلے دودھ دینے والے جانور مثل گائے بھیڑ بکری وغیرہ پرورش و رہنمائی کی کیونکہ یہ جانور غریب خوبصورت توانا سواری باربرداری کے سوا انسان سے جلد اُنس قبول کرنے والے ہین۔

جانورون سے اُنس

جب معلوم ہوا کہ دودھ نہایت پُر ذائقہ زود ہضم اور قوت کو برقرار رکھنے والی غذا ہی- اور اِسکو حاصل کرنے مین چندان دقت بھی نہین ہوتی ہی سوا اِسکے جنگل کے پھل پھلاری اور نیز بار سے ہلکے آرام سے سواری لے سکتے ہین تو دل وجان سے عزیز رکھنے لگے اِن بیچارے غریب اور آزاد جانورون کی قیدسے انسان کی پُرانی آفرینش کو سب سے بڑا آرام یہ ملا تھا کہ ایام خزان مین پھل پھلاری نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے نہین رہتے تھے بلکہ ایام بہار مین بھی درختون پر چڑھ کر پھل پھلاری توڑنے کے لئے پُرانی ریاضت چھوڑ بیٹھے تھے۔

انسان کی آزادی مین فرق

سواری باربرداری اور دودھ کی طمع پر اِس آزاد جماعت نے مویشیون کی غلامی اختیار کی جس جنگل مین مویشیون کی چرائی کا سُبیتا دیکھا وہان قیام کیا گرمی سردی اولہ پالا وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لئے بانس پتی کے چھپر چھالئے جب دیکھا کہ چرائی ہو چکی مواشی لیکر کسی اور ہرے بھرے جنگل مین جا کر ڈیرے جا جمائے۔

اے عزیز۔ اُس وقت یہ رفیق کُتّے مواشی کے آگے پیچھے دائین بائین ٹھیک اسطرح چلتے جس طرح اس زمانہ مین سپاہیون کے ساتھ قیدیون کا چالان ہوتا ہی۔ سوا اسکے جب کبھی یہ مواشی چرتے چگتے نظرون سے غائب ہو جاتے یا کبھی موقع پاکر اپنے آزاد گروہ مین چلے آتے تو یہ ہی کُتّے گھیر گھار کر مالکون کے پاس پہونچا دیتے تھے۔ اس وجہ سے یہ کُتّے بھی ان لوگون کو بہت عزیز تھے۔

سب سے پہلے نفاق کی قدرتی وجہ

اے عزیز۔ مواشی انسان کی قید مین تو دن رات کی مصیبت اُٹھا ہی رہے تھے مگر انسان کی آزادی مین بھی بہت کچھ فرق آگیا تھا یہ لوگ طمع کے سبب جانورون کو اپنی قید سے آزاد نہین کرتے تھے اس طمع کے سبب سب سے پہلے دُنیا مین **نفاق** نے صورت دکھلائی یعنی جب کسی کا مواشی اتفاق سے دوسرے کی ریوڑ مین چلا جاتا تو یہ بدنصیب گوالے اُسکو واپس نہ دیتے یہ لوگ مواشی کو شمار کرتے تو مطلق نجانتے تھے مگر ہوس کے مارے دن رات جنگلی گاؤن کی تلاش مین رہا کرتے تھے۔

باہمی جنگ و جدل اور غلامی کا دستور

اے عزیز۔ یہ گوالے سیاح ان آزاد مواشی کو اپنا ورثہ پدری خیال کر کے آپس مین اسطرح لڑتے جھگڑتے جسطرح کسی مُردار پر کُتّے لڑتے ہین جو زور آور ہوتا اپنے حریف کو اس درجہ زخمی کر دیتا کہ وہ مقابلہ کا نام بھی نہ لیتا اور اگر اس وحشی جنگ مین جان سے مارا جاتا تو اسکو بے تکلف کھا لیتے باقی ساقی گوشت پوست ہڈی گڈی اُنھین رفیق کتّون کے آگے ڈال دیتے حریف کے مواشی ریوڑ مین ملا لئے جاتے اور اُن کے معصوم بچے بیگناہ عورتین اپنے تصرف مین لاکر دن رات خوشیان مناتے تھے۔

مواشی کا بیمار ہونا

یہ گوالے کبھی کبھی گھنے گنجان جنگلی درختون کے نیچے کی گھاس چرانے کے لئے مواشی چھوڑ دیتے تھے۔ گرد و پیش کی چھوٹی ہندیون یا جھیلون کا پانی مواشیون کو پلاتے سردی سے محفوظ

رہنے کے لئے وہ ہی گنجان درخت کافی خیال کرتے۔ اس صورت مین یہ مواشی صحت بخش آب و دانہ استعمال مین نہ لانے کے سبب اور نیز بوجہ کثرت کے بیمار ہو جایا کرتے تھے یا مری پھیلنے کے سبب صدہا مواشیون کی جان ناحق تلف ہو جاتی تھی۔ ان لوگون کو اگرچہ اپنے عزیز مواشی کا مرنا صدمہ سے خالی نہ تھا تاہم وہ لوگ اس بات سے ناواقف تھے کہ نکمی گھاس اور زہریلا پانی پلانے کے سبب مواشی کی جانین تلف ہوتی ہین

خدا کی تلاش اور شریعت کی ابتدا

ان لوگون کو دن رات یہ کرید رہتی تھی کہ ہمارے مواشی کا مارنے والا کون ہے اور وہ کیون ہمارے ساتھ ایسا کرتا ہے اُس مارنیوالے کو جنگل جنگل تلاش کرتے پھرتے تھے اور جب کہین پتہ نہ لگتا تھا تو بارے درجہ یہ ہی خیال ہوتا تھا کہ ہو وے نہ ہووے یہ ہی چمکتا دمکتا سورج ہوگا سوائے اسکے یہ لوگ اپنے سیر و سفر کے ایام مین کبھی کبھی جنگل مین قدرتی طور پر آگ کے شعلے بھی دیکھ چکے تھے جو دم بھر مین گھاس کے بڑے بڑے جنگل جلا کر خاک سیاہ کر ڈالتی ہے اور مواشی کی برسون تک کی چرائی کا سبیتا لحظہ بھر مین غارت کر دیتی ہے۔

اسے عزیز۔ سورج کی بہ نسبت ان لوگون کو آگ کی اُلوہیت کا زیادہ خیال تھا اگرچہ ان آتشی شعلون پر طپش تو بہت ہی کچھ آیا کرتا تھا زور نہ چلنے کے سبب دور کھڑے ہو کر گھنٹون دیکھا کرتے تھے۔

مذہب مین اختلاف اور شماسیون کی ابتدا

بعض گوالون نے سورج کی اُلوہیت کا اعتراف کیا اس وجہ سے کہ بے نظیر شان و شوکت سے چمکنے والا اور تمام عالم کو روشن کرنے والا جنگلی گوالون کو برفستانی پہاڑون کی سردی سے محفوظ رکھنے والا اُن کے ذہن مین دوسرا نظر نہ آیا

بھوگ کی رسم

سورج کی اُلوہیت کا یقین جسقدر روز افزون ہوا اُسی قدر ان گوالون کو سورج سے اُنس بھی بڑھتا گیا

یہ ایک معمولی بات ہی کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہی تو وہ اپنے عزیز کے آگے وہ چیزین نذر کیا کرتا ہی جو اُسکو ہر طرح پسند ہون اس بنا پر یہ گوالے سورج دیوتا کو رجھانے کے لئے جنگل کے نہایت خوش ذائقہ پھل مثل انگور۔ انار وغیرہ اور بعض نفیس پھول اور بعض قسم کی خوبصورت نرم پتیان سوا اسکے شہد۔ دودھ۔ مکھن۔ وغیرہ وغیرہ کھلے میدانون مین رکھکر سورج کے آگے بڑی منت سے کہتے تھے کہ پہلے آپ بھوجن کرین تب ہم کھاوین گے۔ جب دیکھتے کہ ہماری نذر کی چیزین جون کی تیون دھری ہین تو سمجھتے کہ شاید ہمارے سامنے کھانے سے انکار ہی اس بنا پر وہ لوگ ہمیشہ پہاڑیون کی چوٹیون پر رکھ آتے یا کسی درخت کے نیچے دھر دیتے دوسرے وقت کا بھوگ جب نذر کرنے جاتے وہان کبھی بالکل نہ پاتے گا ہے تھوڑا سا نظر آتا جسپر اُنکو یہی خیال ہوتا تھا کہ ہماری غیبت مین کھالیا لیکن وہ بھوگ کی چیزین ہمیشہ جنگلی جانور کھا لیا کرتے تھے۔

آتش پرست یا اگن ہوتری مذہب کی بنیاد

اِن گوالون نے ایشیا کے جوالا مکھی پہاڑ دیکھے تھے سوائے اسکے کبھی جنگل کی قدرتی آگ بھی دیکھ چکے تھے اُنکو یہ بھی معلوم تھا کہ یہ قدرتی آگ جنگل مین خود بخود نمایان ہو کر لحظہ بھر مین گھاس کے جنگل مواشیون کی برسون کی چرائی کا سُبیتا اس طرح خاک سیاہ کر ڈالتی ہی کہ ننگا دبا تی چند جھلسے ہوئے درخت نظر آتے یہ جنگل مین کوئلہ دہکتے دکھائی دیتے ہین تو یہ لوگ آگ کی پسٹ بچا کر منت سماجت کرتے تھے

ہوم و ہون کی ابتدائی وجہہ

بعض گوالے اگرچہ سورج کے مخالف نہ تھے مگر بہ نسبت سورج کے آگ کو خداے اعظم سمجھتے تھے آفتاب پرستون کی طرح یہ لوگ بھی جنگل کے نفیس پھل شہد۔ دودھ وغیرہ اس اُمید پر آگ مین ڈالا کرتے کہ یہ آگ ہمارے مواشی پر رحم کھا کر گھاس کے جنگل خاک سیاہ نہ کیا کرے۔

تیسرے خدا کی تلاش

ابتدا مین ان گوالون نے سورج یا اگن کی الوہیت کا اعتراف کیا لیکن برسون تک برابر یہی دیکھا کہ نہ آفتاب پرستون کی سورج سے سب مُرادین پوری ہوتی اور نہ آتش پرستون کے مواشی پر

جسم کھا کر یہ آگ جنگل کی گھاس چھوڑتی ہی اسلئے لبعض گوالے اگرچہ دبی زبان سے ان کی الوہیت کا اقرار کرتے تھے مگر دل مین خوب سمجھے ہوئے تھے کہ ہمارے مواشی کا مارنیوالا کوئی اور ہی ہی

انسان پر حکومت

ان مین سے لبعض اگن اور سورج وغیرہ سے اسوقت بالکل مخالف ہوگئے جب لبعض گوالون نے یورشین کین اور چاہا کہ اپنے سے کمزور گوالون کو مار برابر کرین اور انکے مواشی وغیرہ اپنی ملکیت مین داخل کرین کیونکہ کمزور اور تھوڑی جماعت کے گوالے یہ وحشت ناک خبر سنکر اس درجہ پریشان ہوتے تھے کہ ہمیشہ دن کی بھوک اور رات کی نیند جاتی رہتی تھی۔

سورج و اگن وغیرہ کے آگے بڑی بڑی منتین کرتے اور دشمن کی بربادی کے واسطے التجا مین کرتے لیکن ادھر سے جواب بھی نہ ملتا اور جو ہونے والا ہوتا آخر وہ ہی ہو گذرتا۔

ایسی جانکاہ مصیبتون مین یہ گوالے برباد ہوکر حریف کی غلامی اور انکے مواشی کی چاکری قبول کرتے کبھی اوداس ہوکر پہاڑون کے درزون مین جا بیٹھتے۔ یہ گھنٹون سوچا کرتے کہ ہم نے کیسی کیسی منتین کین پر نہ معلوم کیا سبب ہی کہ ہمارے ان زبردست دیوتاؤن نے ہماری مدد مطلق نہ کی۔

اے عزیز۔ مذکورۂ بالا واقعی اور دلچسپ سرگذشت سننے کے بعد ہمارے آگے کا درس اچھی طرح سمجھ مین آجائیگا جو ہم اب بیان کرنے والے ہین۔

علم مقناطیس حیوانی وروحانی لیعنی یوگ ودیا کی ابتدائی وجہ وقوع

کبھی کبھی یہ گوالے اسی اودھیڑبُن مین سو جاتے اور معمولی خواب مین اپنی درخواستون کے جواب اس آسانی سے معلوم کرلیتے کہ بیداری مین صریح ناممکن یا محال تھے۔

اس اتفاقیہ خواب مین یہ گوالے کبھی دیکھتے کہ حریف اس راستے آتا ہی تو راستہ کاٹکر اپنے مواشی دوسرے جنگل مین لیجاتے۔ کبھی کوئی خیالی صورت خواب مین یہ کہتی نظر آتی کہ تمھارے دشمن غالب نہ ہونگے بلکہ اُن کا دھن دولت خود تمھارے ہاتھ لگیگا۔

وبا کے ایام مین کبھی خواب مین اس بات کی آگاہی پالیتے کہ فلان جنگل مین مواشی لیجانے سے

مواشی محفوظ رہین گے یا فلان جڑی بوٹی کھلانے پلانے سے اچھے ہوجاوینگے

اے عزیز مختصر یہ ہی کہ علم مذکور کے ظاہر ہونے کا سبب واقعی قدرتی طور پر گاہے ماہے خواب معمولی مین آگاہی پالینا ہی جو اس مقدس علم کی صداقت پر ایک قوی دلیل ہو سکتی ہی

یوگ ودیا کا معلم اوّل صرف قانون قدرت ہوا ہی

ابتدائی وجہ وقوع سے تم معلوم کرسکتے ہو کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کا معلم اوّل صرف **قانون قدرت** ہوا ہی۔ لیکن ہم اسے مفصل طور پر بیان کرتے ہین آپ غور سے سُنین۔

اوّل۔ یہ قدرتی بات ہی کہ کسی جاندار کو ضرورت لاحق ہونے سے پہلے **عقل** حاصل نہین ہوتی

دوم۔ جب کسی جاندار کو کسی قسم کی ضرورت لاحق ہوتی ہی تو ساتھ ہی اسکے اُس ضرورت کے رفع کرنیکے لایق عقل بھی حاصل ہو ہی جاتی ہی۔

ان دو **قدرتی قاعدون** کی بنا پر ممکن ہی نہین ہی کہ انسان کو کوئی علم ضرورت لاحق ہونے سے پہلے حاصل ہو جائے تم کو یاد ہوگا کہ **ہندوستان** کے سوا ملک یونان مین اس علم کے واقع ہونے سے پہلے یونانیون کو اُستخوان ناکارہ کی قطع برید کے لئے ایک مجرب اور تندرستی قائم رکھنے والے طریقہ کی ضرورت پہلے سے دامنگیر ہو رہی تھی

انسان کے پُرانے طرز معاشرت کے ساتھ ہم ابھی بیان کرچکے ہین کہ ابتدائی آفرینش کو کیا کیا جانکاہ ضرورتین لاحق تھین ہم بغرض یاددہانی مجمل طور پر دوبارہ بیان کرتے ہین۔

اوّل۔ حریف گوالون کی غرض ہون کے عزیز مواشی پر دست درازی

دوم۔ کمزور گوالون کا جان سے مارا جانا اور معصوم بچے بیگناہ عورتون پر حریف کی دست درازی اور غلام ہو کر مواشی کی چاکری

سوم۔ مواشی کی بیماری اور وبا مین ہزارون مواشی کا مرنا۔

چہارم۔ مواشی کے مارنیوالے کی تلاش دلی زبان سے سورج کی الوہیت کا اقرار اور دل مین تیسرے خدا کی کُرید۔

پنجم۔ قدرتی آگ سے جنگل کی گھاس مواشی کی برسون چرائی کا شیتا دم بھر مین غارت ہوتا اور ان کی منت سماجت پر آگ کو رحم نہ کھانا۔

سب سے پہلے کس ملک مین علم مقناطیس حیوانی و روحانی ظاہر ہوا اور اُنھون نے کس طور پر استعمال کیا

ملک ایشیا کے گوالے جن کا طرز معاشرت وغیرہ ابھی بیان کیا گیا ہی جب پھرتے پھراتے مغربی درونا کی راہ سے پنجاب مین داخل ہوئے تو اسی جتھے کے بعض لوگ جو خاصکر راج ہونے کے سبب ہندوستان کے خاص خاص مقامات مین مقیم ہو کر ویران جنگلون کو آباد کر چکے تھے۔ اب ان پردیسیون کو دشمن سمجھکر مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ فریقین کی ہزارون جانین رائگان ہونے کے بعد آخرکار پردیسیون کو فتح حاصل ہوئی دیسی شکست کھا کر **ہندوستان** کے پہاڑون حصہ مین جاکر آباد ہوئے اور اس دیس کے بعض لوگون نے اونکی غلامی اور چاکری منظور کر لی پردیسی اپنے سُرخ و سفید چہرہ پر اور عقل خداداد پر ناز کر کے غنیم کو **شودر** یعنی پاجی غلام اور اپنے تئین **آریہ** یعنی معزز کہنے لگے

سوائے اُن ضرورتون کے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہین ان پردیسیون کو دو چار اور جانکاہ فکرین لاحق ہوئین

اوّل۔ آریہ اس امر کے خواستگار تھے کہ پردیسی غلامی اختیار کرین مگر شکست نصیب پہاڑی دن رات موقع ہاتھ لگنے کے منتظر رہا کرتے کہ اگر ہو سکے تو انمین سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑین۔

دوم۔ ملک پنجاب مین مواشی کی چرائی کا شیتا اسقدر نظر نہ آیا جیسا کہ باہر روزانہ دیکھ چکے تھے۔ اسی قسم کی فکرون مین یہ آزاد دن رات اوداس رہنے لگے تاہم نہ حکومت کی طمع کے سبب قدم باہر نکالا اور نہ اُن بیچارے غریب مواشی کو ناواجب قید سے گلوخلاص کیا۔

جب تک باہر رہے جنگلی گاؤن کی تلاش مین زندگی خراب کرتے رہے پنجاب مین آکر اپنے پُرانے جتھے کے لوگون کو لونڈی غلام بنانے کے لئے دن رات منصوبہ باندھنے لگے

ہمنے یہ طولانی سرگذشت صرف اس غرض سے بیان کی ہی کہ تمکو یہ معلوم ہو جائے کہ ان آزاد گوالون کو زیادہ تر ملک پنجاب مین جانکاہ فکرین لاحق ہوئی ہین

یہ گو اسلئے جنھون نے پنجاب فتح کرکے اپنا نام آریہ رکھا اپنی سیاحی حالت مین معلوم کر چکے تھے کہ خواب مین بعض اُمور پر آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اسلئے جب کبھی مواشی مین مری پھیلتی یا خود بیمار ہوتے یا اُن کے رقیب پہاڑی موقع پاکر مواشی پر دست درازی کرتے تو کبھی اُن کو شکست فاش دیتے مگر آیندہ کے لئے اپنی جان ومال کو محفوظ رکھنے کی خانمان سوز فکرون کی اودھیڑ بُن مین کسی جنگل کے گوشہ مین یا کسی پہاڑ کی درزین اوداس ہو کر چُپ چاپ جا بیٹھتے اِس دُھن لگی ہوئی حالت مین اکثر نیند آجاتی اور عالم خواب مین آیندہ محفوظ رہنے کے عمدہ بندوبست معلوم کر لیا کرتے تھے

مگر یہ آریہ اِس قدرتی قاعدہ سے ناواقف تھے کہ اگر کوئی شخص کسی دُھن مین سو رہے تو خواب معمولی مین فی الجملہ آگاہی ضرور حاصل کر لیا کرتا ہے

آریہ عرصہ دراز تک اِس تلاش مین رہے کہ کسی طرح سے ایسے خواب کا پیدا کرنا ہمارے اختیار اور قابو کی بات ہوجاے تاکہ جب ضرورت واقع ہو فوراً دریافت کر لیا جائے کہ کس موقع پر کیا کارروائی کرنا چاہئے کیونکہ انتظام مملکت کے لایق عقل نہ ہونے کے سبب **شودرون** سے دن رات جھگڑے بکھیڑے بنے رہتے اور فریقین کی جنگ مین ہزارون جان سے مارے جاتے تھے۔

اگرچہ آریہ کو عرصہ دراز تک وہ قواعد ہاتھ نہ لگے تاہم ان لوگون نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا حصہ اس کام کے لئے خاص کیا کہ پہاڑون کی درزون مین لَو لگا کر نیند کے انتظار مین مثل تصویر بیٹھے رہا کرتے چند مرتبہ اس طرح عمل درآمد کرنیکے سبب اِن لوگون کی طبیعتین قدرتی طور پر اس بات کی عادی ہو گئین کہ ایسی نیند پیدا کرنے مین اُن لوگون کو چندان دقت نہ رہی۔

اس قدرتی خواب پر دسترس پاکر فہمند آریہ خاصکر آیندہ کو محفوظ رہنے کے لئے اُس زمانہ کے موافق عمدہ بندوبست معلوم کرتے رہے پر اسمین شک نہین کہ اس قسم کی جملہ کارروائیان اغراض نفسانی کی ذیل مین داخل ہین۔

قدیم مقدسون کا یوگ و دیا کی نسبت کیا خیال تھا

آیندہ کی تمام مصیبتون سے محفوظ رہنے کے لئے فہمند آریہ نے اُس قدرتی خواب پر

دسترس حاصل کیا مگر ان لوگون کو ضرورتین روزمرہ واقع ہونیکے سبب یومیہ ریاضت بھی کرنی پڑی
خاصکر اسی وجہ سے جسقدر انکی ریاضتین روز بروز ترقی پر رہین اُسی قدر ان خوش نصیب آریہ کو
عروج روحی بھی حاصل ہوتا گیا۔

اے عزیز۔ یہ کیسی خوشی کی بات ہی تھوڑے سے عرصہ مین یہ لالچی بندے دُنیا کی حکومت پر لات مارکر
بادشاہت چھوڑ بیٹھے۔ یہ چند آریہ جن کا ذکر خیر مجمل طور پر ہمنے بیان کیا اس علم مین ایسے ہونہار ہوئے ہین
کہ اگر انکے اوصاف لکھے جاوین تو اس کام کے لئے ایک دفتر چاہیئے یہ واقفکار یوگی و یدکے مؤلف
اور رفاہ عام کے خریدار گذرے ہین

ان مقدسون یوگیون کو اس بات کا پورا الیقین تھا کہ بنا یوگ کے شاہد مقصود کی سیر اس عالم فانی
عالم اجسام مین کسی اَور جتن سے ممکن نہین ہی

قدیم زمانہ مین یوگ کے عام قواعد کیا تھے

ان خوش نصیب آریون کو مدت سے معلوم تھا کہ خواب بیداری حالت پیدا ہونے کے لئے
مفصلہ ذیل باتون کی ضرورت ہی

اوّل۔ طبیعت مین کُرید

دوم۔ صحت جسمانی حاصل ہو

سوم۔ خلوت ہو جہان غل وشور مطلق نہ ہو

چہارم۔ پیٹ بھرا ہوا نہ ہو

پنجم۔ اِشٹ دیوتا کی کرپا ہو۔

اس آخری اُصول پر اُن کو اس وجہ سے یقین تھا کہ وہ اِس قدرتی قاعدہ سے ناواقف
تھے کہ یہ حالت خودبخود ہر ایک پر کبھی کبھی گذر جاتی ہی۔

مفصلہ بالا پانچ سچے اُصولون پر دانشمند آریہ نے یوگ ودیا کے عام قواعد اسطرح پر حاصل کیے۔
کہ اپنی قوم کے خوبصورت لڑکے جو چال چلن کے اچھے اور مزاج کے نیک ہوتے تھے اِس علم کی تعلیم کے لئے

منتخب کرتے تھے۔

ان لوگون کے دل مین علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کا شوق پیدا کرنے کے لئے اس بات کا یقین دلایا جاتا تھا کہ بنا یوگ کے بار بار جنم لینے کے عذاب سے گلوخلاصی ممکن نہین ہی

صحت جسمانی قائم رکھنے کیواسطے اس بات کی تعلیم دیجاتی تھی کہ ابھیاسی بیاہ شادی نہ کرین بلکہ تمام عمر کسی عورت سے ہم بستر نہ ہون

آسائش سے زندگی بسر کرنیکے لئے کاشتکاری کرین نہ تجارت کو پسند کرین وقت پر بقدر ضرورت پانی مین اور جو کچھ نہایت آسانی سے مل جاوے کم مقدار مین کھایا کرین

خلوت کیواسطے یہ بندوبست کیا گیا تھا کہ شہر یا آبادی سے ہٹ کر کسی پہاڑ کی درہ مین یا کسی ویران جنگل مین دن رات رہا کرین اور گرو کی تابعداری اور عام قسم کی چاکری سعادت سرمدی جانین۔ یوگی جو اس علم کے معلم ہوا کرتے تھے جب وہ ان جوان لڑکون کو ہر طرح شایق اور مذکورہ بالا ہدایتون پر عملدرآمد کرتے ہوئے دیکھتے تو سب سے پہلے اس بات کی تعلیم دیجاتی تھی کہ چت لگا کر اُس نام کا سمرن کیا کرین جو اُنکو تعلیم کیا جائے خالی وقت مین گرو کے بچن غور سے سُنا کرین اور نفسانی خواہشون کو زیر کرکے دنیا کی عجیب وغریب چیزون کو دیکھکر قدرت کے اسرار نہانی کی تحقیقات مین زندگی بسر کرین۔

ابتدا زمانہ مین یہ مقدس یوگی اس باب سے محض ناواقف رہے کہ ایک آدمی دوسرے پر کیفیت خواب مقناطیس اسطرح سے پیدا کرسکتا ہی کہ معمول کو کسی ریاضت کا کرنا ضرور نہین ہی

اے عزیز۔ عام طور پر لوگون کو خیال ہی کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا حاصل ہونا صرف اُنھین ریاضتون پر محدود ہی جو تصوف یا برہم گیان کی پرانی کتابون مین بیان کی گئی ہین لیکن تصوف یا برہم گیان مین جن ریاضتون کو بیان کیا ہی وہ درحقیقت ناتجربہ کارون کی نری قیاس بندی ہی اگلے زمانہ مین بعض آریہ جنھونے یوگ کے ایک خاص درجہ پر دسترس حاصل کرکے برہم شناسی کا مرتبہ پایا اور اسی وجہ سے اپنا نام اُنکو برہمن رکھنا پڑا وہ ایک خاص مصلحت پر خیال کرکے عوام سے مخفی رکھنے کیواسطے اس علم کے حاصل کرنیکے طریقے اس قسم کے بیان کرنے لگے جنکا خلاصہ ناکامیابی یا موت سمجھنا چاہیئے

برہمنون کی دور اندیشی

اکثر دور اندیش آریہ کو یہ خیال تھا کہ اگر عام طور پر یوگ کے قدرتی آسان طریقے بیان کئے جاوین تو انتظام دنیا مین ضرور خلل واقع ہوگا۔

اے عزیز۔ علم مقناطیس حیوانی وروحانی کے نئے نئے ابھیاسی جن کو درجۂ کمال پر رسائی حاصل نہین ہوئی تھی وہ اس علم کی عام طور پر سچی تعلیم دینا صرف اسوجہ سے پسند نہین کرتے تھے کہ اُنکے رقیب اس علم کی برکت سے ہمعصر نہ ہوجاین

پندرہ دسمبر ۱۸۹۰ء کو نیازمند بمضامین ذیل شایع ہوگا

۱۔ ہند اور یونان کے سوا دیگر ملکون مین معلم اول کون ہوا

(ا) اس علم کی نسبت اس معلم کے کیا کیا خیال تھے۔

(ب) معلم اوّل کی دسترس اور اسکی وجہ۔

(ج) معلم اور نیز اُسکے تلامذہ نے کس طور پر استعمال کیا۔

۲۔ یوروپ کے دانشمندون کا اس علم کی نسبت کیا خیال ہی

۳۔ یوروپ کے دانشمندون نے اس علم کے کیا کیا قواعد تجویز کئے ہین۔

۴۔ مروجہ اور مجوزہ قواعد پر قابل تسلیم ریمارک۔

نیازمند

مرزا باقر حسین

केवल उन्हीं अभ्यासों से होसक्ता है जो योग शास्त्र की प्राचीन पुस्तकों में वर्णन किये गये हैं परन्तु योग शास्त्र की पुरानी पुस्तकों में जिन अभ्यास या नियमों का वर्णन किया है वह सचमुच अज्ञानियों का निरा अनुमान ही अनुमान है प्राचीन समय में बहुधा आर्य्यों जिन्हों ने योग में पूर्ण होकर ईश्वर को जाना और केवल इसी लिये उनको अपना नाम ब्राह्मण रखना पड़ा वह किसी विशेष कारण से औरों से छुपाने को योग विद्या के प्राप्त करने के नियम इस प्रकार से बयान करने लगे जिनका संक्षेप अयोग्यता या मृत्यु समझना चाहिये।

ब्राह्मणों की अग्र सोची

बहुधा अग्रसोची आर्य्यों को यह निश्चय था कि अगर योग के स्वाभाविक सहज नियम हरएक से कह दिये जांय तो संसारी व्यवहार में अवश्य विघ्न होगा - ऐअज़ीज़ - योग विद्या के नये २ अभ्यासी जो पूरे सामर्थ न थे वह इस विद्या की सच्ची शिक्षा देना केवल इसलिये नहीं चाहते थे कि उनके पुराने वैरी अथवा शूद्र इस विद्या की प्रत्यक्ष सामर्थ से हमारे समान न होजावें॥

१५ दिसम्बर सन् १८९० ई० नियाज़मंद के यह दर्स होंगे।

(१) हिन्दुस्तान और यूनान के सिवाय और देशों में प्रथम पाठक कौन हुआ-

(ख) इस विद्या की ओर इस प्रथम पाठक के क्या अनुमान थे-

(ग) प्रथम पाठक की सामर्थ और उसके कारण-

(घ) प्रथम पाठक और उसके सेवकों ने किस प्रकार नियुक्त किया-

(२) यूरोप के बुद्धिमानों का इस विद्या की ओर क्या अनुमान है-

(३) यूरोप के बुद्धिमानों ने इस विद्या के क्या२ नियम बांधे हैं-

(४) यूरोप के बांधे हुए नियमों पर मानने के योग्य रिमार्क -

इति

नियाज़मन्द

मिर्ज़ा बाक़र हुसेन

चतुर्थ- पेटभरा कुन्यान हो -

पांचवें- इष्ट देवता की कृपा हो-

पांचवें नियम पर उनको इसलिये निश्चय था कि वह इस देव नियम से अज्ञान थे कि वह अवस्था अपने आप कभी २ हर एक पर होजाती है ऊपर के पांच सच्चे नियमों पर बुद्धिमान आर्य्यों ने योग विद्या साधारण नियम की अनेक रीतें इस प्रकार आज्ञा की कि अपने वर्ण के सुन्दर स्वरूपवान बालक जो चाल चलन के अच्छे और स्वभाव के भले होते थे योग विद्या की शिक्षा के लिये नियत करते थे इन लोगों के मन में योग विद्या की रुचि के लिये इस बात का निश्चय दिलाया जाताथा कि बिना योग के बारम्बार के जन्म लेने के दुख से मुक्त नहीं होसक्ते।

शरीर की आरोग्यता प्राप्त रहने के निमित्त इस बात की शिक्षा दीजाती कि अभ्यासी बिवाह न करें यहां तक कि किसी स्त्री से भोग बिलासी न हों।

आराम से जीवन व्यतीत करने के लिये कृषी करें न बनिज ब्योपार करें खाने पीने के लिये समय पर जो कुछ अधिक सहज युक्ति से मिलजावे थोड़ा खाया पिया करें एकाग्रता के निमित्त यह नियम बांधा गया कि बस्ती से हटकर पर्व्वत की गुफा में या किसी सुन्सान बन में दिन रात्रि रहा करें गुरु की सेवा तनमन से करें योगी जो इस विद्या के पाठक हुआ करते थे अपने अभ्यासी सेवकों को बतलाई हुई रीतों पर चलता हुआ देखते तो सबसे पहिले इस बात की शिक्षा दीजाती कि चित्त लगाकर उस नाम का स्मरण किया करें जिसकी शिक्षा दीजावे खाली समय में गुरु के बचन ध्यान से सुना करें और शारीरिक मनोरथों को अपना आधीन करके दुनियां की आश्चर्य रूप बस्तुओं को देखकर देवी नियम के भेदों की खोज में आयु व्यतीत करें।

आदि में ये महाशय योगी इस बात से अज्ञान रहे कि एक मनुष्य दूसरे मनुष्य पर जीवाकर्षण विद्या की स्वप्न अवस्था इस प्रकार प्रगट कर सक्ता है कि अभ्यासी के किसी अभ्यास का करना अवश्य नहीं।

ऐ अज़ीज़ इस समय के बुद्धिमान समझे हुए हैं कि योग विद्या का प्राप्त होना

स्था का सब से बड़ा भाग इस काम के लिये नियत किया कि पर्वत संधों में चित्त लगाकर नींद की अवस्था में चित्र लिखित बैठे रहा करें बारम्बार ऐसा करने के सबब इनके स्वभाव स्वाभाविक नियमों पर ऐसे होगये कि इन लोगों को स्वप्न अवस्था प्राप्त करना अधिक कठिन न रहा।

इस स्वाभाविक स्वप्न पर सामर्थ पाकर विजयी आर्य्यों आगे को धन दौलत बचाने के निमित्त नाना प्रकार भले यत्न ज्ञात करते रहे परन्तु इसमें सन्देह नहीं कि इस प्रकार के विशेष यत्न शारीरिक भलाई हैं।

प्राचीन महाशयों का योग विद्या की ओर क्या अनुमान था

भविष्यत के अनेक दुःखों से बचने के लिये विजयी आर्य्यों ने उस स्वाभाविक स्वप्न पर सामर्थाई प्राप्त की परन्तु इन लोगों को नित्य आवश्यकता होने के कारण नित्य अभ्यास करना पड़ा इसी लिये अभ्यास में जितनी बढ़ोतरी हुई उतनाही इन सुभागी आर्य्यों को आत्मक उन्नति भी प्राप्त होती गई।

ऐ अज़ीज़ यह कैसी अच्छी वार्ता है कि थोड़े दिन में यह लोभी राजपाट छोड़ बैठे यह दो चार आर्य्यों जिनके शुभ बचन हमने साधारण तौर पर बयान किये हैं योग विद्या में ऐसे निपुण होनहार हुए हैं कि अगर इनके सगुण लिखे जायं तो इस काम के लिये एक दफ़्तर चाहिये यह योग के ज्ञानी वेद के संपादिक और परोपकार के ग्राहक हुए हैं इन महाशय योगियों को पूर्ण निश्चय था कि बिना योग के यथार्थ प्रीतम की खोज केवल योग विद्याही से हो सकी है।

प्राचीन समय योग के साधारण नियम क्या क्या थे

श्रेष्ठ सुभागी आर्य्यों को अधिक समय से ज्ञात था कि स्वप्न अवस्था प्रगट होने के लिये नीचे के लिखे हुए नियम अवश्य हैं।

प्रथम - मन में पूरी चाह हो

द्वितीय - शरीर की आरोग्यता प्राप्त हो

तृतीय - एकान्त का स्थान हो

यों को दो चार और न्यारी आवश्यकतायें हुई ॥

प्रथम - आर्य्या इस बात के लोभार्थी थे कि परदेशी सेवक दास होजावें परन्तु पराजयी पहाड़ी इस खोज में थे कि समय पाकर परदेशियों को जीता न छोड़ें।

द्वितीय- पंजाब देश में चराई का सुभीता इतना दृष्टि न पड़ा जितना नित्य बाहर देखा करते थे।

इसी प्रकार की सोच में थे निर्द्वन्द दिनरात व्याकुल रहने लगे तो अधिकार के लोभ के कारण बाहर न निकले और न उन पशुओं को अनुचित बंधन से निर्द्वन्द किया जबतक बाहर रहे जंगली वनगायों के खोज में जीवन व्यतीत करते रहे पंजाब में आकर अपने पुराने जथे के लोगों को लौंडी गुलाम बनाने के लिये दिन रात सोच बिचार करने लगे- हमने यह इतिहास केवल इस लिये सुनाई कि प्राचीन ग्वालों को बहुतसी चिंता पंजाब देश में उत्पत्ति हुई हैं।

यह ग्वाले जिन्होंने पंजाब जीतकर अपना नाम आर्य्या रक्खा जानते थे कि कभी कभी स्वप्न अवस्था में किसी २ बात का ज्ञान अवश्य होता है यदि मरी फैलती या आप रोगी होते अथवा इनके वैरी समय पाकर इनके मवेशी पर डांका डालते तो ऐसे समय देशियों को मार हटाते परन्तु आगे को धन प्राण बचाने के निमित्त शोकाग्नि सोच बिचारों की उधेड़बुन में पर्व्वत संधों में जा बैठते ऐसी धुनि में कदाचित् निद्रा आजाती तो स्वप्न में धन प्राण बचाने के भले नियम ज्ञात कर लिया करते परन्तु यह आर्य्या इस देव नियम से अज्ञान थे कि यदि कोई मनुष्य किसी धुनि में सोरहे तो स्वप्न अवस्था में कुछ न कुछ ज्ञान अवश्य प्राप्त कर लिया करता है।

आर्य्या अधिक समय तक इस खोज में रहे कि जैसे बने ऐसी स्वप्न अवस्था का प्रगट होना हमारे स्वाधीन होजावे यदि आवश्यकता हो ज्ञात कर लिया जावे कि किस समय क्या करें क्योंकि राज प्रबंध के निमित्त परदेशियों को बुद्धि न थी इसी लिये शूद्रों से दिनरात झगड़े बखेड़े बने रहते थे और आपस के युद्ध में हज़ारों जान से मारेजाते थे।

प्राप्त हो ही आता है इन दो दैव नियमों पर प्रत्यक्ष है कि मनुष्य को कोई विद्या आवश्यकता होने के पहले प्राप्त न हो तुमको याद होगा कि हिन्दुस्तान के सिवाय यूनान देश में इस विद्या के प्रगट होने के पहले यूनानियों को निकम्मे हाड़ की काट छांट के लिये एक परीक्षित और शरीर की पुष्टता रखने वाले नियम की आवश्यकता पहिले ही से उन्हें व्याकुल कर रही थी।

मनुष्य की प्राचीन सभ्यता के साथ हम अभी कह चुके हैं कि अगले लोगों को कैसी २ आवश्यकतायें थीं हम उनका संक्षेप फिर सुनाते हैं।

प्रथम - बैरी ग्वालों की दुर्बल ग्वालों के मवेशी पर लूट मार

द्वितीय - दुर्बल ग्वालों का जान से मारा जाना अंत में निर्मोहन बच्चे और निर्दोष स्त्रियों का बैरियों के हाथ लगना सेवक दास होकर मवेशी की चाकरी करना -

तृतीय - मवेशी की बीमारी और मरी में हजारों मवेशी का मरना -

चतुर्थ - मवेशी के मारने वाले की खोज और मन में तीसरे ईश्वर की कुरेद -

पांचवें - आरण्याग्नि से जंगल की घास पशुओं की बर्षों की चराई का सुभीता नाश होना उन की विनती पर दया न करना -

सब से पहिले किस देश में योग विद्या प्रगट हुई और वहां किस प्रकार नियुक्त की गई

एशिया देश के ग्वाले जिन की प्राचीन सभ्यता सुना चुके हैं जब फिरते फिरते पश्चिम ओर से पंजाब में आये तो इस जथे के बहुधा मनुष्य जो चलने फिरने से असमर्थ होने के कारण हिन्दुस्तान की किसी २ जगह स्थापित होकर जंगल बसा चुके थे अब इन परदेशियों को बैरी जान करके युद्ध करने लगे दोनों ओर से हजारों आदमी मारे गये अंत में परदेशियों की जय रही देशी पराजय देख कर हिन्दुस्तान के पहाड़ों पर जाकर बसे और इस देश के बहुधा मनुष्य उनके दास सेवक रहे परदेशी अपने लाल स्वेत चिहरे पर और ईश्वरदत्त ज्ञान पर घमंड करके बैरियों को शूद्र और अपने लिये आ

मलीन होकर पर्वत संधों में जा बैठते और ये घंटों सोचा करते कि हमने ऐसी २ बिनती कीं परनजाने क्या कारण है कि हमारे इन बलवंत देवतों ने हमारी सहायता कुछ भी नकी - ऐअज़ीज़ इस सच्चे और मन मनोहर इतिहास सुनने के उपरांत आगे का दर्स भले प्रकार ज्ञान होगा जो हम अब वर्णन करते हैं॥

जीवाकर्षण अथवा योग विद्या के प्रगट होने का आदि कारण

कभी २ ये ग्वाले इसी उधेड़ बुन में सो जाते और स्वप्न में अपनी आशा के अनुसार सहज युक्ती से ज्ञात कर लेते जो जागर्त अवस्था में अवश्य असंभव थे ऐसे आश्चर्य रूपी स्वप्न अवस्था में कभी देखते कि बैरी इस रस्ते आता है तो यह वह मार्ग छोड़कर अपने मवेशी दूसरे जंगल में ले जाते कभी कोई स्वप्न में यह कहता दृष्टि पड़ता कि तुम्हारे बैरी बिजयी न होंगे परन्तु उनका धन दौलत अवश्य तुम्हारे हाथ लगेगा।

मरी के समय कभी स्वप्न में इस बात का ज्ञात होता कि इस जंगल में मवेशी लेजाने से मरी से बच जावेंगे अथवा इस जड़ी बूटी के खिलाने पिलाने से भले चंगे होजायगे - ऐअज़ीज़ संक्षेप यह है कि जीवाकर्षण अथवा योग विद्या के प्रगट होने का मूल कारण दैव संयोग पर कभी २ स्वप्न में ज्ञात होता है जो इस पवित्र विद्या की सच्चाई पर एक होसकती है।

योग विद्या का प्रथम पाठक केवल दैवी नियम ही हुआ है

प्रगट होने के आदि कारण से तुम ज्ञात कर सक्ते हो कि योग विद्या का प्रथम पाठक केवल दैव नियम ही हुआ है परन्तु हम यथावस्थित बयान करते हैं आप चित लगा कर सुनें।

- १ - यह दैव नियम है कि किसी जीवधारी को आवश्यकता होने से पहले ज्ञान प्राप्त नहीं होता - २ - यदि किसी जीवधारी को किसी प्रकार की आवश्

दावाग्नि भी देख चुके थे उनको यह भी ज्ञात था कि यह दावाग्नि जंगल में अपने आप प्रगट होकर दमभर में घास के जंगल मवेशियों की बर्षों की चराई का सुभीता इस प्रकार जला देती है कि फिर केवल दो चार झुलसे हुए वृक्ष दिखाई देते या जंगल में कोयले दहकते दृष्टि पड़ते हैं ऐसे समय यह लोग अग्नि की लपट बचाकर बिनती किया करते थे ॥

होम व हवन का आदि कारण

बहुधा ग्वाले सूर्य्य की ईश्वरताई के नकारी न थे परन्तु सूर्य्य के बनिस्बत अग्नि को सर्व शक्तिमान ईश्वर अवश्य ज्ञात करते थे सूर्य्यों के समान यह लोग भी जंगल के अति सुन्दर सुस्वाद फल, शहद, दूध आदि इस आशा पर अग्नि में डाला करते थे कि यह अग्नि हमारे मवेशियों पर दया करके घास के जंगल न जलावे ॥

एक न्यारे ईश्वर की खोज

आदि में इन ग्वालों ने सूर्य अथवा अग्नि की ईश्वरताई को ज्ञात किया परन्तु बर्षों तक बराबर यही देखा कि न सूर्य्य पूजकों की सूर्य्य से सब मनोरथ पूरे होते हैं और न अग्नि होत्रियों के मवेशियों पर दया करके ये अग्नि जंगल की घास छोड़ती है इसलिये बहुधा ग्वाले यद्यपि डरकर उनकी ईश्वरताई को स्वीकार करते थे परन्तु मन में अति निश्चय किये हुए थे कि हमारे मवेशियों का मारने वाला कोई और ही है ॥

मनुष्यों पर अधिकार

इनमें से बहुधा ग्वाले अग्नि सूर्य्य आदि की ईश्वरताई से उस समय निरे नकारी होगये यदि और ग्वालों ने युद्ध की तैयारियां की और चाहा कि दुर्बल ग्वालों को मार बराबर करें और उनके मवेशी धन दौलत छीनलें क्योंकि यह दुर्बल और छोटी मंडली के ग्वाले ऐसे भयानक संदेशे सुनकर घबरा जाते कि दिन की भूख रात्रि की नींद जाती रहती सूर्य्य अग्नि आदि की बड़ी २ बिनती करते और बैरी के नाश की आशा पर प्रार्थना करते परन्तु इधर से उत्तर भी न मिलता जो होनहार होता अंत में वही होता. ऐसी शोकाग्नि में यह ग्वाले हानि उठाक

कभी २ जंगल में दैव संयोग पर ज्वालाग्नि भी देख चुके थे जो छिनमात्र में घास के बड़े २ जंगल जला कर खाक कर डालती है और मवेशी की बाड़ों तक की घराई का सुभीता पलभर में नाश कर देती है। ऐसे ज़ोर सूर्य्य के बनिसबत इन लोगों को अग्नि की ईश्वरताई पर अति निश्चय था। यद्यपि अग्निज्वालों पर क्रोध तो बहुत आता परंतु बस न चलने के कारण दूर खड़े होकर घंटों तक देखा करते थे॥

मत में विरोध और सोरियों की आदि

बहुधा ग्वालों ने सूर्य की ईश्वरताई को ज्ञान किया इसलिये अद्भुती प्रकाश से प्रकाशित और सारी पृथ्वी पर प्रकाश प्रगट करने वाला जंगली ग्वालों को हिमालय पर्वत की शीत से बचाने वाला उनके चित में दूसरा ज्ञात न हुआ।

भोग की रीति

सूर्य्य की ईश्वरताई का निश्चय जितना नित बढ़ा उतना ही इन ग्वालों को सूर्य्य से प्रेम भी अधिक होता गया संसार में एक यह नियम है कि जब किसी को किसी से प्रीति होती है तो वह अपने प्रीतम के सामने वह वस्तुऐं भेंट किया करता है जो उसको सब प्रकार भली लगती हों इसलिये ये ग्वाले सूर्य्य देवता के रिझाने के लिये वन के अति सुस्वाद फल जैसे अंगूर अनार आदि बहुधा महा सुंदर फूल और वृक्षों की कोमल पत्तियां सिवाय इसके शहद दूध मक्खन आदि खुले मैदानों में रखकर सूर्य के सामने बड़ी बिनती से कहते थे कि पहले आप भोजन करें तब हम खावेंगे यदि देखते कि हमारी भेंट की वस्तुऐं ज्यों की त्यों धरी रहीं तो समझते कदाचित् हमारे सामने खाने से नकार है ऐसे समय ये लोग पहाड़ों की चोटियों पर रख आते या किसी वृक्ष के नीचे रख देते दूसरे समय का भोग जब भेंट करने जाते तो वहां कभी भेंट की वस्तुऐं न पाते इस पर उनको यही निश्चय होता था कि हमारे पीछे खाली लेकिन वह भोग की वस्तुऐं सदैव जंगली जानवर खा लिया करते थे॥

अग्नि होत्री मत की नींव

[illegible]

निर्द्वंद्वताई में अति कमी होगई थी वह लोग लोभ के कारण पशुओं को अपनी कैद से छोड़ते न थे इसी लोभ के कारण संसार में सब से प्रथम ईर्षा प्रगट हुई जब किसी का मवेशी संयोग से दूसरे के रेवड़ में चला जाता तो ये अभागी ग्वाले वापिस न देते यह लोग मवेशी को गिनना तो नहीं जानते थे परन्तु लोभ के अधिकारी होकर दिन रात बन गायों के खोज में रहा करते थे ॥

आपस में युद्ध और गुलामी का दस्तूर

ऐष्वजीज़ यह पथिक ग्वाले इन निर्द्वंद मवेशी को अपनी बपौती ज्ञात करके आपस में ऐसे लड़ते झगड़ते मानो किसी मुरदार पर कुत्ते लड़ते हैं जो बलवंत होता अपने वैरी को इतना घायल करदेता कि वह युद्ध का नाम भी न लेता अगर इस युद्ध में नष्टमान होजाता उसको खा लेते शेष मांस उन्हीं मित्र कुत्तों को डाल देते वैरी के मवेशी रेवड में मिलाये जाते उन के निर्मोहन बालक और निर्दोष स्त्रियां अपने अधिकार में लाकर दिन राति प्रसन्न रहा करते ॥

पशुओं का बीमार होना

ये ग्वाले कभी २ घने गुंजान वृक्षों के नीचे की घास चराने के लिये मवेशी छोड़ देते आस पास की छोटी २ बन्द नदी अथवा झीलों का पानी मवेशियों को पिलाते शीत से बचाने के लिये उन्हीं गुंजान वृक्षों पर संतोष करते ऐसे समय पर ये मवेशी लाभकारी अहार न पाने और अधिकता होने के कारण बीमार होजाया करते थे या मरी फैलने के कारण सैकड़ों मवेशियों की जान थोड़ी नष्ट होजाती थी मवेशी का मरना उन के लिये बड़ा क्लेश था परंतु वह लोग इस भेद से अज्ञान थे कि निकम्मी घास और विषभरा पानी पिलाने के कारण मवेशी की मृत्यु होती है ॥

ईश्वर का खोज और शास्त्र की आदि

इन लोगों को दिन राति यह कुरेद रहती थी कि हमारी मवेशियों का मारने वाला कौन है और वह कौन हमारा ऐसा करता है उस मारने वाले को जंगल २ खोजते फिरते और जब कहीं पता न लगता तो हारे समय यही ध्यान होता था कि होवे न होवे यही चमकता दमकता सूर्य होगा यह लोग अपने पर्याग्नते समय

हमारे अधिकार से नकार नहीं कर सक्के इस बात का निश्चय इसलिये होगया था कि कुत्ते उनका झूठा अहेरी मांस खा कर इन मनुष्यों से हिल गये थे बल्कि वह कुत्ते मांस की आशा पर दिन रात साथ रहा करते रात्रि को ये मनमौजी चैन से सोते और कुत्ते रात्रि भर इस प्रकार पहरा देते कि कोई जंगली पशु उनके पास से होकर न निकलता॥

पशुओं का हिलाना

इन लोगों ने आदि में दूध देने वाले पशु गाय भेड़ बकरी आदि सहृश्य पर हाथ बढ़ाया क्योंकि ये पशु दीन सुंदर स्वरूप बलवंत सवारी और बोझ लादने के सिवाय मनुष्यों से प्रीति करने वाले हैं॥

पशुओं से प्रीति

जब ज्ञात हुआ कि दूध अति सुस्वाद पथ्य और शक्ति को स्थापित आहार है इसके प्राप्त करने में विशेष कठिनता भी नहीं होती है और थके हारे आराम से सवारी लेसक्ते हैं तो मन से प्रीति करने लगे इन बिचारे दीन और निर्द्वंद पशुओं की क़ैद से अगले मनुष्यों को सब से बड़ा सुख ये मिला था कि आदि बसंत में फल फलारी न मिलने पर भी भूखे नहीं रहते बल्कि बसंत के अंत में भी वृक्षों पर चढ़कर फल फलारी तोड़ने के लिये पुराने नियम छोड़ बैठे थे॥

मनुष्यों की निर्द्वंदताई में न्यूनता

सवारी बारबरदारी की आशा पर इस निर्द्वंद मंडली ने पशुओं की आधीनता ग्रहण की जिस बन में पशुओं की चराई का सुभीता देखा वहां ठहर गये उष्ण शीत ओला पाला आदि से बचने के लिये बनस्पति के छप्पर छा लिये जब देखा चराई होचुकी पशु लेकर किसी और हरे भरे जंगल में जाकर डेरे जा जमाये।

ऐ अज़ीज़ उस समय पर कुत्ते पशुओं के आगे पीछे दायें बायें इस प्रकार रहते जैसे इस समय सिपाहियों के साथ क़ैदियों का चालान होता है यदि कोई मवेशी चरता चुगता दृष्टि से अलोप होजाता या संयोग से अपनी निर्द्वंद मंडली में जामिलता तो यही कुत्ते घेर घेर कर मालिकों के पास पहुंचा देते केवल इसी लिये यह कुत्ते भी इन लोगों को बहुत प्रिय लगते॥

अग्नि में ईर्षा का दैव कारण

ऐ अज़ीज़ मनु[illegible] में [illegible] दिन रात्रि [illegible] रहा करते थे [illegible]

था लेकिन इन लोगों को हिड्डी का शिकार हमेशा सहज युक्ती से होजाया करता था विधि निषेध अथवा बहू बेटी बहन भानजी का ज्ञान इनलोगों को कुछ न था और न उस समय कोई मनुष्य उपदेशिक उत्पन्न हुआ था पर मन मौजी बलवंत कामी पुरुष शारीरिक मनोरथ पशुओं के समान पूरा कर लिया करते थे॥

शहरों की आबादी का दैव कारण

ऐन्अज़ीज़ इस जथे के बहुधा मनुष्य जो पर्य्याटन में जीवन व्यतीत करते थे वह किसी न्यारी उत्पत्ति के आदमी न थे उनके स्वभाव भी केवल इसी प्रकार प्रगट हुए थे इन मन मौजी लोगों की सभ्यता इस समय के समान न थी इसलिये अपनी पर्य्याटन अवस्था में जो जगह भली प्रकार ज्ञात होती उन्हीं स्थानों पर स्थापित होते जबतक मन उच्चाटन होता आगे पैर न धरते इस दैव कारण से न केवल एशिया वल्कि सारी पृथ्वी आबाद होगई॥

आर्य्या और शूद्र का दैवज्ञात

बहुधा पथिक थोड़े दिनों में पर्यटन करते यदि आश्चर्य्य रूप से अपने पुराने ठिकानों पर आनिकलते तो एक दूसरे को पहचान लेता था परन्तु दस पांच वर्ष के उपरांत लौटने वाले अपने पुराने साथियों को पहचानते न थे उनको जानते थे केवल इस कारण कि देश २ की जल वायु उष्णता शीतता की न्यूनाधिकता के सिवाय नाना प्रकार के फल फलारी नित्य अहार करने के कारण ये पथिक उन स्थापिक और अपाजों से बलवंत सुंदर शरीर और लाल स्वेत चिहरे के मनुष्य दिखाई देते थे मानों ये लोग न्यारी उत्पत्ति के लोग हैं इसकारण ये लाल स्वेत सुंदर शरीर अपनी मंडली से मेल रखते थे परन्तु इन में ईर्षा न था जैसे नाना प्रकार के पक्षी एक जंगल में चरते चुगते हैं परन्तु उड़ान में केवल अपनी ही मंडली के साथ पर बांधकर उड़ा करते हैं॥

जीवजंतुओं पर अधिकार

यह मन मौजी लाल स्वेत चिहरे के मनुष्य अपनी पर्य्याटन अवस्था में बहुधा पशुओं की निडरताई और उनका डर अपनी सभ्यता भले प्रकार जांच चुके थे इसलिये

[illegible]

मनुष्यों की प्राचीन सभ्यता

प्राचीन समय में एशिया के रहने वाले पुरुष स्त्री एक साथ नंगे रहते थे यदि भूख लगती बन के अकृष्टपच्य के फल फलारी खाते यदि प्यास लगती बहती नदियों का पानी पीते यदि मन घबराता १० दस ५ पांच मिलकर किसी सुन्दर बाड़ी में अथवा नदी के किनारे मन प्रसन्न करते अगर किसी भयानक पशु को आगे आता देखते बन वृक्षों की टहनियां तोड़ कर उनका सामना करते या डरकर पहाड़ों की खोह में छुप जाते - ग्रीष्म ऋतु में शीत पहाड़ों पर जीवन व्यतीत करते और जब ठंढ पड़ने लगती नीचे उतर आते थे कभी जथा बांधकर दूर २ के जंगलों में पर्य्यटन करते परन्तु जो चलने फिरने के अयोग्य थे वह केवल एक ही स्थान पर स्थापित होकर आस पास के बन वृक्षों की फल फलारी पर सन्तोष कर लेते थे या जिन जानवरों का शिकार कर सक्ते थे उनको केवल इस प्रकार खा पीकर काम में ले आते जैसे शिकारी जानवर अपने शिकार को खाया करते हैं जो जानवर शिकार में मारते उनकी खाल उधेड़कर ओढ़ते बिछाते अथवा पर्बत की संधों में जाड़े की रातें बसेर करते यदि कोई मर जाता जलाना गाड़ना कुछ न जानते खा पीकर अलग करते पेट भरा होता तो भूख लगने के समय तक पत्थरों की हवादार झकरियां बनाके रख छोड़ते इसलिये कि मांसाहारी पशु इनको अचेत पाकर न लेजावें सिवाय इसके आवश्यकता पर फल फलारी न मिलना या अहेर हाथ न लगता तो उस समय इन मनुष्यों को नाना प्रकार के मरे गिरे जानवरों को भोजन अहार करने में नकार न था ॥

अधिक समय तक यह मनुष्य शहद के स्वाद से ज्ञात न हुए कि मक्खियों के डंक से बचकर शहद प्राप्त करने की योग्यता नहीं रखते थे और न इतना ज्ञान था कि लोहे के शस्त्र बनाकर स्वाभाविक सुस्वाद लाभकारी कंद मूल धरती से खो

[illegible]

(२) जो लोग [illegible] नहीं भेजते हैं।

(३) जिन महाशयों ने [illegible] भेजते हैं।

(४) जिन लोगों ने अपनी [illegible] दिया पर [illegible] निबन्ध [illegible] १५ [illegible] ग्राहक [illegible] हैं।

परन्तु हम [illegible] यदि आप ग्राहक नहीं हैं तो कृपा करके अपनी [illegible] सूचित कीजिये कि संपादक [illegible] और [illegible] कृपा का गुण माने।

संपादक

[illegible] निबन्ध मन्दिर

रिसाल:

[illegible] मन्द

नम्बर - २ पहली जिल्द

बाबत १५ नोवंबर सन् १८९० ई.

जिसमें जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरेज़म के द्वारा विद्या सम्बंधी विषय और प्रबंधों का अनुसंधान है

जिस को

श्रीयुत मिर्ज़ा बाक़र हुसैन ने ११ वर्ष की परीक्षा के पीछे अपने मित्र वर्गों की प्रेरणा से सर्वजनों के उपकारार्थ शुद्ध उर्दू और प्रचलित हिन्दी भाषा में प्रकाशित किया

इस तीसरे रिसाले में जीवाकर्षण विद्या के विषय अगले महात्माओं का अनुमान और इस समय के साधारण नियम आदि एक अनपढ़ी कुलीन स्त्री ने योग अवस्था में इस प्रकार वर्णन किये हैं ॥

आगरा

मेडीकल प्रेस में मुंशी अमीरुद्दीन अहमद साहिब के प्रबंध से छापा गया - नोवंबर सन १८९० ई.

رسالہ

[illegible]

جلد ۱ ۔ ۱۵ ۔ نومبر سنہ ۱۸۹۰ء نمبر ۳

دربارۂ عام تحقیقات علمی مسائل و مضامین بذریعہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی

جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیز احباب کے اصرار کرنے کے سبب اور نیز بنظر رفاہ عام شائستہ اردو اور مروج ہندی مین شایع کیا

اس تیسرے رسالہ مین علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی نسبت قدیم مقدسون کا خیال اور اس زمانہ کے عام مروج قواعد وغیرہ وغیرہ ایک ناخواندہ شریف بی بی نے میسمرزم کی حالت مین اس طرح پر حرف بحرف بیان کئے ہین

میڈیکل پریس آگرہ مین چھپا

التماس ضروری

۱- جو حضرات ہمارے رسالہ کی خریداری سے انکاری ہوئے ہین ہم اس مہینہ مین اُنکے نام اپنا رسالہ روانہ نہین کرتے۔

۲- جن صاحبان نے اپنی مستقل خریداری ظاہر کی ہو اُن کی خدمت مین یہ رسالہ شکریہ کے ساتھ ارسال کیا جاتا ہی۔

۳- جن صاحبان نے اقرار یا انکار خریداری سے اسوقت تک ہمکو اطلاع نہین دی وہ لوگ بموجب ضابطہ نمبر ۴ مندرجہ رسالہ نیازمند جلد اوّل نمبر دوم مجاریہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء یقیناً مستقل خریدار خیال کئے جاسکتے ہین لیکن بنظر احتیاط و بلحاظ خوش معاملگی مکرر عرض کرتے ہین کہ اگر آپ واقعی خریدار نہین ہین تو مہربانی فرماکر انکاری پوسٹ کارڈ بھیجئے اور اڈیٹر کو عزت بخشئے۔ تاکہ اڈیٹر آیندہ کے اس صرف بیجا سے محفوظ رہے اور آپ کی عنایتون کا دل سے مشکور ہو۔

اڈیٹر رسالہ نیازمند

انسان کا پُرانا طرزِ معاشرت

نہایت قدیم زمانہ مین ایشیا کے رہنے والے مرد وعورت یک ساتھ برہنہ رہتے تھے جب بھوک لگتی جنگل کے خود رو درختون کے پھل پھلاری کھاتے جب پیاس لگتی قدرتی بہتی ندیون کا پانی پیتے - جب دل گھبراتا دس پانچ ملکر کسی خوشنما وادی مین یا کسی ندی کے کنارہ دل بہلاتے - اگر کسی خونخوار جانور کو سامنے آتا دیکھتے جنگلی درختون کی شاخین توڑکر اُن کا مقابلہ کرتے یا خوف کھاکر پہاڑون کی کھوہون یا بھٹون مین چھپ جاتے تھے -

گرمی کے ایام مین سرد پہاڑون پر زندگی بسر کرتے اور جب سردی پڑنے لگتی نیچے اُتر آتے تھے کبھی جتھا باندھکر دور دراز کے بیابانون مین سیر وسفر کرتے لیکن جو چلنے پھرنے سے معذور تھے وہ صرف ایک جا مقیم ہوکر اپنے آس پاس کے جنگلی درختون کے پھل پھلاری پر قناعت کرلیتے تھے یا جن جانورون کا شکار کرسکتے تھے اُن کو اسی طرح کھا پیکر کام مین لے آتے جسطرح کہ شکاری جانور اپنے شکار کو کھایا کرتے ہین - جو جانور شکار مین مارتے اُن کی کھال اُدھیڑ کر اوڑھتے بچھاتے یا پہاڑون کی درزون مین جاڑے کی راتین تیر کرتے اگر کوئی مرجاتا جلانا گاڑنا مطلق نہ جانتے بلکہ کھا پیکر الگ کرتے پیٹ بھرا ہوتا تو بھوک لگنے تک پتھر کی ہوا دار جھجریان بناکر رکھ چھوڑتے تاکہ گوشت خوار جانور اُن کو غافل پاکر نہ لیجاوین - سوا اسکے اگر ضرورت پر پھل پھلاری نہ ملتا یا شکار ہاتھ نہ لگتا تو اُس وقت مین ان لوگون کو ہر ایک قسم کے مرے گرے جانورون کو بھی کھا لینے مین انکار نہ تھا -

عرصہ دراز تک یہ لوگ شہد کے مزے سے یون واقف نہ ہوئے کہ مکھیون کے نیش سے محفوظ رہکر شہد حاصل کرنے کی لیاقت نہین رکھتے تھے - اور نہ اتنی عقل تھی کہ آلات آہنی بناکر قدرتی خوش ذائقہ اور صحت بخش زمین قند زمین سے کھود کر نکالین اور اُنکے مزہ سے واقف ہون نباتات کو پکا کر کھانا مطلق معلوم نہ تھا لیکن ان لوگون کو ٹنڈی کا شکار ہمیشہ بہت آسانی سے

ہوجایا کرتا تھا۔ حرام۔حلال۔بہو۔بیٹی۔بہن۔بھانجی کی تمیز اِن لوگون کو مطلق نہ تھی اور نہ اُس زمانہ مین کوئی شخص کسی خاص تعلیم کا دینے والا مبعوث ہوا تھا۔ یہ آزاد و شہوت پرست اور توانا لوگ نفسانی خواہشین جانورون کی طرح پوری کر لیا کرتے تھے۔

شہرون کی آبادی کی قدرتی وجہ

اے عزیز۔ اس جتھے کے بعض آدمی جو سیر و سفر مین زندگی بسر کرتے تھے وہ دوسری آفرینش کے آدمی نہ تھے اُن کی طبیعتین بھی ٹھیک ٹھیک اسی طرح کی واقع ہوئی تھین۔

چونکہ ان آزاد لوگون کا طرزِ معاشرت آج کل کے لوگون کا سا نہ تھا اِس سیاحی حالت مین جو جگہ پسند آتی وہین رہجاتے۔جب تک دل اُچاٹ نہ ہوتا آگے قدم نہ بڑہاتے اس قدرتی سبب سے نہ صرف ایشیا بلکہ ساری زمین آباد ہوگئی

آریہ اور شودر کا قدرتی امتیاز

بعض سیّاح تھوڑے عرصہ مین سیر و سفر کرکے اگر اتفاقیہ پُرانے ٹھکانون پر آنکلتے تو ایک دوسرے کو پہچان لیتا تھا مگر دس پانچ برس کے بعد لوٹنے والے نہ اپنے پُرانے ساتھیون کو پہچانتے اور نہ یہ اُن کو جانتے تھے اِس وجہ سے کہ دیس دیس کی آب وہوا۔ گرمی سردی کی کمی وبیشی سوا اِسکے صدہا قسم کے پھل پھلاری استعمال مین لانے کے سبب یہ سیاح اُن قیامی اور اپاجون کی بہ نسبت توانا۔قوی ہیکل۔خوبصورت۔اور سُرخ وسفید چہرہ کے آدمی نظر آتے تھے۔ ایسے کہ گویا یہ لوگ دوسری آفرینش کے آدمی ہین اِس وجہ سے سُرخ وسفید چہرے کے آدمی اپنے رنگ کی جماعت سے میل رکھتے تھے مگر ان مین بغض و کینہ مطلق نہ تھا جس طرح مختلف قسم کے پرند ایک جنگل مین چرتے چگتے ہین پر سیر و سفر مین صرف ایک ہی جنس کے پرند پرا باندھکر اُڑا کرتے ہین۔

جانورون پر حکومت

یہ سُرخ وسفید چہرے کے آزاد انسان اپنی سیاحی حالت مین عموماً سب جانورون کی دلیری

اور اُن کا خوف اُن کا طرزِ معاشرت خوب دیکھ چکے تھے اسلیئے اُن کو یقین تھا کہ بعض جانورون کو ہم اِس درجہ مطیع کرسکتے ہین کہ وہ ہماری اطاعت سے گریز نہین کرسکتے اس بات کا یقین اُن کو اِس وجہ سے ہو گیا تھا کہ کُتے اِن لوگون کا جھوٹا شکاری گوشت کھا کر ان لوگون سے ہل گئے تھے بلکہ یہ کُتے گوشت کی طمع پر دن رات ساتھ رہا کرتے رات کو یہ آزاد آرام سے سوتے اور کُتے رات بھر اِس طرح پہرہ دیتے کہ کوئی جانور ان کے پاس سے بھی نہ گذر سکتا تھا

مواشی کا رام کرنا

اِن لوگون نے سب سے پہلے دودھ دینے والے جانور مثل گائے بھیڑ بکری وغیرہ پر کوشش مبذول کی کیونکہ یہ جانور غریب خوبصورت توانا سواری بار برداری کے سوائے اِنسان سے جلد اُنس قبول کرنے والے ہین۔

جانورون سے اُنس

جب معلوم ہوا کہ دودھ نہایت پُر ذائقہ زود ہضم اور قوت کو برقرار رکھنے والی غذا ہی۔ اور اِسکو حاصل کرنے مین چندان دقت بھی نہین ہوتی ہی سوائے اِسکے جنگل کے پھل پھلاری اور نیز بارے تھکے آرام سے سواری لے سکتے ہین تو دل وجان سے عزیز۔ رکھنے لگے ان بیچارے غریب اور آزاد جانورون کی قید سے انسان کی پُرانی آفرینش کو سب سے بڑا آرام یہ ملا تھا کہ ایام خزان مین پھل پھلاری نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے نہین رہتے تھے بلکہ ایام بہار مین بھی درختون پر چڑھ کر پھل پھلاری توڑنے کے لئے پُرانی ریاضت چھوڑ بیٹھے تھے۔

انسان کی آزادی مین فرق

سواری بار برداری اور دودھ کی طمع پر اِس آزاد جماعت نے مویشیون کی غلامی اختیار کی جس جنگل مین مویشیون کی چرائی کا سُبیتا دیکھا وہان قیام کیا۔ گرمی سردی اولہ پالا وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لئے بانس پتی کے چھپر چھا لئے جب دیکھا کہ چرائی ہوچکی مواشی لیکر کسی اور ہرے بھرے جنگل مین جا کر ڈیرے جا جمائے۔

اے عزیز۔ اُس وقت یہ رفیق کُتّے مواشی کے آگے پیچھے دائین بائین ٹھیک اسطرح چلتے جس طرح اس زمانہ مین سپاہیون کے ساتھ قیدیون کا چالان ہوتا ہے۔ سوائے اسکے جب کبھی یہ مواشی چرتے چُگتے نظرون سے غائب ہوجاتے یا کبھی موقع پاکر اپنے آزاد گروہ مین چلے آتے تو یہ ہی کُتّے گھیر گھیر کر مالکون کے پاس پہنچا دیتے تھے۔ اِس وجہ سے یہ کُتّے بھی اِن لوگون کو بہت عزیز تھے۔

سب سے پہلے نفاق کی قدرتی وجہ

اے عزیز۔ مواشی انسان کی قید مین تو دن رات کی مصیبت اُٹھا ہی رہے تھے مگر انسان کی آزادی مین بھی بہت کچھ فرق آگیا تھا یہ لوگ طمع کے سبب جانورون کو اپنی قید سے آزاد نہین کرتے تھے اس طمع کے سبب سب سے پہلے دُنیا مین **نفاق** نے صورت دکھلائی یعنی جب کسی کا مواشی اتفاق سے دوسرے کی ریوڑ مین چلا جاتا تو یہ بدنصیب گوالے اُسکو واپس نہ دیتے یہ لوگ مواشی کو شمار کرتے تو مطلق نہجانتے تھے مگر ہوس کے مارے دن رات جنگلی گاؤن کی تلاش مین رہا کرتے تھے۔

باہمی جنگ و جدل اور غلامی کا دستور

اے عزیز۔ یہ گوالے سیاح اِن آزاد مواشی کو اپنا ورثہ پدری خیال کرکے آپسمین اسطرح سے لڑتے جھگڑتے جسطرح کسی مُردار پر کُتّے لڑتے ہین جو زور آور ہوتا اپنے حریف کو اس درجہ زخمی کردیتا کہ وہ مقابلہ کا نام بھی نہ لیتا اور اگر اِس وحشی جنگ مین جان سے مارا جاتا اُسکو بے تکلف کھالیتے باقی سارا گوشت پوست ہڈی گُڈی اُنھین رفیق کُتّون کے آگے ڈال دیتے حریف کے مواشی ریوڑ مین ملائے جاتے اور اُن کے معصوم بچّے بیگناہ عورتین اپنے تصرف مین لاکر دن رات خوشیان مناتے تھے۔

مواشی کا بیمار ہونا

یہ گوالے کبھی کبھی گھنے گنجان جنگلی درختون کے نیچے کی گھاس چرانے کے لئے مواشی چھوڑدیتے تھے۔ گرد و پیش کی چھوٹی ندی یا جھیلون کا پانی مواشیون کو پلاتے سردی سے محفوظ

رہنے کے لئے وہ ہی گنجان درخت کافی خیال کرتے۔ اس صورت مین یہ مواشی صحت بخش آب و دانہ استعمال مین نہ لانے کے سبب اور نیز بوجہ کثرت کے بیمار ہو جایا کرتے تھے یا مری پھیلنے کے سبب صدہا مواشیون کی جان ناحق تلف ہو جاتی تھی۔ ان لوگون کو اگرچہ اپنے عزیز مواشی کا مرنا صدمہ سے خالی نہ تھا تاہم وہ لوگ اس بات سے ناواقف تھے کہ نکمی گھاس اور زہریلا پانی پلانے کے سبب مواشی کی جانین تلف ہوتی ہین

خدا کی تلاش اور شریعت کی ابتدا

ان لوگون کو دن رات یہ کرید رہتی تھی کہ ہمارے مواشی کا مارنے والا کون ہی اور وہ کیون ہمارے ساتھ ایسا کرتا ہی اُس مارنیوالے کو جنگل جنگل تلاش کرتے پھرتے تھے اور جب کہین پتہ نہ لگتا تھا تو ہارے درجہ یہ ہی خیال ہوتا تھا کہ ہو وے نہ ہووے یہ ہی چمکتا دمکتا سورج ہوگا سوائے اسکے یہ لوگ اپنے سیر و سفر کے ایام مین کبھی کبھی جنگل مین قدرتی طور پر آگ کے شعلہ بھی دیکھ چکے تھے جو دم بھر مین گھاس کے بڑے بڑے جنگل جلا کر خاک سیاہ کر ڈالتی ہی اور مواشی کی برسون تک کی چرائی کا سبیتا لحظہ بھر مین غارت کر دیتی ہی۔

اے عزیز۔ سورج کی بہ نسبت ان لوگون کو آگ کی اُلوہیت کا زیادہ خیال تھا اگرچہ ان آتشی شعلون پر طپش تو بہت ہی کچھ آیا کرتا تھا زور نہ چلنے کے سبب دور کھڑے ہو کر گھنٹون دیکھا کرتے تھے۔

مذہب مین اختلاف اور شماسیون کی ابتدا

بعض گوالون نے سورج کی اُلوہیت کا اعتراف کیا اس وجہ سے کہ بے نظیر شان و شوکت سے چمکنے والا اور تمام عالم کو روشن کرنے والا جنگلی گوالون کو برفستانی پہاڑون کی سردی سے محفوظ رکھنے والا اُن کے ذہن مین دوسرا نظر نہ آیا

بھوگ کی رسم

سورج کی اُلوہیت کا یقین جسقدر روز افزون ہوا اُسی قدر ان گوالون کو سورج سے اُنس بھی بڑھتا گیا

یہ ایک معمولی بات ہی کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہی تو وہ اپنے عزیز کے آگے وہ چیزین نذر کیا کرتا ہی جو اُسکو ہر طرح پسند ہون اِس بنا پر یہ گوالے سورج دیوتا کو رجھانے کے لئے جنگل کے نہایت خوش ذائقہ پھل مثل انگور۔ انار وغیرہ اور بعض نفیس پھول اور بعض قسم کی خوبصورت نرم پتیان سوا اِسکے شہد۔ دودھ۔ مکھن وغیرہ وغیرہ کھلے میدانون مین رکھکر سورج کے آگے بڑی منت سے کہتے تھے کہ پہلے آپ بھوجن کرین تب ہم کھاوین گے۔ جب دیکھتے کہ ہماری نذر کی چیزین جون کی تیون دھری ہین تو سمجھتے کہ شاید ہمارے سامنے کھانے سے انکار ہی اِس بنا پر وہ لوگ ہمیشہ پہاڑیون کی چوٹیون پر رکھ آتے یا کسی درخت کے نیچے دھر دیتے دوسرے وقت کا بھوگ جب نذر کرنے جاتے وہان کبھی بالکل نہ پاتے گاہے تھوڑا سا نظر آتا جسپر اُنکو یہ ہی خیال ہوتا تھا کہ ہماری غیبت مین کھا لیا لیکن وہ بھوگ کی چیزین ہمیشہ جنگلی جانور کھا لیا کرتے تھے۔

آتش پرست یا اگن ہوتری مذہب کی بنیاد

اِن گوالون نے ایشیا کے جوالا مکھی پہاڑ دیکھے تھے سوائے اِسکے کبھی جنگل کی قدرتی آگ بھی دیکھ چکے تھے اُنکو یہ بھی معلوم تھا کہ یہ قدرتی آگ جنگل مین خود بخود نمایان ہو کر لحظہ بھر مین گھاس کے جنگل مواشیون کی برسون کی چرائی کا سُبیتا اِس طرح خاک سیاہ کر ڈالتی ہی کہ بنگاہ باقی چند جھلسے ہوئے درخت نظر آتے یا جنگل مین کوئلے دہکتے دکھائی دیتے ہین تو یہ لوگ آگ کی لپٹ بچا کر منت سماجت کرتے تھے

ہوم وہون کی ابتدائی وجہ

بعض گوالے اگرچہ سورج کے مخالف نہ تھے مگر بہ نسبت سورج کے آگ کو خداے اعظم سمجھتے تھے آفتاب پرستون کی طرح یہ لوگ بھی جنگل کے نفیس پھل شہد۔ دودھ وغیرہ اِس اُمید پر آگ مین ڈالا کرتے تھے کہ یہ آگ ہمارے مواشی پر رحم کھا کر گھاس کے جنگل خاک سیاہ نہ کیا کرے۔

تیسرے خدا کی تلاش

ابتدا مین اِن گوالون نے سورج یا اگن کی الوہیت کا اعتراف کیا لیکن برسون تک برابر یہ ہی دیکھا کہ نہ آفتاب پرستون کی سورج سے سب مُرادین پوری ہوتی اور نہ آتش پرستون کے مواشی پر

رہم کھاکر یہ آگ جنگل کی گھاس چھوڑتی ہے اسلئے بعض گوالے اگرچہ دبی زبان سے ان کی الوہیت کا اقرار کرتے تھے مگر دل مین خوب سمجھے ہوئے تھے کہ ہمارے مواشی کا رکھوالا کوئی اور ہی ہے

انسان پر حکومت

ان مین سے بعض اگن اور سورج وغیرہ سے اسوقت بالکل مخالف ہوگئے جب بعض گوالے پوشیدہ کمین اور چالاک اپنے سے کمزور گوالون کو مار برابر کرین اور انکے مواشی وغیرہ پر ملکیت مین داخل کرین کیونکہ کمزور اور تھوڑی جماعت کے گوالے یہ وحشت ناک خبر سنکر اس درجہ پریشان ہوتے تھے کہ ہمیشہ دن کی بھوک اور رات کی نیند جاتی رہتی تھی۔

سورج و اگن وغیرہ کے آگے بڑی بڑی منتین کرتے اور دشمن کی بربادی کے واسطے التجا مین کرتے لیکن ادھر سے جواب بھی نہ ملتا اور جو ہونے والا ہوتا آخر وہ ہی ہو گذرتا۔

ایسی جانکاہ مصیبتون مین یہ گوالے برباد ہوکر حریف کی غلامی اور انکے مواشی کی چاکری قبول کرتے کبھی اداس ہوکر پہاڑون کے درزون مین جا بیٹھتے۔ یہ گھنٹون سوچا کرتے کہ ہم نے کیسی کیسی منتین کین پر نہ معلوم کیا سبب ہے کہ ہمارے ان زبردست دیوتاؤن نے ہماری مدد مطلق نہ کی۔

اے عزیز۔ مذکورہ بالا واقعی اور دلچسپ سرگذشت سُننے کے بعد ہمارے آگے کا درس اچھی طرح سمجھ مین آجائیگا جو ہم اب بیان کرنے والے ہین۔

علم مقناطیس حیوانی و روحانی یعنی یوگ ودیا کی ابتدائی وجہ وقوع

کبھی کبھی یہ گوالے اِسی ادھیڑبن مین سو جاتے اور معمولی خواب مین اپنی درخواستون کے جواب اس آسانی سے معلوم کرلیتے کہ بیداری مین صریح ناممکن یا محال تھے۔

اس اتفاقیہ خواب مین یہ گوالے کبھی دیکھتے کہ حریف اس راستے آتا ہے تو راستہ کاٹکر اپنے مواشی دوسرے جنگل مین لیجاتے۔ کبھی کوئی خیالی صورت خواب مین یہ کہتی نظر آتی کہ تمھارے دشمن غالب نہ ہونگے بلکہ اُن کا دھن دولت خود تمھارے ہاتھ لگیگا۔

وبا کے ایام مین کبھی خواب مین اس بات کی آگاہی پالیتے کہ فلان جنگل مین مواشی لیجانے سے

مواشی محفوظ رہین گے یا فلان جڑی بوٹی کھلانے پلانے سے اچھے ہوجاوینگے

اے عزیز۔ مختصر یہ ہی کہ علم مذکور کے ظاہر ہونے کا سبب واقعی قدرتی طور پر گا ہے ما ہے

خواب معمولی مین آگاہی پالینا ہی جو اس مقدس علم کی صداقت پر ایک قوی دلیل ہوسکتی ہی

یوگ وِدّیا کا معلم اوّل صرف قانون قدرت ہوا ہی

ابتدائی وجہ وقوع سے تم معلوم کرسکتے ہو کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا معلم اوّل صرف

قانون قدرت ہوا ہی۔ لیکن ہم اب مفصل طور پر بیان کرتے ہین آپ غور سے سنین۔

اوّل پہلے۔ یہ قدرتی بات ہی کہ کسی جاندار کو ضرورت لاحق ہونے سے پہلے عقل حاصل نہین ہوتی

دوّم۔ جب کسی جاندار کو کسی قسم کی ضرورت لاحق ہوتی ہی تو ساتھ ہی اسکے اُس ضرورت کے

رفع کرنیکے لایق عقل بھی حاصل ہو ہی جاتی ہی۔

ان دوٗ قدرتی قاعدون کی بنا پر ممکن ہی نہین ہی کہ انسان کو کوئی علم ضرورت لاحق ہونے سے

پہلے حاصل ہوجائے تم کو یاد ہوگا کہ ہندوستان کے سوا ملک یونان مین اس علم کے واقع ہونے سے

پہلے یونانیون کو اُستخوان ناکارہ کی قطع بُرید کے لئے ایک مجرب اور تندرستی قائم رکھنے والے طریقہ کی

ضرورت پہلے سے دامنگیر ہو رہی تھی

انسان کے پُرانے طرز معاشرت کے ساتھ ہم ابھی بیان کرچکے ہین کہ پُرانی آفرینش کو کیا کیا جانکاہ

ضرورتین لاحق تھین ہم بغرض یاددہانی مجمل طور پر دوبارہ بیان کرتے ہین۔

اوّل۔ حریف گوالون کی غریبون کے عزیز مواشی پر دست درازی

دوم۔ کمزور گوالون کا جان سے مارا جانا اور معصوم بچّے بیگناہ عورتون پر حریف کی دست درازی

اور غلام ہوکر مواشی کی چاکری

سوم۔ مواشی کی بیماری اور وبا مین ہزارون مواشی کا مرنا۔

چہارم۔ مواشی کے مار ڈالنے والے کی تلاش دبی زبان سے سورج کی الوہیت کا اقرار اور دل مین

تیسرے خدا کی کُرید۔

پنجم - قدرتی آگ سے جنگل کی گھاس مواشی کی برسون چرائی کا سینا دم بھر مین غارت ہوتا اور ان کی منت سماجت پر آگ کو رحم نہ کھانا۔

سب سے پہلے کس ملک مین علم مقناطیس حیوانی و روحانی ظاہر ہوا اور اُنھون نے کس طور پر استعمال کیا

ملک ایشیا کے گوالے جن کا طرز معاشرت وغیرہ ابھی بیان کیا گیا ہی جب پھرتے پھراتے غربی درونہ کی راہ سے پنجاب مین داخل ہوئے تو اسی جتھے کے بعض لوگ جو خاصکر باج ہونے کے سبب ہندوستان کے خاص خاص مقامات مین مقیم ہوکر ویران جنگلون کو آباد کر چکے تھے۔ اب ان پردیسیون کو دشمن سمجھکر مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ فریقین کی ہزارون جانین رائگان ہونے کے بعد آخرکار پردیسیون کو فتح حاصل ہوئی دیسی شکست کھاکر **ہندوستان** کے پہاڑون حصہ مین جاکر آباد ہوئے اور اس دیس کے بعض لوگون نے اونکی غلامی اور چاکری منظور کر لی پردیسی اپنے سرخ و سفید چہرہ اور عقل خداداد پر ناز کرکے غنیم کو **شودر** یعنی پاجی غلام اور اپنے تئین **آریہ** یعنی معزز کہنے لگے

سوائے اُن ضرورتون کے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہین ان پردیسیون کو دو چار اور جانکاہ فکرین لاحق ہوئین

اوّل - آریہ اس امر کے خواستگار تھے کہ پردیسی غلامی اختیار کرین مگر شکست نصیب پہاڑی دن رات موقع ہاتھ لگنے کے منتظر رہا کرتے کہ اگر ہوسکے تو انمین سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑین۔

دوم - ملک پنجاب مین مواشی کی چرائی کا سبیتا اسقدر نظر نہ آیا جیسا کہ باہر روزانہ دیکھ چکے تھے۔ اسی قسم کی فکرون مین یہ آزاد دن رات اوداس رہنے لگے تاہم نہ حکومت کی طمع کے سبب قدم باہر نکالا اور نہ اُن بیچارے غریب مواشی کو ناواجب قید سے گلو خلاص کیا۔

جب تک باہر رہے جنگلی گاؤن کی تلاش مین زندگی خراب کرتے رہنے پنجاب مین آکر اپنے پرانے جتھے کے لوگون کو لونڈی غلام بنانے کے لئے دن رات منصوبہ باندھنے لگے

ہمنے یہ طولانی سرگذشت صرف اس غرض سے بیان کی ہی کہ تمکو یہ معلوم ہوجائے کہ ان آزاد گوالون کو زیادہ تر ملک پنجاب مین جانکاہ فکرین لاحق ہوئی ہین

یہ گو اسے جنھوں نے پنجاب فتح کر کے اپنا نام آریہ رکھا اپنی سیاحی حالت مین معلوم کر چکے تھے کہ خواب مین بعض اُمور پر آگاہی حاصل ہو جاتی ہی اسلئے جب کبھی مواشی مین مری پھیلتی یا خود بیمار ہوتے یا اُن کے رقیب پہاڑی موقع پاکر مواشی پر دست درازی کرتے تو کبھی اُن کو شکست فاش دیتے مگر آیندہ کے لئے اپنی جان و مال کو محفوظ رکھنے کی خانمان سوز فکرون کی ادھیڑ بُن مین کسی جنگل کے گوشہ مین یا کسی پہاڑ کی درزمین او د اس ہوکر چُپ چاپ جا بیٹھتے اِس دُھن لگی ہوئی حالت مین اکثر نیند آجاتی اور عالم خواب مین آیندہ محفوظ رہنے کے عمدہ بندوبست معلوم کر لیا کرتے تھے

مگر یہ آریہ اِس قدرتی قاعدہ سے ناواقف تھے کہ اگر کوئی شخص کسی دُھن مین سو رہے تو خواب معمولی مین فی الجملہ آگاہی ضرور حاصل کر لیا کرتا ہی

آریہ عرصہ دراز تک اس تلاش مین رہے کہ کسی طرح سے ایسے خواب کا پیدا کرنا ہمارے اختیار اور قابو کی بات ہو جاے تاکہ جب ضرورت واقع ہو فوراً دریافت کر لیا جائے کہ کس موقع پر کیا کارروائی کرنا چاہیے کیونکہ انتظام سلطنت کے لایق عقل نہ ہونے کے سبب **شودرون** سے دن رات جھگڑے بکھیڑے بنے رہتے اور فریقین کی جنگ مین ہزارون جان سے مارے جاتے تھے۔

اگرچہ آریہ کو عرصہ دراز تک وہ قواعد ہاتھ نہ لگے تاہم ان لوگون نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا حصہ اس کام کے لئے خاص کیا کہ پہاڑون کی درزون مین لَو لگا کر نیند کے انتظار مین مثل تصویر بیٹھے رہا کرتے چند مرتبہ اس طرح عمل درآمد کرنیکے سبب اِن لوگون کی طبیعتین قدرتی طور پر اس بات کی عادی ہو گئین کہ ایسی نیند پیدا کرنے مین اُن لوگون کو چندان وقت نہ رہی۔

اس قدرتی خواب پر دسترس پاکر فہمند آریہ خاصکر آیندہ کو محفوظ رہنے کے لئے اُس زمانہ کے موافق عمدہ بندوبست معلوم کرتے رہے پر اسمین شک نہین کہ اس قسم کی جملہ کارروائیان اغراض نفسانی کی ذیل مین داخل ہین۔

قدیم مقدسون کا یوگ و دیا کی نسبت کیا خیال تھا

آیندہ کی عام مصیبتون سے محفوظ رہنے کے لئے فہمند آریہ نے اُس قدرتی خواب پر

دسترس حاصل کیا مگر ان لوگون کو ضرور تین روز مرہ واقع ہونیکے سبب یومیہ ریاضت بھی کرنی پڑی خاصکر اسی وجہ سے جسقدر انکی ریاضتین روز بروز ترقی پر رہین اُسی قدر ان خوش نصیب آریہ کو عروج روحی بھی حاصل ہوتا گیا۔

اے عزیز۔ یہ کیسی خوشی کی بات ہی تھوڑے سے عرصہ تین یا پانچ بندے دُنیا کی حکومت پر لات مار کر بادشاہت چھوڑ بیٹھے۔ یہ چند آریہ جن کا ذکر خیر مجمل طور پر ہمنے بیان کیا اس علم مین ایسے ہونہار ہوئے ہین کہ اگر انکے اوصاف لکھے جاوین تو اس کام کے لئے ایک دفتر چاہئے یہ واقفکار یوگی و یدکے مؤلف اور رفاہِ عام کے خریدار گذرے ہین

ان مقدسون **یوگیون** کو اس بات کا پورا یقین تھا کہ بنا یوگ کے شاہد مقصود کی رسائی عالم اجسام مین کسی اور جتن سے ممکن نہین ہی

قدیم زمانہ مین یوگ کے عام قواعد کیا تھے

ان خوش نصیب آریون کو مدت سے معلوم تھا کہ خواب بیداری حالت پیدا ہونے کے لئے مفصلہ ذیل باتون کی ضرورت ہی۔

اوّل۔ طبیعت مین کرید

دوم۔ صحت جسمانی حاصل ہو

سوم۔ خلوت ہو جہان غل وشور مطلق نہ ہو

چہارم۔ پیٹ بھرا ہوا نہ ہو۔

پنجم۔ اِشٹ دیوتا کی کرپا ہو۔

اس آخری اصول پر اُن کو اس وجہ سے یقین تھا کہ وہ اس قدرتی قاعدہ سے ناواقف تھے کہ یہ حالت خود بخود ہر ایک پر کبھی کبھی گذر جاتی ہی۔

مفصلۂ بالا پانچ سچے اصولون پر دانشمند آریہ نے یوگ ودیا کے عام قواعد اسطرح پر حاصل کئے۔ کہ اپنی قوم کے خوبصورت لڑکے جو چال چلن کے اچھے اور مزاج کے نیک ہوتے تھے اس علم کی تعلیم کے لئے

منتخب کرتے تھے۔

ان لوگون کے دل مین علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کا شوق پیدا کرنے کے لئے اس بات کا یقین دلایا جاتا تھا کہ بنا یوگ کے بار بار جنم لینے کے عذاب سے گلو خلاصی ممکن نہین ہی

صحت جسمانی قائم رکھنے کیواسطے اس بات کی تعلیم دیجاتی تھی کہ ابھیاسی بیاہ شادی نہ کرین بلکہ تمام عمر کسی عورت سے ہم بستر نہ ہون

آسائش سے زندگی بسر کرنیکے لئے کاشتکاری کرین نہ تجارت کو پسند کرین وقت پر بقدر ضرورت پانی پئین اور جو کچھ نہایت آسانی سے مل جاوے کم مقدار مین کھایا کرین

خلوت کیواسطے یہ بندوبست کیا گیا تھا کہ شہر یا آبادی سے ہٹ کر کسی پہاڑ کی درہ مین یا کسی ویران جنگل مین دن رات رہا کرین اور گرو کی تابعداری اور عام قسم کی چاکری سعادت سرمدی جانین۔ یوگی جو اس علم کے معلم ہوا کرتے تھے جب وہ اِن جوان لڑکون کو ہر طرح شایق اور مذکورہ بالا ہدایتون پر عملدرآمد کرتے ہوئے دیکھتے تو سب سے پہلے اس بات کی تعلیم دیجاتی تھی کہ جبت لگا کر اُس نام کا سُمرن کیا کرین جو اُنکو تعلیم کیا جاے خالی وقت مین گرو کے بچن غور سے سُنا کرین اور نفسانی خواہشون کو زیر کرکے دنیا کی عجیب وغریب چیزون کو دیکھکر قدرت کے اِسرار نہانی کی تحقیقات مین زندگی بسر کرین۔

ابتدا ء زمانہ مین یہ مقدس یوگی اس باب سے محض ناواقف رہے کہ ایک آدمی دوسرے پر کیفیت خواب مقناطیس اسطرح سے پیدا کر سکتا ہی کہ معمول کو کسی ریاضت کا کرنا ضرور نہین ہی

اے عزیز۔ عام طور پر لوگون کو خیال ہی کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کا حاصل ہونا صرف اُنھین ریاضتون تک محدود ہی جو تصوف یا برہم گیان کی پُرانی کتابون مین بیان کی گئی ہین لیکن تصوف یا برہم گیان مین جن ریاضتون کو بیان کیا ہی وہ درحقیقت ناتجربہ کارون کی نری قیاس بندی ہی اگلے زمانہ مین بعض آریہ جنھون نے یوگ کے ایک خاص درجہ پر دسترس حاصل کرکے برہم شناسی کا مرتبہ پایا اور اسی وجہ سے اپنا نام اُنکو برہمن رکھنا پڑا وہ ایک خاص مصلحت پر خیال کرکے عوام سے مخفی رکھنے کیواسطے اس علم کے حاصل کرنیکے طریقے اس قسم کے بیان کرنے لگے جنکا خلاصہ ناکامیابی یا موت سمجھنا چاہئے

برہمنون کی دور اندیشی

اکثر دور اندیش آریہ کو یہ خیال تھا کہ اگر عام طور پریوگ کے قدرتی آسان طریقے بیان کئے جاوین تو انتظام دنیا مین ضرور خلل واقع ہوگا۔

اے عزیز۔ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے نئے نئے ابھیاسی جن کو درجۂ کمال پر رسائی حاصل نہین ہوئی تھی وہ اس علم کی عام طور پر سچی تعلیم دینا صرف اس وجہ سے پسند نہین کرتے تھے کہ اُنکے رقیب اس علم کی برکت سے ہمعصر نہ ہوجاوین

پندرہ دسمبر ۱۹۰۸ء کو نیازمند بمضامین ذیل شایع ہوگا

۱۔ ہندو یونان کے سوا دیگر ملکون مین معلم اول کون ہوا

(ا) اس علم کی نسبت اس معلم کے کیا کیا خیال تھے۔

(ب) معلم اوّل کی دسترس اور اسکی وجہ۔

(ج) معلم اور نیز اُسکے تلامذہ نے کس طور پر استعمال کیا۔

۲۔ یوروپ کے دانشمندون کا اس علم کی نسبت کیا خیال ہے

۳۔ یوروپ کے دانشمندون نے اس علم کے کیا کیا قواعد تجویز کئے ہین۔

۴۔ مروجہ اور مجوزہ قواعد پر قابل تسلیم ریمارک۔

نیازمند

مرزا باقر حسین

केवल उन्हीं अभ्यासों से होसका है जो योग शास्त्र की प्राचीन पुस्तकों में वर्णन किये गये हैं परन्तु योगशास्त्र की पुरानी पुस्तकों में जिन अभ्यास या नियमों को वर्णन किया है वह सचमुच अज्ञानियों का निरा अनुमान ही अनुमान है प्राचीन समय में बहुधा आर्य्या जिन्हों ने योग में पूर्ण होकर ईश्वर को जाना और केवल इसी लिये उनको अपना नाम ब्राह्मण रखना पड़ा वह किसी विशेष कारण से औरों से छुपाने को योग विद्या के प्राप्त करने के नियम इस प्रकार से बयान करने लगे जिनका संक्षेप अयोग्यता या मृत्यु समझना चाहिये।

ब्राह्मणों की अग्र सोची

बहुधा अग्रसोची आर्य्यों को यह निश्चय था कि अगर योग के स्वाभाविक सहज नियम हरएक से कह दिये जांय तो संसारी व्यवहार में अवश्य विघ्न होगा - ऐम्भज़ीज़ - योग विद्या के नये २ अभ्यासी जो पूरे सामर्थ न थे वह इस विद्या की सच्ची शिक्षा देना केवल इसलिये नहीं चाहते थे कि उनके पुराने वैरी अथवा शूद्र इस विद्या की प्रत्यक्ष सामर्थ से हमारे समान न होजावें॥

१५ दिसम्बर सन १८९० ई० नियाज़मंद के यह दर्स होंगे।

(१) हिन्दुस्तान और यूनान के सिवाय और देशों में प्रथम पाठक कौन हुआ -

(अ) इस विद्या की ओर इस प्रथम पाठक के क्या अनुमान थे -

(ब) प्रथम पाठक की सामर्थ और उसके कारण -

(स) प्रथम पाठक और उसके सेवकों ने किस प्रकार नियुक्त किया -

(२) यूरोप के बुद्धिमानों का इस विद्या की ओर क्या अनुमान है -

(३) यूरोप के बुद्धिमानों ने इस विद्या के क्या २ नियम बांधे हैं -

(४) यूरोप के बांधे हुए नियमों पर मानने के योग्य रिमार्के -

इति

नियाज़मन्द

मिर्ज़ा बाक़र हुसेन

चतुर्थ - पेटभर खुराक न हो -

पांचवें - इष्टदेवता की कृपा हो -

पांचवें नियम पर उनको इसलिये निश्चय था कि वह इस दैव नियम से अज्ञान थे कि वह अवस्था अपने आप कभी २ हर एक पर होजाती है ऊपर के पांच सच्चे नियमों पर बुद्धिमान आर्य्यों ने योग विद्या साधारण नियम की अनेक रीतें इस प्रकार प्रकट की कि अपने वर्ण के सुन्दर स्वरूपवान बालक जो चाल चलन के अच्छे और स्वभाव के भले होते थे योग विद्या की शिक्षा के लिये नियत करते थे इन लोगों के मन में योग विद्या की रुचि के लिये इस बात का निश्चय दिलाया जाता था कि बिना योग के बारम्बार के जन्म लेने के दुख से मुक्त नहीं होसक्ते।

शरीर की आरोग्यता प्राप्त रहने के निमित्त इस बात की शिक्षा दीजाती कि अभ्यासी बिवाह न करें यहां तक कि किसी स्त्री से भोग बिलासी न हों।

आराम से जीवन व्यतीत करने के लिये कृषी करें न बनिज ब्यौपार करें खाने पीने के लिये समय पर जो कुछ अधिक सहज युक्ति से मिलजावे थोड़ा खाया पिया करें एकाग्रता के निमित्त यह नियम बांधा गया कि बस्ती से हटकर पर्व्वत की गुफा में या किसी सुन्सान बन में दिन राति रहा करें गुरू की सेवा तनमन से करें योगी जो इस विद्या के पाठक हुआ करते थे अपने अभ्यासी सेवकों को बतलाई हुई रीतों पर चलता हुआ देखते तो सबसे पहिले इस बात की शिक्षा दीजाती कि चित्त लगाकर उस नाम का स्मरण किया करें जिसकी शिक्षा दीजावे खाली समय में गुरु के बचन ध्यान से सुना करें और शारीरिक मनोरथों को अपना आधीन करके दुनियां की आश्चर्य रूप बस्तुओं को देखकर दैवी नियम के भेदों की खोजों में आयु व्यतीत करें।

आदि में ये महाशय योगी इस बात से अज्ञान रहे कि एक मनुष्य दूसरे मनुष्य पर जीवाकर्षण विद्या की स्वप्न अवस्था इस प्रकार प्रगट कर सक्ता है कि अभ्यासी के किसी अभ्यास का करना अवश्य नहीं।

[illegible]

स्था का सब से बड़ा भाग इस काम के लिये नियत किया कि पर्व्वत संधों में चित्त गाकर नींद की आशा में चित्र लिखित बैठे रहा करें बारम्बार ऐसा करने के सबब इनके स्वभाव स्वाभाविक नियमों पर ऐसे होगये कि इन लोगों को स्वप्न अवस्था प्रग ट करना अधिक कठिन न रहा।

इस स्वाभाविक स्वप्न पर सामर्थ पाकर बिजयी आर्य्यों आगे को धन दौलत ब चाने के निमित्त नाना प्रकार भले यत्न प्राप्त करते रहे परन्तु इसमें सन्देह नहीं कि इस प्रकार के विशेष यत्न शारीरिक भलाई हैं।

प्राचीन महाशयों का योग विद्या की ओर क्या अनुमान था

भविष्यत के अनेक दुःखों से बचने के लिये बिजयी आर्य्यों ने उस स्वाभाविक स्वप्न पर सामर्थाई प्राप्त की परन्तु इन लोगों को नित्य आवश्यकता होने के कार ण नित्य अभ्यास करना पड़ा इसी लिये अभ्यास में जितनी बढ़ोतरी हुई उतनाही इन सुभागी आर्य्यों को आत्मक उन्नति भी प्राप्त होती गई।

ऐ अज़ीज़ यह कैसी अच्छी वार्त्ता है कि थोड़े दिन में यह लोभी राजपाट छोड़ बैठे यह दो चार आर्य्यों जिनके शुभ बचन हमने साधारण तौरपर बयान किये हैं यो ग विद्या में ऐसे निपुण होनहार हुए हैं कि अगर इनके सगुण लिखे जायं तो इस काम के लिये एक दफ़्तर चाहिये यह योग के ज्ञानी वेद के संपादिक और परोप कार के ग्राहक हुए हैं इन महाशय योगियों को पूर्ण निश्चय था कि बिना योग के यथार्थ प्रीतम की खोज केवल योग विद्याही से हो सक्ती है।

प्राचीन समय योग के साधारण नियम क्या क्या थे

श्रेष्ठ सुभागी आर्य्यों को अधिक समय से ज्ञात था कि स्वप्न अवस्था प्रगट होनेके लिये नीचे के लिखे हुए नियम अवश्य हैं।

प्रथम - मन में पूरी चाह हो

द्वितीय - शरीर की आरोग्यता प्राप्त हो

[illegible]

यों को दो चार और न्यारी आवश्यकतायें हुईं ॥

प्रथम - आर्य्या इस बात के लोभार्थी थे कि परदेशी सेवक दास हो जावें परन्तु पराजयी पहाड़ी इस खोज में थे कि समय पाकर परदेशियों को जीता न छोड़ें।

द्वितीय- पंजाब देश में चराई का सुभीता इतना दृष्टि न पड़ा जितना नित्य बाहर देखा करते थे।

इसी प्रकार की सोच में थे निर्द्वन्द दिनरात व्याकुल रहने लगे तो अधिकार के लोभ के कारण बाहर न निकले और न उन पशुओं को अनुचित बंधन से निर्द्वन्द किया जबतक बाहर रहे जंगली वनगायों के खोज में जीवन व्यतीत करते रहे पंजाब में आकर अपने पुराने जथे के लोगों को लौंडी गुलाम बनाने के लिये दिन रात सोच विचार करने लगे- हमने यह इतिहास केवल इस लिये सुनाई कि प्राचीन ग्वालों को बहुतसी चिंता पंजाब देश में उत्पत्ति हुई हैं।

यह ग्वाले जिन्होंने पंजाब जीतकर अपना नाम आर्य्या रक्खा जानते थे कि कभी कभी स्वप्न अवस्था में किसी २ बात का ज्ञान अवश्य होता है यदि मरी फैलती या बापू रोगी होते अथवा इनके वैरी समय पाकर इनके मवेशी पर डांका डालते तो ऐसे समय देशियों को मार हटाते परन्तु आगे को धन प्राण बचाने के निमित्त शोकार्त्त सोच विचारों की उधेड़बुन में पर्व्वत संधों में जा बैठते ऐसी धुनि में कदाचित् निद्रा आजाती तो स्वप्न में धन प्राण बचाने के भले नियम ज्ञात कर लिया करते परन्तु यह आर्य्या इस दैव नियम से अज्ञान थे कि यदि कोई मनुष्य किसी धुनि में सो रहे तो स्वप्न अवस्था में कुछ न कुछ ज्ञान अवश्य प्राप्त कर लिया करता है।

आर्य्या अधिक समय तक इस खोज में रहे कि जैसे बने ऐसी स्वप्न अवस्था का प्रगट होना हमारे स्वाधीन हो जावे यदि आवश्यकता हो ज्ञात कर लिया जावे कि किस समय क्या करें क्यों कि राज प्रबंध के निमित्त परदेशियों को दुर्दिन थी इसी लिये शूद्रों से दिन रात झगड़े बखेड़े बने रहते थे और आपस के युद्धों में हजारों जान से मारे जाते थे।

अधिक समय तक वह नियम ज्ञात न हुए परन्तु इन ज्ञानी पुरुषों ने अपनी अव

प्राप्त होही जाता है इन दो देव नियमों पर अवश्य है कि मनुष्य को कोई विद्या आवश्यकता होने के पहले प्राप्त न हो तुम को याद होगा कि हिन्दुस्तान के सिवाय यूनान देश में इस विद्या के प्रगट होने के पहले यूनानियों को निकम्मे हाड़ की काट छांट के लिये एक परीक्षित और शरीर की पुष्टता रखने वाले नियम की आवश्यकता पहिले ही से उन्हें व्याकुल कर रही थी।

मनुष्य की प्राचीन सभ्यता के साथ हम अभी कह चुके हैं कि अगले लोगों को कैसी २ आवश्यकतायें थी हम उन का संक्षेप फिर सुनाते हैं।

प्रथम - बैरी ग्वालों की दुर्बल ग्वालों के मवेशी पर लूटमार

द्वितीय - दुर्बल ग्वालों का जान से मारा जाना अंत में निर्मोहन बच्चे और निर्दोष स्त्रियों का बैरियों के हाथ लगना सेवक दास होकर मवेशी की चाकरी करना -

तृतीय - मवेशी की बीमारी और मरी में हजारों मवेशी का मरना

चतुर्थ - मवेशी के मारने वाले की खोज और मन में तीसरे ईश्वर की कुरेद -

पांचवें - आरण्याग्नि से जंगल की घास पशुओं की बर्षों की चराई का सुभीता नाश होना उनकी विनती पर दया न करना -

सब से पहिले किस देश में योग विद्या प्रगट हुई और वहां किस प्रकार नियुक्त की गई

एशिया देश के ग्वाले जिन की प्राचीन सभ्यता सुना चुके हैं जब फिरते फिरते पश्चिम ओर से पंजाब में आये तो इस जथे के बहुधा मनुष्य जो चलने फिरने से असमर्थ होने के कारण हिन्दुस्तान की किसी २ जगह स्थापित होकर जंगल बसा चुके थे अब इन परदेशियों को बैरी जान करके युद्ध करने लगे दोनों ओर से हजारों आदमी मारे गये अंत में परदेशियों की जय रही देशी पराजय देख कर हिन्दुस्तान के पहाड़ों पर जाकर बसे और इस देश के बहुधा मनुष्य उनके दास सेवक रहे परदेशी अपने लाल स्वेत चिहरे पर और ईश्वरदत्त ज्ञान पर घमंड करके बैरियों को शूद्र और अपने लिये आर्या कहते थे, सिवाय उन आवश्यकताओं के जो वर्णन की गई इन परदेशि

मलीन होकर पर्वत संधों में जा बैठते और वे घंटों सोचा करते कि हमने ऐसी २ बिनती की परन जाने क्या कारण है कि हमारे इन बलवंत देवतों ने हमारी सहायता कुछ भी न की- ऐ अज़ीज़ इस सच्ची और मन मनोहर इतिहास सुनने के उपरांत आगे का दर्स भले प्रकार ज्ञात होगा जो हम अब वर्णन करते हैं॥

जीवाकर्षण अथवा योग विद्या के प्रगट होने का आदि कारण

कभी २ ये ग्वाले इसी उधेड़ बुन में सो जाते और स्वप्न में अपनी आशा के अनुसार सहज युक्ती से ज्ञान कर लेते जो जागर्त अवस्था में अवश्य असंभव थे ऐसे आश्चर्य रूपी स्वप्न अवस्था में कभी देखते कि बैरी इस रस्ते आता है तो यह वह मार्ग छोड़कर अपने मवेशी दूसरे जंगल में ले जाते कभी कोई स्वप्न में यह कहता दृष्टि पड़ता कि तुम्हारे बैरी बिजयी न होंगे परन्तु उनका धन दौलत अवश्य तुम्हारे हाथ लगेगा।

मरी के समय कभी स्वप्न में इस बात का ज्ञात होता कि इस जंगल में मवेशी लेजाने से मरी से बच जावेंगे अथवा इस जड़ी बूटी के खिलाने पिलाने से भले चंगे होजायगे- ऐ अज़ीज़ संक्षेप यह है कि जीवाकर्षण अथवा योग विद्या के प्रगट होने का मूल कारण दैव संयोग पर कभी २ स्वप्न में ज्ञात होता है जो इस पवित्र विद्या की सच्चाई पर एक होसकती है।

योग विद्या का प्रथम पाठक केवल दैवी नियम ही हुआ है

प्रगट होने के आदि कारण से तुम ज्ञात कर सक्ते हो कि योग विद्या का प्रथम पाठक केवल दैव नियम ही हुआ है परन्तु हम यथावस्थित बयान करते हैं आप चित लगा कर सुनें।

१- यह दैव नियम है कि किसी जीवधारी को आवश्यकता होने से पहले ज्ञान प्राप्त नहीं होता- २ - यदि किसी जीवधारी को किसी प्रकार की आवश्यकता होती है तो साथही इसके उस आवश्यकता के पूर्ण करने के योग्य ज्ञान भी

दावाग्नि भी देख चुके थे उनको यह भी ज्ञात था कि यह दावाग्नि जंगल में अपने आप प्रगट होकर दमभर में घास के जंगल मवेशियों की वर्षों की चराई का सुभीता इस प्रकार जला देती है कि फिर केवल दो चार झुलसे हुए वृक्ष दिखाई देते या जंगल में कोयले दहकते दृष्टि पड़ते हैं ऐसे समय यह लोग अग्नि की लपट बचाकर बिनती किया करते थे ॥

होम व हवन का आदि कारण

बहुधा ग्वाले सूर्य्य की ईश्वरताई के नकारी न थे परन्तु सूर्य्य के बनिसबत न अग्नि को सर्व शक्तिमान ईश्वर अवश्य ज्ञात करते थे सूर्य्यों के समान यह लोग भी जंगल के अति सुन्दर सुस्वादु फल. शहद. दूध आदि इस आशा पर अग्नि में डाला करते थे कि यह अग्नि हमारे मवेशियों पर दया करके घास के जंगल न जलावे ॥

एक न्यारे ईश्वर की खोज

आदि में इन ग्वालों ने सूर्य अथवा अग्नि की ईश्वरताई को ज्ञात किया परन्तु वर्षों तक बराबर यही देखा कि न सूर्य्य पूजकों की सूर्य्य से सब मनोरथ पूरे होते हैं और न अग्नि होत्रियों के मवेशियों पर दया करके ये अग्नि जंगल की घास छोड़ती है इसलिये बहुधा ग्वाले यद्यपि डरकर उनकी ईश्वरताई को स्वीकार करते थे परन्तु मन में अति निश्चय किये हुए थे कि हमारे मवेशियों का मारने वाला कोई और ही है ॥

मनुष्यों पर अधिकार

इनमें से बहुधा ग्वाले अग्नि सूर्य्य आदि की ईश्वरताई से उस समय निरे नकारी होगये यदि और ग्वालों ने युद्ध की तैयारियों की ओर चाहा कि दुर्बल ग्वालों को मार बराबर करें और उनके मवेशी धन दौलत छीन लें क्योंकि यह दुर्बल और छोटी मंडली के ग्वाले ऐसे भयानक संदेशे सुनकर घबरा जाते कि दिन की भूख रात्रि की नींद जाती रहती सूर्य्य अग्नि आदि की बड़ी २ बिनती करते और बैरी के नाश की आशा पर प्रार्थना करते परन्तु इधर से उत्तर भी न मिलता जो होनहार होता अंत में वही होता. ऐसी शोकाग्नि में यह ग्वाले हानि उठाकर अपने बैरियों की आधीनताई या उनके मवेशियों की चाकरी कर लेते कभी

कभी २ जंगल में दैव संयोग पर ज्वालाग्नि भी देख चुके थे जो छिनमात्र में घास के बड़े २ जंगल जला कर खाक कर डालती है और मवेशी की बर्षों तक की चराई का सुभीता पलभर में नाश करदेती है। ऐसे अज़ीज़ सूर्य्य के बनिसबत इन लोगों को अग्नि की ईश्वरताई पर अति निश्चय था यद्यपि अग्निज्वालों पर क्रोध भी बहुत आता परंतु बस न चलने के कारण दूर खड़े होकर घंटों तक देखा करते थे॥

मत में विरोध और सौरियों की आदि

बहुधा ग्वालों ने सूर्य की ईश्वरताई को ज्ञान किया इसलिये अद्वितीय प्रकाश से प्रकाशित और सारी पृथ्वी पर प्रकाश प्रगट करने वाला जंगली ग्वालों को हिमालय पर्वत की शीत से बचाने वाला उनके चित्त में दूसरा ज्ञान न हुआ।

भोग की रीति

सूर्य्य की ईश्वरताई का निश्चय जितना नित बढ़ा उतनाही इन ग्वालों को सूर्य से प्रेम भी अधिक होतागया संसार में एक यह नियम है कि जब किसी की किसी से प्रीति होती है तो वह अपने प्रीतम के सामने वह वस्तुऐं भेंट किया करता है जो उसको सब प्रकार भली लगती हों इसलिये ये ग्वाले सूर्य्य देवता के रिझाने के लिये वन के अति सुस्वाद फल जैसे अंगूर अनार आदि बहुधा महासुंदर फूल और वृक्षों की कोमल पत्तियां सिवाय इसके शहद दूध मक्खन आदि खुले मैदानों में रखकर सूर्य के सामने बड़ी बिनती से कहते थे कि पहले आप भोजन करें तब हम खावेंगे यदि देखते कि हमारी भेंट की वस्तुऐं ज्यों की त्यों धरी रहीं तो समझते कदाचित् हमारे सामने खाने से नकार है ऐसे समय ये लोग पहाड़ों की चोटियों पर रख आते या किसी वृक्ष के नीचे रखदेते दूसरे समय का भोग जब भेंट करने जाते तो वहां कभी भेंट की वस्तुऐं न पाते इस पर उनको यही निश्चय होता था कि हमारे पीछे खाली लेकिन वह भोग की वस्तुऐं सदैव जंगली जानवर खा लिया करते थे॥

अग्नि होत्री मत की नींव

इन ग्वालों ने एशिया के ज्वालामुखी पहाड़ देखे थे सिवाय इसके कभी कभी

निर्द्वंद्वताई में अति कमी होगई थी यह लोग लोभ के कारण पशुओं को अपनी फ़ेर से छोड़ते न थे इसी लोभ के कारण संसार में सब से प्रथम ईर्षा प्रगट हुई जब किसी का मवेशी संयोग से दूसरे के रेवड़ में चला जाता तो ये अभागी ग्वाले वापिस न देते यह लोग मवेशी को गिनना तो नहीं जानते थे परन्तु लोभ के अधिकारी होकर दिन रात वन गायों के खोज में रहा करते थे ॥

आपस में युद्ध और गुलामी का दस्तूर

ऐ अज़ीज़ यह पथिक ग्वाले इन निर्द्वंद्व मवेशी को अपनी वपौती ज्ञात करके आपस में ऐसे लड़ते झगड़ते मानो किसी मुरदार पर कुत्ते लड़ते हैं जो बलवंत होता अपने वैरी को इतना घायल कर देता कि वह युद्ध का नाम भी न लेता अगर इस युद्ध में नष्ट प्रमान होजाता उसको खा लेते शेष मांस उन्हीं मित्र कुत्तों को डाल देते वैरी के मवेशी रेवड में मिलाये जाते उनके निर्मोहन बालक और निर्दोष स्त्रियां अपने अधिकार में लाकर दिन राति प्रसन्न रहा करते ॥

पशुओं का बीमार होना

ये ग्वाले कभी २ घने गुंजान वृक्षों के नीचे की घास चराने के लिये मवेशी छोड़ देते आस पास की छोटी २ बन्द नदी अथवा झीलों का पानी मवेशियों को पिलाते शीत से बचाने के लिये उन्हीं गुंजान वृक्षों पर संतोष करते ऐसे समय पर ये मवेशी लाभकारी आहार न पाने और अधिकता होने के कारण बीमार होजाया करते थे या मरी फैलने के कारण सैकड़ों मवेशियों की जान यों ही नष्ट होजाती थी। मवेशी का मरना उनके लिये बड़ा क्लेश था परंतु वह लोग इस भेद से अज्ञान थे कि निकम्मी घास और विषभरा पानी पिलाने के कारण मवेशी की मृत्यु होती है ॥

ईश्वर का खोज और शास्त्र की आदि

इन लोगों को दिन राति यह कुरेद रहती थी कि हमारी मवेशियों का मारने वाला कौन है और वह कौन हमारा ऐसा करता है उस मारने वाले को जंगल २ खोजते फिरते और जब कहीं पता न लगता तो हारे समय यही ध्यान होता था कि होवे न होवे यही चमकता दमकता सूर्य्य होगा यह लोग अपने पर्य्याटन के समय

हमारे अधिकार से नकार नहीं कर सके इस बात का निश्चय इसलिये होगया था कि कुत्ते उनका झूठा अहेरी मांस खा कर इन मनुष्यों से हिलगये थे बल्कि वह कुत्ते मांस की आशा पर दिन रात साथ रहा करते राति को ये मनमौजी चैन से सोते और कुत्ते राति भर इस प्रकार पहरा देते कि कोई जंगली पशु उनके पास से होकर न निकलता॥

पशुओं का हिलाना

इन लोगों ने आदि में दूध देने वाले पशु गाय भेड़ बकरी आदि सदृश पर हाथ बढ़ाया क्योंकि ये पशु दीन सुंदर स्वरूप बलवंत सवारी और बोझ लादने के सिवाय मनुष्यों से प्रीति करने वाले हैं॥

पशुओं से प्रीति

जब ज्ञान हुआ कि दूध अति सुस्वाद पथ्य और शक्ति को स्थापिक अहार है इसके प्राप्त करने में विशेष कठिनता भी नहीं होती है और थके हारे आराम से सवारी लेसक्ते हैं तो मन से प्रीति करने लगे इन बिचारे दीन और निर्द्वंद पशुओं की क़ैद से अगले मनुष्यों को सब से बड़ा सुख ये मिला था कि आदि वसंत में फल फलारी न मिलने पर भी भूखे नहीं रहते बल्कि बसंत के अंत में भी वृक्षों पर चढ़ कर फल फलारि तोड़ने के लिये पुराने नियम छोड़ बैठे थे॥

मनुष्यों की निर्द्वंदताई में न्यूनता

सवारी बारबरदारी की आशा पर इस निर्द्वंद मंडली ने पशुओं की आधीनता ग्रहण की जिस बन में पशुओं की चराई का सुभीता देखा वहां ठहर गये उष्ण शीत ओला पाला आदि से बचने के लिये बनस्पति के छप्पर छालिये जब देखा चराई होचुकी पशु लेकर किसी और हरे भरे जंगल में जाकर डेरे जा जमाये।

ऐ अज़ीज़ उस समय पर कुत्ते पशुओं के आगे पीछे दायें बायें इस प्रकार रहते जैसे इस समय सिपाहियों के साथ क़ैदियों का चालान होता है यदि कोई मवेशी चरता चुगता दृष्टि से अलोप होजाता या संयोग से अपनी निर्द्वंद मंडली में आमिलता तो यही कुत्ते घेर घेर कर मालिकों के पास पहुंचा देते केवल इसी लिये यह कुत्ते भी इन लोगों को बहुत प्रिय लगते॥

अग्नि में ईर्षा का दैव कारण

ऐ अज़ीज़ मनुष्यों की क़ैद में यह पशु दिन राति का दुख उठा रहे थे परंतु मनुष्यों की

था लेकिन इन लोगों को डिड्डी का शिकार हमेशा सहज युक्ती से होजाया करता था विधि निषेध अथवा बहू बेटी बहन भानजी का ज्ञान इन लोगों को कुछ न था और न उस समय कोई मनुष्य उपदेशिक उत्पन्न हुआ था पर मन मौजी बलवंत कामी पुरुष शारीरिक मनोरथ पशुओं के समान पूरा कर लिया करते थे॥

शहरों की आबादी का दैव कारण

ऐग्रजीज़ इसजथे के बहुधा मनुष्य जो पर्य्यटन में जीवन व्यतीत करते थे वह किसी न्यारी उत्पत्ति के आदमी न थे उनके स्वभाव भी केवल इसी प्रकार प्रगट हुए थे इन मन मौजी लोगों की सभ्यता इस समय के समान न थी इसलिये अपनी पर्य्यटन अवस्था में जो जगह भली प्रकार ज्ञात होती उन्हीं स्थानों पर स्थापित होते जब तक मन उच्चाटन होता आगे पैर न धरते इस दैव कारण से न केवल एशिया बल्कि सारी पृथ्वी आबाद होगई॥

आर्य्य और शूद्र का दैव ज्ञात

बहुधा पथिक थोड़े दिनों में पर्य्यटन करते यदि आश्चर्य्य रूप से अपने पुराने ठिकानों पर आनिकलते तो एक दूसरे को पहचानलेता था परन्तु दस पांच वर्ष के उपरांत लौटने वाले अपने पुराने साथियों को पहचानते न थे उनको जानते थे केवल इस कारण कि देश २ की जल वायु उष्णता शीतता की न्यूनाधिकता के सिवाय नाना प्रकार के फल फलारी नित्य अहार करने के कारण ये पथिक उन स्थापिक और अपाजों से बलवंत सुंदर शरीर और लाल स्वेत चिहरे के मनुष्य दिखाई देते थे मानों ये लोग न्यारी उत्पत्ति के लोग हैं इसकारण ये लाल स्वेत सुंदर शरीर अपनी मंडली से मेल रखते थे परन्तु इन में ईर्षा न था जैसे नाना प्रकार के पक्षी एक जंगल में चरते चुगते हैं परन्तु पर्य्यटन में केवल अपनी ही मंडली के साथ पर बांधकर उड़ा करते हैं॥

जीवजंतुओं पर अधिकार

यह मन मौजी लाल स्वेत चिहरे के मनुष्य अपनी पर्य्यटन अवस्था में बहुधा पशुओं की निडरताई और उनका डर अपनी सभ्यता भले प्रकार जांच चुके थे इसलिये उनको निश्चय था कि बहुधा पशुओं को हम अपना अधिकारी कर सक्ते हैं कि वह

मनुष्यों की प्राचीन सभ्यता

प्राचीन समय में एशिया के रहने वाले पुरुष स्त्री एक साथ नंगे रहते थे यदि भूख लगती बन के अकृष्टपच्य के फल फलारी खाते यदि प्यास लगती बहती नदियों का पानी पीते यदि मन घबराता १० दस ५ पांच मिलकर किसी सुन्दर बाड़ी में अथवा नदी के किनारे मन प्रसन्न करते अगर किसी भयानक पशु को आगे आता देखते बन वृक्षों की टहनियां तोड़ कर उनका सामना करते या डरकर पहाड़ों की खोह में छुप जाते - ग्रीष्म ऋतु में शीत पहाड़ों पर जीवन व्यतीत करते और जब ठंढ पड़ने लगती नीचे उतर आते थे कभी जथा बांधकर दूर २ के जंगलों में पर्य्यटन करते परन्तु जो चलने फिरने के अयोग्य थे वह केवल एकही स्थान पर स्थापित होकर आस पास के बन वृक्षों की फल फलारी पर सन्तोष कर लेते थे या जिन जानवरों का शिकार कर सक्ते थे उनको केवल इस प्रकार खा पीकर काम में ले आते जैसे शिकारी जानवर अपने शिकार को खाया करते हैं जो जानवर शिकार में मारते उनकी खाल उधेड़कर ओढ़ते बिछाते अथवा पर्बत की संधों में आड़ की रातें तेर करते यदि कोई मरजाता जलाना गाड़ना कुछ न जानते खा पीकर अलग करते पेट भरा होता तो भूख लगने के समय तक पत्थरों की हवादार झझरियां बनाके रख छोड़ते इसलिये कि मांसाहारी पशु इनको अचेत पाकर न लेजावें सिवाय इसके आवश्यकता पर फल फलारी न मिलता या अहेर हाथ न लगता तो उस समय इन मनुष्यों को नाना प्रकार के मरे गिरे जानवरों को भोजन अहार करने में नकार न था ॥

अधिक समय तक यह मनुष्य शहद के स्वाद से ज्ञात न हुए कि मक्खियों के डंक से बचकर शहद प्राप्त करने की योग्यता नहीं रखते थे और न इतना ज्ञान था कि लोहे के शस्त्र बनाकर स्वाभाविक सुस्वाद लाभकारी कंदमूल धरती से खोदकर निकालें और उनके स्वाद से ज्ञात हों बनस्पति को पका कर खाना ज्ञात न

आवश्यक निवेदन

(१) जो लोग हमारे रिसाले की ग्राहकी से नकारी हुए हैं उनके नाम इस महीने में हम रिसाला नहीं भेजते हैं।

(२) जिन महाशयों ने अपनी ग्राहकी से संपादक को सूचित किया है उनके नाम वह रिसाला अति प्रसन्नता से भेजा जाता है।

(३) जिन लोगोंने अपनी ग्राहकी से इस समय तक संपादक को सूचित नहीं किया वह रिसाला नियाज़मंद जिल्द अव्वल नम्बर दो १५ अक्तूबर सन् ९० के नियमानुसार अवश्य ग्राहक ज्ञात किये जा सकते हैं।

परन्तु हम सचेतताई और अच्छे व्यवहार के निमित्त फिर निवेदन करते हैं कि अगर आप ग्राहक नहीं हैं तो कृपा करके अपनी ग्राहकी की नकारी से संपादक को सूचित कीजिये कि संपादक आगे को धनहीन होने से बचा रहे और इस कृपा का गुण माने ॥

संपादक

रिसाला नियाज़मन्द

रिसालः

नियाज़मन्द

तीसरा नम्बर पहली जिल्द

बाबत १५ नोवंबर सन् १८९० ई०

जिसमें जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरज़्म के द्वारा विद्या सम्बंधी विषय और प्रबंधों का अनुसंधान है

जिस को

श्रीयुत मिर्ज़ा बाक़र हुसेन ने ११ वर्ष की परीक्षा के पीछे अपने मित्र वर्गों की प्रेरणा से सर्वजनोपकारार्थ शुद्ध उर्दू और प्रचलित हिन्दी भाषा में प्रकाशित किया

इस तीसरे रिसाले में जीवाकर्षण विद्या के विषय अगले महाशयों का अनुमान और उस समय के साधारण नियम आदि एक अनपढ़ी कुलीन स्त्री ने योग अवस्था में इस प्रकार वर्णन किये हैं ॥

आगरा

मेडीकल प्रेस में मुंशी अमीरुद्दीन अहमद साहिब के प्रबंध से छापा गया – नोवंबर सन् १८९० ई०

رسالہ

نیاز مند

جلد ۱ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ع نمبر ۴

دربارۂ عام تحقیقات علمی مسائل و مضامین بذریعہ علم مقناطیس جسمانی و روحانی

جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیز احباب کے اصرار کرنیکے سبب اور نیز بنظر رفاہ عام شایستہ اردو اور فروغ ہندی

میں شایع کیا

اس رسالہ میں ہند اور یونان کے سوا اور ملکوں میں [illegible] لوگوں کا خیال - دسترس [illegible] انکے تلامذہ کا طرز استعمال یورپ [illegible] علم کی نسبت خیال اور انکے مجوزہ قواعد [illegible] کا قابل تسلیم

ریمارک

مطبع اعجازی آگرہ میں چھپا

ضوابط

- یہ رسالہ ہر مہینے کی پندرہ تاریخ کو شایع ہوتا ہے۔
- قیمت سالانہ پیشگی معہ محصول ڈاک صرف تین روپیہ اور مابعد پانچ روپیہ لیکن بعض برہم گیانی یا حضرات
- فیہ کی خدمت مین ہر ماہ بلا قیمت ارسال ہوتا ہے۔
- اڈیٹران اخبار کی خدمت مین بامید تبادلہ و بغرض ریویو ارسال ہوتا ہے۔
- جو صاحب چوتھا رسالہ لیکر خریداری سے انکار کرین وہ ازراہ عنایت ہر سہ نمبر رسالہ نیاز مند وصول شدہ کا
قیمت فی رسالہ ۴ کے حساب سے بموجب دفعہ ۶ رسالہ نیاز مند جلد ۱ نمبر ۲ جاریہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۰ء ہی ادا کر دین
- جن صاحبون سے زر قیمت تاریخ خریداری سے اندر ۳ ماہ وصول ہوگی وہ بمد پیشگی خیال کیجاویگی اور بعد
۳ ماہ بمد مابعد۔
- جن صاحبون کو پچھلے رسالے خریدنے منظور ہون فی رسالہ چار آنہ معہ محصول ڈاک پاس اڈیٹر کے بھیجکر
منگا سکتے ہین۔
- خط کتابت بذریعہ پیڈ اور جواب طلب خطوط کے لئے جوابی کارڈ بنام اڈیٹر ذیل کے پتہ سے آنا چاہیے۔

نیاز مند

مرزا باقر حسین۔ اڈیٹر و منیجر رسالہ نیاز مند۔ زین خانہ۔ باغ مرزا صاحب شہر آگرہ

اشتہار

نیچ ست پرکاش واقع آگرہ محلہ کچہری گھاٹ مین باہتمام پنڈت جوالا پرشاد بھار گو شرما مہتمم طبع مذکور چارون بید
بشرح سنسکرت بھاشا جسمین ہو۔ اسمین چھپنا شروع ہوگیا ہے پھر بید چھپ گیا سام لیے چھپ رہا ہے قیمت حسب
تفصیل ذیل ہے۔ یجر وید سنسکرت ٹیکا سام وید ماہوار بطور مخزن چھپ رہا ہے مورتی ہر حصہ ۱ و ۲ و ۳

قیمت سالانہ

اپاھن شلاکا دیا نندی کھنڈ ۵ | مہابھارت سنسکرت اردو ۸ | ہری بنس سنسکرت اردو ۱۲ | ہری جس اردو ۱۳ | بھگوت گیتا مع چہ شرح ۴

ھند اور یونان کی سوا دیگر ملکونمین معلم اوّل کون ھوا

وہ آزاد سیاح جنکا ذکر رسالہ ثنیا ز ھند نمبر ۲ مین بیان کیا گیا جسطرح پھرتے پھرتے آ مغربی دروں کی راہ سی ھندوستان مین داخل ہوئی اسیطرح بہت سے آزاد گلہ بان اپنی رقیب غنیمون سی جان بچا کر افریقہ کی لق و دق میدان اور عرب کے جنگل دیکھتے بھالتے مصر مین آئے ۔

جسطرح ہندوستان کے قدیم آزاد آریہ اس علم مقناطیس حیوانی و روحانی سے آگاہی پاکر عرصہ دراز کے بعد وید کی مولف اور ایک مذہب کی پہلی نیو جمانیوالی ہوئی اسی طرح یہ پردیسی یا کنعانی منتشر اور سوای انکی گرد و پیش کی قیامی گلہ بانون نے ایک خاص مذھب کی نبیاد ڈالی جو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مذہب اسرائیلی اور پھر ترمیم پاکر موسوی یا یہودی مذھب کہلایا۔

پہلی آفرینش کے قدیم اسرائیلیون کا طرز آفرینش طرز معاشرت وغیرہ وغیرہ ہند کے قدیم گوالون سے جدا نہ تھا جسطرح یہان کے گوالے کھیتی باڑی نوکری چاکری وغیرہ سے زندگی بسر کرتے اسی طرح یہ گوالے بھی اپنی زندگی کے دن کاٹتے تھے۔

یہان کے آزاد گلہ بانون نے علم مقناطیس حیوانی و روحانی مین دسترس حاصل کرکے ہند کی پرانی قیامیون پر حکومت کی۔ اسی طرح اس فتحمند قوم نے مصر کنعان عرب وغیرہ

مین اپنی حکومت کا رنگ جمایا۔

مگر جو لوگ علوم مقناطیس حیوانی اور روحانی کے مزہ سے پورے واقف ہوے وہ مولفان وید کیطرح دنیا کی شان و شوکت پر لات مار کر بالکل کنارہ کش ہوگئے۔ البتہ ہند کے قدیم آریہ دنیا سے ایسے کنارہ کش ہوے کہ دنیا دارون کو مت تک اونکی زیارت بہی نصیب نہوتی تہی۔ اور یہ اسرائیلی بظاہر دنیا دار تھے۔ یعنی جسطرح ارکان مخصوصہ کا یومیہ ادا کرنا انکے نزدیک واجب تہا اسیطرح خانہ داری کے انتظام وغیرہ بہی ایک ضروری امر تہا۔ بلکہ یہ لوگ انتظام خانہ داری وغیرہ کو بہی ارکان مخصوصہ مین داخل سمجھے ہوے تھے توالد تناسل کا سلسلہ قایم رکہنا اور آزادی کے ساتھہ زندگی قایم رکھنے کے لئے مویشی کا پالنا انکے نزدیک گناہ نہ تہا۔

ای عزیز یہ بات بالکل سچ ہے کہ جس قسم کی ضرورتین یہان کے قدیم آریہ کو لاحق حال ہوئی تہین اسی طرح ان لوگونکو بہی افکار دامنگیر ہوے جبکہ یہ خوش نصیب بنی اسرائیل خاصکر مصر مین داخل ہوے۔

جسطرح ہند کے پرانے قیامی فتحمند پردیسیونکو غنیم سمجھکر برسر مقابلہ پیش آئے۔ ایسے ہی مصر کے قیامی اون پردیسیون کو غنیم سمجھکر مرنے مارنے پر مستعد ہوے لیکن آخر کار اون لوگون نے دیسیون پر فتح حاصل کی۔

سب سے پہلے وہ آزاد پردیسی جو اس علم کا پورا ماہر اور راستبازی خداشناسی مین کامل اور اس مذہب کا معلم اول ہوا وہ نوح ہوا ہے۔

اس خدا پرست نوح نے سب سے پہلی پیشگوئی اپنی قوم کو یہ سنائی کہ خاص مدت کی
بعد ایک ایسا انقلاب ہونیوالا ہے جو کبھی خواب مین بھی نظر نہین آیا۔

ہند کے مقدس آریہ بلالحاظ قرابت صرف اپنی قوم کے سلیم الطبع خوبصورت جوان لڑکے
اس متبرک علم کی تعلیم کے لئے منتخب کرتے تھے۔ مگر اس خدا پرست نے صرف خلف اکبر کو اس
علم کی تعلیم دینا کافی خیال کیا۔ اور خلق خدا کو ظاہری معمولی شریعت کی تعلیم دینے پر قناعت
کی قدیم آریہ کو یہ خیال تھا کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی کی تعلیم کے لئے
وہ لوگ مخصوص کئے گئے ہین جنکے خیالات رفاہ عام پر مبنی ہون۔ مگر خدا پرست نوح
کے نزدیک اس علم کی تعلیم کے لئے مذکورہ بالا شرط ضروری نہ تھی۔ وہ خیال کئے ہوے تھا کہ یہ علم
فی نفسہ ایسا متبرک ہے کہ عامل تھوڑے ہی عرصہ مین نیک خیال کے آدمی ہوجاتے ہین۔
کیونکہ عروج روحانی کیواسطے جسمانی قوتون کا روبکمی ہونا ضرور ہے۔ اور اسمین شک
نہین کہ جسمانی قوتون کے کمزور ہونیکے سبب اغراض نفسانی دل ودماغ سے اپنے آپ
کنارہ کرنے لگتے ہین۔

ای عزیز ہم اس موقع پر اس بات کا کہنا ایک ضروری امر خیال کرتے ہین کہ اگر احتیاط
پر لحاظ کیا جاوے تو اسمین شک نہین کہ ہند کے قدیم آریہ کی دوراندیش تجویز
ہر طرح ثواب پر تھی۔ ہم اسوقت گذشتہ زمانہ کا نقشہ برای العین دیکھ رہے ہین کہ اگرچہ
قدیم آریہ اور ادھر نوح اور اوسکی آئندہ نسلون نے اس علم کے مخفی رکھنے مین بڑی بڑی
جانبازیان کین۔ تاہم بعض نکمے خیال کے آدمی کسی نہ کسی طرح سے اس علم کے بعض قدرتی

آثار سے کسیقدر واقف ہوکر اس قسم کے آثار نمایان کرنے لگے جو خلق خدا کے نقصان دینیوالے ضرورتھے چنانچہ شداد ۔ نمرود ۔ فرعون ۔ اور ہر زمانہ کے جادوگرون کی لامعقول کارروائیان جو اس علم کا پہلا سبق ہے ۔ دنیا مین آخر واقع ہوئی ہین ۔ ہم اس سرگذشت کو کسی موقع پر دوبارہ مفصل طور پر بیان کرینگے ۔ اب اپنا مطلب رہا جاتا ہے ۔

نوح نے انتقال سے کچھہ وقت پہلے اپنے خلف اکبر کو سامنے بلایا پیشانی پر بوسہ دیا ۔ اور زبانی برکت دی ۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوس خلف اکبر نے اپنے دل و دماغ کو علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے انوار سے منور اور معمور پایا ۔

یہ سعادتمند خلف اکبر اپنے مرحوم باپ کے اون فرائض کو بڑی سرگرمی سے انجام دیتا رہا ۔ جو اوسنے وقت انتقال اپنے پدر بزرگوار کے وصیتاً تعلیم پائی تھی ۔

سلسلہ وار او رسینہ بسینہ یہ علم عرصہ دراز کے بعد اسی خاندان کی آئندہ نسل مین ابراہیم کو پہونچا ۔

ابراہیم اپنے مرحوم بزرگون سے اس بات مین کہین سبقت لیگیا تھا ۔ کہ یہ نسبت اون لوگون کے اپنی زندگی کا سب سے بڑا حصہ عشق الٰہی مین صرف کرنیوالا ہوا ۔

اس عاشق مزاج ابراہیم نے خلاف قاعدۂ مقررہ کے اپنے دونون بیٹون کو اس علم سے آگاہ کیا ۔ لیکن اسماعیل نے پرواہ نہین کی صرف یومیہ فرایض کو سچے دل سے انجام دینے پر قناعت کی اور آئندہ نسلون کا معلم اوّل صرف اسحاق قرار پایا ۔

اسحاق نے یعقوب کو اس علم سے آگاہ کیا ۔ یہانتک کہ اوپر کے سلسلہ کے مطابق

موسیٰ تک نوبت پونچی۔ یہ شخص اپنی قوم کا بہت بڑا طرفدار تہا۔ اسکا ارادہ تہا کہ پہلے بندگان خدا کو ایک خاص تعلیم پر متفق کیا جاوے۔ اوسکے بعد عام طور پر سلیم الطبع اور دانا عام کے خیرخواہ لوگونکو بلالحاظ خویش و فرزند اس علم سے آگاہ کیا جاوے۔

اس آرزو کے پورا ہونیکے لئے موسیٰ سے جہانتک ہوسکا کوشش کی مگر مشیئت ایزدی کسی اور ہی بات کی خواستگار رہی۔ آخر کار موسیٰ نے اوسی مقررہ قاعدہ پر عمل کر کے یہ علم صرف ہارون کو تعلیم کیا۔ اس معلم نے اپنے عہد مین جہان اپنی قوم کو خاص خاص باتون کی تعلیم دی تہی من الجملہ اونکے بعض نکو کردار یہودیون کو اس علم کے بعض ادنیٰ آثار سے بہی آگاہ کر دیا تہا۔ تاکہ وہ نیکمرد اپنی قوم کو ارضی سماوی بلیات کے نازل ہونے سے پہلے خبر کر دیا کرین تاکہ اوسکا علاج ہوسکے۔

اس قسم کے عملدرآمد ہونیکے سبب بہت سے یہودی اس علم سے اسقدر واقف ہوگئے کہ وہ بعض قسم کے آثار علی العام برای العین دکہانے لگے۔ یہان تک کہ خاصکر اسی وجہ سے تمام یہودی دو بڑے حصون مین تقسیم ہوگئے۔ ایک جماعت کے جادوگر یا ساحر کہلائے مگر نیکمرد یہودی سردار کاہن کے نام سے مشہور رہے۔

ای عزیز! سردار کاہن اور جادوگر دونون کے دونون علم مقناطیس حیوانی و روحانی سے پورے واقف تہے۔ اتنا فرق ضرور تہا کہ سردار کاہنون کی خیالات اپنی قوم کے رفاہ عام پر مبنی تہے۔ ثانیاً ان لوگون کو خدا کا اقرار تہا۔ اور وہ بد نصیب جادوگر اس علم سے اس قسم کے آثار نمایان کرتے جو صرف اونکو یا اونکے بیوی

بچونکی یومیہ ضرورت رفع کرنیکے لئے عمدہ ڈھنگ تھے۔ سوائے اسکے وہ دیوی دیوتا اور نفوس مفارقہ کو اپنا مددگار سمجھتے تھے۔

موسیٰ کو ایسی لغو حرکت اور نامعقول خیالون پر ہمیشہ طیش آیا کیا مگر سچ یہ ہے کہ اگر موسےٰ اپنی قوم کے کسی یہودی کو اس علم سے واقف نکرتا تو یقیناً کوئی بد نفس یہودی ایسی دل آزار حرکتین کرنے کا اقتدار بھی نہ پاتا۔

ای عزیز اب آپ خود سمجھ سکتے ہین کہ ھند اور یونان کے سوا دیگر ملکون مین اس علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا معلم اول بنی اسرائیل ہوے جنکا تذکرہ سلسلہ وار بائبل مین موجود ہے۔

لیکن یہ بھی یاد رکھنا کہ ملک عرب مین حضرات صوفیہ کا معلم اوّل شارع اسلام کا عزیز خداپرست علیؑ ابن ابیطالب ہوا ہے۔

اس علم کی نسبت اس معلم کی کیا کیا خیال تھی

(ا + ب + ج)

(ای عزیز) ھند اور یونان کے سوا دیگر ملکون مین معلم اوّل صرف وہ لوگ ہوئے جنکا ذکر خیر اسم وار بائبل مین مذکور ہے۔ اس بائبل کو دیکھکر بہت آسانی سے ہر ایک شخص معلوم کرسکتا ہے کہ ان لوگون کے خیالات اس علم کے متعلق کیا تھے۔ سوائے اسکے ہم خود ابھی کہہ چکے ہین کہ معلم اول بنی اسرائیل ہوے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ لوگ بھی

شریعت ظاہری کے پابند رہے۔ اور اسی قسم کی تعلیم دینے والے ہوئے ہین۔

موسیٰ اور اوسکے دیکھنے والے جب دنیا سے انتقال کر گئے تو یہہ موسیٰ کی شریعت ظاہری مین وہ سردار کاہن مختلف قسم کی ترمیم کرنے لگے عرصۂ دراز کے بعد ایک نامی گرامی مجسّم خرق عادت پیدا ہوا جو اس زمانہ مین مسیح یا یسوع کے نام سے مشہور رہے۔

اس یگانۂ روزگار نے موسیٰ کی شریعت کو اس خوبی کے ساتھہ ترمیم کیا کہ جسکا خلاصہ سوای اسکے اور کچھہ نتہا کہ انسان اپنے خدای حقیقی کو دل سے پیار کرے۔ اور جہانتک ہوسکے ہر ایک انسان دوسرے سے نیکی کرے۔

اس شخص کے زمانہ مین جادوگرون کی تعداد بہت بڑہگئی تہی اور نیکیر دیہودی جو سردار کاہن کی آنیوالی نسل مین تھے وہ خفیہ خفیہ ٹوٹی پھوٹی ریاضتین کیا کرتے تہے۔

اس ناکارہ ریاضت سے ایک زمانہ مین میسمر واقف ہوا۔ یہ متوسط درجہ کی لیاقت کا آدمی تہا۔ اور اپنے فرایض مذہبی کو یومیہ نیک نیتی سے انجام دیا کرتا تہا۔ لیکن خوش نصیبی سے اسکی دماغی قوتین البتہ مقناطیسی قوتون سی معمور تہین۔

تاہم اس میسمر کو تہوڑے عرصہ مین اتنی بات تو ضرور حاصل ہوگئی کہ یہ شخص فیصدی ۳۰ آدمیون پر خواب مقناطیسی آسانی سے پیدا کرنے لگا۔ مگر طمع زر کے سبب دو چار دس یا پانچ آدمیون کو ایک خاص تعداد کی فیس وصول لیکر کچھہ قیاسی قواعد جو خواب مذکور پیدا کرنیکے لئے فی الجملہ مناسب تہے بتلایا کیا۔

میسمر کو یہ خیال تہا کہ یہ قوت مجہین قدرتی اور ذاتی ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے گذشتہ موجودہ آئندہ دریافت حال کے سوا تشخیص مرض نہایت خوبی کے ساتہہ ممکن ہے۔ اور اعصابی درد جنون مراق وامراض رحم وغیرہ اوسوقت مین ہمیشہ کے لئے دور دفع ہوجاتے ہین جبکہ ایسے مریض پر خواب مقناطیسی پیدا کیا جاوے۔

۲۔ یورپ کی دانشمندون کا اس علم کی نسبت کیا خیال ہے

میسمر کی تعلیم سے پہلے یورپ کے لوگ اس علم سے بالکل ناواقف تہے اس وجہ سی میسمر کے درس کو لوگ حیرت سے دل لگا کر سنا کرتے تہے۔ چونکہ میسمر سے پہلے یورپ کے کان ایسے عجیب درس ومشاہدہ سے کبہی واقف نہین ہوے تہے اور میسمر نے اپنے درس مین یہ ظاہر کیا تہا کہ یہ خرق عادت ہماری ذاتی یا خداداد قوت ہے اسلئے یورپ نے اس علم کا نام میسمرزم یا میسمر کی ایجاد کیا ہوا علم کہنا شروع مین جس قسم کے خیالات میسمر کے تہے اوسی قسم کے خیال تمام یورپ کے تہے لیکن جو معلمان دین کے پیرو کار تہے وہ میسمر کی جملہ کارروائیان فریب اور بعض سحر یا جادو کے آثار سمجہتے تہے۔

(۱) ای عزیز دنیا مین یہ دستور ہے کہ ہر ایک زمانہ مین صاحب کمال آدمی جرم جادو یا سحر کے ملزم قرار دئے گئے ہین۔

میسمر کے بعد انتقال یورپ کے دل مین کچہہ شوق پیدا ہوا۔ دل لگا کر کوششین

کرنے لگے کہ اس حیرت انگیز حالت پیدا ہو جانے کا سبب معلوم ہووے۔ لیکن یہ سبکے سب یورپ کے دانشمند اس راز سے بالکل ناواقف رہے کہ اس حالت کے واقع ہونیکا واقعی سبب صرف قانون قدرت ہے۔

اس عدم واقفیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابتدا مین تمام یورپ نے مان لیا کہ مثل بجلی وغیرہ کے مقناطیسی قوت نازک مزاج مرد و عورت کو بیہوش کرنیوالی ہے جو عامل کے جسم سے نکلکر معمول پر اثر کیا کرتی ہے۔ جسوقت امریکہ کے ہونہار اس علم سے واقف ہوے تو اونہون نے بہ نسبت انکے متعدد تجربہ کے بعد بوجوہ معقول ثابت کیا کہ مقناطیسی قوت بجلی وغیرہ کی طرح نہین ہے۔

۳۔ یورپ کی دانشمندون نی اس علم سے کیا کیا قواعد مقرر کئے ہین

عرصہ دراز کے بعد یورپ کے دانشمندون نے باعانت امریکہ والون کے چند قواعد ایسے آسان دستیاب کئے جو واقعی آسانی سے حالت پیدا کرنیکے لئے پسند کئے جا سکتے ہین

اوّل خلوت مین اطمینان کے ساتھہ دل لگا کر کسی روشن چیز کو جو آنکھون کے سامنے دھری ہو یا ذرا فاصلہ پر آنکھون کے سامنے اونچی رکھی ہو دکھانا۔

دوم۔ ایک چھوٹا سا سکہ جست کا مگر محدب یعنے جسکے کنارے نیچے کی طرف جھکے ہوے ہون اور ٹھیک بیچ مین تانبے کی کیل آر پار پیوست کی ہوئی ہو دکھانا۔

سوم۔ آئینہ۔ یا صاف پانی بھرا ہوا سفید شیشہ کا گلاس:

کرسٹل آنکھون کے سامنے میز پر اسطرح رکھکر دکھانا جسکے دیکھنے کے لئے ذرا آنکھین تاننا پڑین۔

چہارم۔ معمول کو اپنے سامنے بٹھا کر کچھ وقت تک اطمینان سے نگاہ بازی کرنا۔

عام نتیجہ

ای عزیز اگرچہ سوائے ان چار قاعدون کے اور اور بھی قواعد نہ صرف ایک عرصہ تک جاری رہے بلکہ اب تک جاری ہین۔ لیکن سوائے ان چارون قواعد کے اور جو قواعد ہین بھی وہ سب اسی قسم کے ہین جنکا نتیجہ واحد ہے بلکہ دیگر قواعد کی بہ نسبت یہ قواعد بہت بہتر ہین۔

۴۔ مروجہ اور مجوزہ قواعد پر قابل تسلیم ریمارک

ریمارک بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قواعد مذکورۂ پر عملدرآمد کرنیکے سبب جو نتائج پیدا ہو سکتے ہین اونسے ہم مطلع کرین۔

اسمین شک نہین کہ مذکورۂ بالا قواعد پر عملدرآمد کرنیکے سبب فیصدی تیس چالیس صحیح الاجسام مگر نازک مزاج مرد و عورتون پر خواب مقناطیسی پیدا ہوجاتا ہے جسکے قواعد قریب قریب بھی ہین جنکا ابھی ذکر کیا گیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تیسرے قاعدہ پر عملدرآمد کیا جاوے یعنی کرسٹل پر اوس خاص ترکیب سے نگاہ بازی کیجاوے تو فیصدی ساٹھہ یا ستر آدمیون کو عمدہ طور پر خواب مقناطیسی آسانی سے اور جلدی پیدا ہوجاتا ہے۔ کہ جسکی

چنداں صحیح الاجسام اور نازک مزاج مرد و عورتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

(اے عزیز) ہم جلد اس علم کے عمدہ عمدہ قواعد عنقریب بیان کرنیوالے ہین جنمین کسی طرح کا نقصان نہین ہے بمرد ست ہمکو اون موانعات اور خرابیونکا استیصال منظور ہے جو شریعت ظاہری کی پیچیدہ تعلیم اور نیز انسان کی عام خام خیالی اس مقدس علم کے نشو ونما پانے کے لئے سخت درجہ حارج ہو رہی ہین۔ افسوس کے ساتھ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض خوش نصیب دانشمند جنکے دل و دماغ تعصب مذہب اور رعایت قوم کے مہلک مرض سے اسوقت تک سلامت ہین اور علم مذکور کے حاصل کرنے کا اونکو شوق دامنگیر ہے وہ سچے قواعد نہ معلوم ہونیکے سبب اپنی عزیز زندگی کا ایک معقول حصہ عبث رائگان کر رہے ہین۔ کیا تم اُسوقت بھی یقین کروگے جبکہ ہم مذکورۂ بالا قواعد سے خواب مقناطیسی پیدا کرنیکے نقصانات مفصل بیان کرین۔

تفصیل

۱۔ اس قسم کے قواعد پر عملدرآمد کرنیکے سبب جان کا خطرہ یقینی ہے۔

۲۔ اس قسم کے عاملون کو یہ قدرت ہرگز نہین کہ وہ معمولان علم کی ذات پر ایسی حالت طاری کرسکین جنکے ذریعہ سے دوسری دنیا کے یومیہ واقعات معلوم ہوسکین۔

۳۔ ان قواعد کے ذریعہ سے ہرگز معلوم نہین ہوسکتا کہ انسان کا مادہ اوّل کیا ہے اور اوسکو اگر کسی سے کوئی نسبت ہے تو کسطرح اور کیون واقع ہوئی ہے۔

۴۔ مذکورہ بالا قواعد پر حالت کرنے سے کوئی عامل اس قسم کی ترقی حاصل نہین کرسکتا جو بعد انتقال اپنی بکار آمد ہو۔ آخر گذشتہ موجودہ آئندہ حال سے مطلع ہونا یا تشخیص مرض کرنا یا کسی

اعصابی درد وغیرہ کو کہونا۔ اگرچہ مفید ہی تو صرف اسیقدر کہ ایسے عامل چند روزہ دنیامین عزت پیدا کرلین۔ یا چار پیسے حاصل کرلین۔ کیا تم ایسی لوگونکو عمدہ خیال کے آدمی خیال کرسکتے ہو۔ ہمنے ابھی تک یہ بیان نہین کیا کہ اپنے دیمارک سے جو نقصان ثابت کئے گئے اونکا سبب کیا ہے۔ اسواسطے ہم تمکو یقین دلاتے ہین کہ جسوقت ہم اس علم کے قواعد بیان کرینگے اوسوقت مذکورۂ بالا نقصانات کا سبب بہی بیان کیا جاویگا۔ مگر تاہم اسقدر کہنا اسوقت مین بہی ضرور ہی کہ جو نیکمرد اس طرف شوق رکھتے ہین وہ ہمارا وعدہ پورا ہونے تک رسالۂ نیازمند جلد اوّل نمبر ۳ کو بغور دیکھین کہ ہمنے اوس درس مین دوراندیش آریہ کے سچے قدرتی قواعد شرح بیان کئے ہین فقط

پندرہ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو نیازمند بمضامین ذیل شایع ہوگا

۱۔ حضرات صوفیہ یا برہم گیانیونکا عروج روحی کیلئے سچا قاعدہ جو بلفظ سلطان الاذکار یا بلفظ صوت سرمدی اور برہم گیانیون کے یہان سرت شبد کے نام سے مشہور ہے۔

(ا) حضرات صوفیہ مین اختلاف اور نتیجہ مین اتحاد۔

(ب) اس طریقہ کا مفصل بیان۔

(ج) مذکورۂ بالا قاعدہ پہر دلعزیز اور سچا دیمارک۔

نیازمند

مرزا باقر حسین

पाठ में दूरदर्शी आर्य के सच्चे देवी क़ायदे सविस्तर वर्णन किये हैं।

१५ जनवरी सन् १८९१ ई० को नियाज़ मन्द इन निम्न लिखित आशयों में प्रकाशित होगा।

१- सूफ़ी नाम महापुरुषों या ब्रह्म ज्ञानियों की आत्मोन्नति के लिये सच्चा क़ायदा जो सुलतानुलअज़्कार या सौतसर्मदी शब्द से और ब्रह्म ज्ञानियों के कथित सुरत शब्द के नाम से विख्यात है।

+श्रुति

(अ) सूफ़ी महापुरुषों में परस्पर विरोध और फल में एकता।

(ब) इस विधि का सविस्तार वर्णन।

(ज) ऊपर के कहे क़ायदे पर सबका प्रिय और सच्चा रिमार्क

नियाज़ मन्द
मिर्ज़ा बाकरहुसेन

एजींव वियोग का भय है।

२- इस प्रकार के आमिलों को कदापि यह सामर्थ्य नहीं कि वे इस विद्या के मामूलों पर ऐसी अवस्था प्राप्त कर सकें जिनके द्वारा दूसरे लोक के दैनिक वृत्तांत ज्ञात हो सकें॥

३- इन क़ायदों के द्वारा कदापि ज्ञात नहीं होसक्ता कि मनुष्य की आद्य वस्तु क्या है और यदि उनको किसी से कोई संबंध है तो किस प्रकार है और क्यों हुआ है।

४- पूर्वोक्त क़ायदों पर बर्त्ताव करने से कोई आमिल इस प्रकार की वृद्धि प्राप्त नहीं कर सक्ता जो अपने देहान्त के पीछे फलदायक हो भूत भविष्य वर्त्तमान के वृत्तांत से बोध पाना या रोग निदान करना या किसी अंग के कष्ट आदि को खोना- यदि कुछ फल युक्त है तो केवल इतना ही कि ऐसे आमिल एण भंग संसार में कुछ काल प्रतिष्ठा लाभ करें या चार पैसे कमालें क्या तुम ऐसे मनुष्यों को श्रेष्ठ संकल्प के पुरुष मान सक्ते हो।

हमने अभी तक यह वर्णन नहीं किया कि अपने [illegible] से जो हानि सिद्धि कीं उनका कारण क्या है इसलिये हम तुमको निश्चय दिलाते हैं कि जिस समय हम इस विद्या के क़ायदे वर्णन करेंगे उस समय पूर्वोक्त हानियों का भी वर्णन किया जावेगा परंतु तौभी इतना कहना इस समय में भी अवश्य है कि जो शुद्ध मन्शा मनुष्य इस ओर शौक रखते हैं वे ह[illegible] प्रतिज्ञा पूरी होने तक रिसाले नियाज मन्द म[illegible] नम्बर ३ को ध्यान कर देखें कि हमने उस

लात्मा स्त्री पुरुषों पर योगावस्था प्रगट हो जाती है जिस के क़ायदे वे ही हैं जिन का अभी वर्णन किया गया और यह भी सत्य है कि तीसरे क़ायदे पर बर्ताव किया जावे अर्थात् किसी दिल पर उस विशेष विधि से दृष्टि लगाई जावे तो सौ में साठ या सत्तर मनुष्यों पर श्रेष्ठ विधि से सहज ही योगावस्था शीघ्र उत्पन्न हो जाती है कि जिस के लिये निरोग शरीर और कोमलात्मा स्त्री पुरुषों की आवश्यकता नहीं है।

हे अज़ीज़ हम शीघ्र इस विद्या के श्रेष्ठ २ क़ायदे निकट ही वर्णन करने वाले हैं जिन में किसी प्रकार की हानि नहीं है आरंभ में हम को उन कारणों और हानियों का नाश करना अभीष्ट है जो साधारण प्रत्येक धर्म्म शास्त्र की विषम शिक्षा और मनुष्य के साधारण कच्चे ख़याल इस पवित्र विद्या की वृद्धि में बड़े हानि कारक हो रहे हैं।

अफ़सोस के साथ यह वर्णन किया जाता है कि बाज़े सुभाग्य विद्वान जिन के मन बुद्धि मत विरोध और वंश पक्षपात रूप महा रोग से इस समय तक बचे हैं और उक्त विद्या प्राप्ति करना उन का अभीष्ट है वे सच्चे क़ायदे न जानने के कारण अपनी प्रिय आयु का एक भाग निष्फल व्यतीत कर रहे हैं क्या तुम उस समय भी निश्चय न करोगे जब कि हम पूर्वोक्त क़ायदे से योगावस्था उत्पन्न करने की हानि सविस्तार वर्णन करें।

व्याख्या

१- इस प्रकार के क़ायदों पर बर्त्ताव करने के कार

किसी प्रकाशमान वस्तु को जो नेत्रों के सामने धरी हो या थोड़ी दूर नेत्रों के सामने ऊंची रक्खी हो दिखाना।

दूसरे - एक छोटा सा सिक्का जस्त का जिस के किनारे नीचे की ओर झुके हुए हों और ठीक बीच में तांबे की कील आर पार लगाई हुई हो दिखाना।

तीसरे - दर्पण या शुद्ध जल भरा स्वेत शीशे का गिलास या क्रिष्टिल नेत्रों के सामने मेज़ पर इस प्रकार रख कर दिखाना जिस के देखने के लिये ज़रा आंखें तान्नी पड़ें दिखाना।

चौथे - मामूल को अपने सामने बिठा कर कुछ काल तक एकाग्रता से दृष्टि मिलाना।

साधारण फल

हे अज़ीज़ यद्यपि सिवाय इन चार क़ायदों के और २ भी क़ायदे केवल एक समय तक प्रचलित रहे किन्तु अब तक प्रचलित हैं परन्तु सिवाय इन चार क़ायदों के जो अन्य क़ायदे हैं वे सब इसी प्रकार के हैं जिन का फल एक है किन्तु अन्य कायदों से ये क़ायदे बहुत अच्छे हैं।

४ - निर्मित और प्रचलित कायदों पर अंगीकार योग्य रिमार्क

रिमार्क वर्णन करने से पहिले उचित ज्ञान पड़ता है कि प्रथम उक्त क़ायदों पर अनुष्ठान करने से जो फल प्रगट हो सक्ते हैं उन से हम ज्ञान करें।

इस में सन्देह नहीं कि उक्त क़ायदों पर बर्त्ताव करने के कारण सो में तीस चालीस निरोग शरीर कोम

आदि में जिस प्रकार के ख़याल मेस्मर के थे उसी प्रकार के ख़याल सम्पूर्ण यूरुप निवासियों के थे परन्तु जो परिश्रमी मनोपदेशक थे वे मेस्मर के सब कार्यों को धोका या जादू के लक्षण समझते थे।

हे अज़ीज़ संसार में यह नियम है कि प्रत्येक काल में विद्वान पुरुष जादू के अपराध में अपराधी गिने गये हैं मेस्मर के देहांत होने के पीछे यूरुप निवासियों के मन में कुछ शोक उत्पन्न हुआ मन लगा कर परिश्रम करने लगे तो इस आश्चर्य जनक अवस्था उत्पन्न करने का कारण ज्ञान होवे परन्तु ये समस्त यूरुपी विद्वान इस भेद से पूरे अज्ञात रहे कि इस अवस्था के होने का ठीक कारण केवल दैव शक्ति है।

इस अज्ञाता का यह फल हुआ कि आदि में सम्पूर्ण यूरुपी पुरुषों ने मान लिया कि बिजली आदि के समान आकर्षण शक्ति कोमल आत्मा स्त्री पुरुष को अचेत करने वाली है जो आमिल के शरीर से निकल कर मामूल पर असर किया करती है॥

जिस समय आमेरिका के विद्वानों ने इस विद्या को जाना उन्हों ने कई परीक्षा के पीछे शुद्ध कारणों से सिद्ध किया कि आकर्षण शक्ति बिजली आदि के समान नहीं है

३ यूरुप के विद्वानों ने इस विद्या के कौन २ नियम नियत किये हैं

दीर्घ काल के पश्चात् यूरुपी विद्वानों ने आमेरिका निवासियों की सहायता से कई ऐसे सहज क़ायदे प्राप्त किये जो यथार्थ सहज में अवस्था उत्पन्न करने के लिये अंगी कृत किये जा सके हैं॥

प्रथम– एकान्त में एकाग्रता के साथ मन लगा कर

एक समय मेस्मर इस निष्फलतप का ज्ञाता हुआ यह मध्यम योग्यता का मनुष्य था अपने नित्य कर्म को प्रति दिन शुभ संकल्प से अनुष्ठान किया करता था परन्तु सुभाग्यता से इसकी शक्ति योग शक्तियों सें परिपूर्ण थी तौभी इस मेस्मर को थोड़े काल में इतनी बात तौ अवश्य प्राप्त होगई कि यह पुरुष सौ में ३० मनुष्य पर योग अवस्था सहज ही उत्पन्न करने लगा परन्तु लोभ धन के कारण दो चार दश पांच मनुष्यों को एक विशेष संख्या की फ़ीस लेकर कुछ अनुमानी नियम जो उक्त स्वप्न उत्पन्न करने के लिये योग्य थे बतलाया किया मेस्मर को यह स्मरण था कि यह शक्ति मुझ में दैविक और स्वाभाविक है और इस के द्वारा भूत भविष्य वर्त्तमान के वृत्तान्त जानने के सिवाय रोग निदान भी भले प्रकार संभव है और दर्द उन्मत्तता स्त्रियों का प्रसूतादि रोग उसी समय सदा के लिये दूर हो जाते हैं जब कि ऐसे रोगी पर योगावस्था उत्पन्न की जावे।

२ यूरूप के विद्वानों का ख्याल इस विद्या के विषय क्या है

मेस्मर के उपदेश से पहिले यूरूप निवासी इस विद्या को नहीं जानते थे इसी कारण से मेस्मर के व्याख्यान को सब लोग आश्चर्य के साथ मन लगा कर सुना करते थे।

जो कि मेस्मर से पहिले यूरूप निवासियों की श्रोत्रेंद्रिय ऐसे अद्भुत व्याख्यान और क्रिया दर्शन से कभी बोधित नहीं हुई थी और मेस्मर ने अपने व्याख्यान में यह प्रगट किया था कि यह हमारा करामात दर्शन स्वाभादिक या दैवी शक्ति है इस कारण यूरूप निवासियों ने इस विद्या का नाम मेस्मरज़्म या मेस्मर की रची विद्या रक्खा॥

हुआ है।

इस विद्या के विषय इस उपदेशक के क्या क्या ख़याल थे

(अ + ब + ज)

१ - हे अज़ीज़ हिन्द और यूनान के सिवाय अन्य देशों में प्रथम पाठक केवल वे पुरुष हुए जिन का वर्णन संज्ञा पूर्बक बाइबिल में लिखा है इस बाइबिल को देख कर बहुत सरलता से प्रत्येक मनुष्य जान सक्ता है कि इन लोगों के ख़याल इस विद्या के विषय में क्या थे सिवाय इसके हम अभी कह चुके हैं कि प्रथम पाठक बनी इसराईल हुए संक्षेप यह है कि ये लोग भी साधारण धर्म्म शास्त्र में तत्पर रहे और इसी प्रकार की शिक्षा देने वाले हुए हैं। मूसा और उसके समय के पुरुषों ने जब देह त्याग किया तो फिर सर्दार काहिन साधारण धर्म्म शास्त्र में नाना प्रकार से न्यूनाधिक करने लगे दीर्घ काल के पीछे एक विख्यात करामात दर्शक ने जन्म लिया जिस को इस काल में मसीह या यशू कहते हैं विख्यात है।

इस महा पुरुष ने मूसा के धर्म शास्त्र को इस विधि से संशोधन किया कि जिस का संक्षेप सिवाय इसके कुछ और न था कि मनुष्य अपने परमेश्वर को मन से सेवन करे और जहां तक हो सके प्रत्येक मनुष्य परोपकार करे॥

इस पुरुष के समय में जादूगरों की संख्या बहुत बढ़ गई थी और शुभ कर्म्मा यहूदी जो सर्दार काहिन के आगे वाले वंश में थे वे गुप्त भाव से टूटे फूटे तप किया करते थे॥

पुरुष अपने कौम को भौम दिव्य उत्पातों के होने से पहिले से चेत कर दिया करें और उसकी शांति हो सके।

इस प्रकार के अनुष्ठान होने के कारण बहुत से यहूदी इस विद्या को इतनी जान गये कि वे बाजे प्रकार के उत्पातादि कारणों को ज्ञान चक्षु से दिखाने लगे यहां तक कि इसी कारण से सब यहूदी दो बडे भागों में भाजित हुए एक भाग के जादूगर कहलाये दूसरे भाग के सर्दार काहिन के नाम से विख्यात रहे॥

हे अज़ीज़ वे दोनों अर्थात् सर्दार काहिन और जादूगर योग विद्या को पूरी जानते थे इतना भेद अवश्य था कि सर्दार काहिन अपने कौम के उपकार में तत्पर और आस्तिक थे परन्तु वे दुर्भाग्य जादूगर इस विद्या से इस प्रकार की लीला दिखाते जो केवल उनकी या उनके बाल बच्चे और स्त्रियों की दैनिक आवश्यकता सिद्ध करने के लिये उत्तम ढंग था - इसके सिवाय वे लोग देवी देवता पितरों को अपना सहायक समझते थे मूसा को ऐसी असत्य चेष्टा और अनुचित विचारों पर सदा क्रोध आता गया पर सत्य है कि यदि मूसा अपने कौम के किसी कुकर्म्मी यहूदी को यह विद्या न सिखाता तो निश्चय कोई कुकर्म्मी यहूदी ऐसी मन पीडक चेष्टा करने को समर्थ न होता॥

हे अज़ीज़ अब आप भले प्रकार समझ सक्ते हैं कि हिन्द और यूनान के सिवाय अन्य देशों में इस योग विद्या के प्रथम पाठक केवल बनी इसराईल हुए जिनका वर्णन क्रम पूर्वक बाइबिल में विद्यमान है। परन्तु यह भी स्मरण रखना कि अरब देश में सूफ़ियों का प्रथम पाठक इसलाम मत प्रचारक का प्रिय मित्र ईश्वर भक्त अली

यह सुभाग्य ज्येष्ठ पुत्र अपने पिता के उन कर्त्तव्य कर्म्मों को बड़े परिश्रम से करता रहा जिन को उसके पिता ने देहान्त के समय उपदेश किये थे।

यह विद्या दीर्घ काल के पीछे क्रम पूर्वक इसी वंश की संतानि में उपदेश होती इब्राहीम को प्राप्त हुई इब्राहीम अपने पुरुषार्थों से इस गुण में अधिक हुआ कि उसने अपनी आयु का बड़ा भाग परमेश्वर की भक्ति में व्यय किया।

इस भक्त इब्राहीम ने नियत नियम के विपरीति अपने दोनों पुत्रों को इस विद्या से ज्ञात किया परन्तु इस्माईल ने परवा नहीं की केवल नित्य कर्म्म को सच्चे मन से अनुष्ठान करने में संतोष किया और भविष्य सन्तानों का आद्य पाठक इसहाक़ नियत हुआ इसहाक़ ने याक़ूब को इस विद्या से ज्ञात किया यहांतक कि पूर्व क्रमानुसार मूसा तक नौबत पहुंची यह पुरुष अपने क़ौम का बड़ा पक्षपाती था इसकी इच्छा थी कि प्रथम प्रजा को एक विशेष विद्या की शिक्षा पर आरूढ किया जावे फिर साधारण विधि से एकाग्र चित्त और परोपकारी लोगों को सम भाव से यह विद्या सिखाई जावे इस इच्छा की पूर्त्ति के लिये मूसा से जहां तक हो सका परिश्रम किया परन्तु ईश्वरेच्छा किसी अन्य बात की चाहने वाली रही अंत पर मूसा ने उस नियत नियम के अनुसार यह विद्या केवल हारून को सिखाई इस पाठक ने अपने समय में जहां अपने क़ौम को विशेष २ बात की शिक्षा दी थी उन में से किसी किसी शुभ कर्म्मा यहूदियों को इस विद्या के किसी २ छोटे फलों से भी प्रवुद्ध कर दिया था तो वह उत्तम

को वे लोग समझे गये हैं जिन की मनोवृत्ति परोपकार से संबंधित हों परन्तु ईश्वरभक्त नूह के निकट इस विद्या की शिक्षा के लिये पूर्वोक्त नियम आवश्यक न थे उस को यह ख़याल था कि यह विद्या ऐसी पवित्र है कि अभ्यासी जन थोड़े ही काल में सद्गुण सम्पन्न हो जाते हैं क्योंकि जीव की आत्मोन्नति के लिये दैहिक शक्तियों का घटना आवश्यक है और इस में सन्देह नहीं कि दैहिक शक्तियों के निर्बल होने के कारण सब विषय मन बुद्धि आदि से हट जाते हैं।

हे अज़ीज़ हम इस स्थान पर इस बात का कहना आवश्यक समझते हैं कि यदि इस में सन्देह नहीं कि हिन्द के प्राचीन आर्यों के विचारित प्रस्ताव सब प्रकार योग्य थे हम इस समय भूत काल का चित्र ज्ञान चक्षु से देख रहे हैं कि यद्यपि प्राचीन आर्य तथा नूह और उस के वंश के मनुष्यों ने इस विद्या के छिपाने में बड़े बड़े परिश्रम किये तो भी कोई २ निकम्मे ख़याल के मनुष्य किसी न किसी प्रकार से इस विद्या के बाजे दैवी गुणों से सबोध होकर इस प्रकार की चेष्टा दिखाने लगे जो अवश्य प्रजा की हानि कारक थीं जैसे शद्दाद, नमरूद फ़रऊन और प्रत्येक काल के जादूगरों की अनुचित क्रिया जो इस विद्या का प्रथम पाठ है संसार में अवश्य प्रगट हुई हैं॥ हम इस वृत्तांत को किसी अवसर पर दुबारा सविस्तार वर्णन करेंगे अब अपना प्रयोजन कहा जाता है॥

नूह ने देहान्त के कुछ काल पहिले अपने बड़े पुत्र को सामने बुलाया मस्तक पर चूमा और आशीर्वाद दी जिस का फल यह हुआ कि उस ज्येष्ठ पुत्र ने अपने मन बुद्धि को योग विद्या के प्रकाश से प्रकाशित पाया।

दर्शन मात्र न होते थे और ये इसराईली प्रत्यक्ष में संसारी थे अर्थात् जैसे नित्य कर्म जपादिका करना इनके निकट उचित था उसी प्रकार गृहस्थाश्रम का प्रबंधादि भी एक आवश्यक कार्य था किन्तु ये लोग गृहस्थाश्रम के प्रबंध आदि को भी नित्य कर्म में युक्त समझे हुए थे सन्तानोत्पत्ति करिके वंश का स्थित रखना और सुख पूर्वक जीवन के लिये पशुओं को पालना इनके निकट अपराध न था।

हे अज़ीज़ यह बात पूरी सत्य है कि जिस प्रकार की आवश्यकता यहां के प्राचीन आर्यों को हुई थी उसी प्रकार इन लोगों को भी चिन्ता प्राप्त हुई जब कि ये सुभाग्य बनी इसराईल विशेषकर मिसर में प्रविष्ट हुए।

जिस प्रकार प्राचीन हिन्द निवासी बिजयी परदेशियों को शत्रु समझकर युद्धार्थ सन्मुख हुए वैसे ही मिसर निवासी इन परदेशियों को शत्रु समझ कर मरने मारने पर कटिबद्ध हुए परन्तु अंत में इन लोगों ने देशियों पर विजय प्राप्त की।

सब से पहिले वह निर्द्वन्द परदेशी जो इस विद्या का पूरा ज्ञाता और सत्य ब्रह्म ज्ञान में पूरा तथा इस मत का पहला पाठक हुआ वह नूह हुआ है। इस ईश्वर भक्त नूह ने सब से पहले यह भविष्य बात अपने क़ौम को सुनाई कि विशेष काल के पीछे एक ऐसी प्रलय होने वाली है जो कभी स्वप्न में भी न देखी हो।

हिन्द के शुद्ध संस्कारी आर्य संबंध की ओर दृष्टि न करके केवल अपनी क़ौम के स्थिर बुद्धि युवकों को इस पवित्र विद्या के पढ़ाने के लिये चुनते थे परन्तु इस ईश्वर भक्त ने केवल अपने बडे पुत्र को इस विद्या का सिखाना योग्य समझा और प्रजा का साधारण धर्म शास्त्र पढाने में संतोष किया

प्राचीन आर्यों को यह ख़याल था कि योग विद्या पढ़ाने

हिन्द और यूनान के सिवाय दूसरे देशों में [illegible] पाठक कौन हुए

वह निर्द्वन्द पथिक जिनका वर्णन (रिसाले नियाज़मंद नंबर ३ में) किया गया जिस प्रकार फिरते फिराते पश्चिम द्वारों के मार्ग से हिन्दुस्तान में प्रविष्ट हुए उसी प्रकार बहुत से निर्द्वन्द ग्वाल अपने शत्रुओं से जान बचा कर आफ़्रिका के चटियल मैदान और अरब के जंगलों को देखते भालते मिसर में आये।

जिस प्रकार हिन्दुस्तान के पूर्व निर्द्वन्द आर्य इस योग विद्या का बोध प्राप्त करके दीर्घ काल के पीछे वेद के संग्रह कर्त्ता और एक मत की पहली नींव जमाने वाले हुए इसी प्रकार ये परदेशी किनानी मिसरी आदि ग्वालों ने एक विशेष मत की जड़ जमाई जो थोड़े ही काल के पीछे इस्राईली और फिर घट बढ़ कर मूसवी या यहूदी मत कहलाया॥

पहिली सृष्टि के इस्राईलियों की सृष्टि विधि और सभ्यता आदि हिन्द के पुराने ग्वालों से पृथक न था जैसे यहां के ग्वाले खेती बाड़ी नौकरी चाकरी आदि से आयु व्यतीत करते थे इसी प्रकार यह ग्वाले भी अपना निर्वाह करते थे॥ यहां के निर्द्वन्द ग्वालों ने योग विद्या में बोध प्राप्त करके हिन्द के प्राचीन निवासियों पर ऐश्वर्य प्राप्त किया इसी प्रकार इस बिजयी क़ौम ने मिसर किनआन अरब आदि में अपने ऐश्वर्य का रंग जमाया॥

परन्तु जो लोग योग विद्या के गुण से पूरे ज्ञाता हुए वे वेद संग्रहीताओं के समान संसार के धन ऐश्वर्य पर लात मार कर पूरे विरक्त हुए - हां हिन्द के पूर्व आर्य ऐसे विरक्त और निर्जन देशास्थ हुए कि संसारियों को दीर्घ काल तक उनके

नियम रिसाला

१- यह रिसाला प्रतिमास की १५ तारीख को प्रकाशित होता है।

२- वार्षिक मूल्य डाक व्यय सहित ३) रु० पूर्व और तत्पश्चात् ५) रु० हैं परन्तु ब्रह्मज्ञानी और हजरत सूफ़ियः को विना मूल्य अर्पण होगा॥

३- समाचार पत्र के सम्पादकों को बदले और रिमार्क की आशा पर भेजा जाता

४- जो महाशय इस चौथे रिसाले को लेकर खरीदारी से इनकार करें वे कृ कर तीनों रिसाले प्राप्त का मूल्य फ़ी रिसाला ।) के हिसाब से दफ़ा ६ जिल्द १ नम्बर२ ता० १५ अक्तूबर के रिसाले के अनुसार भेज दें॥

५- जिन महाशयों से मूल्य धन तारीख खरीदारी से तीन मास के भीतर अ वेगा वे पूर्व देने के योग्य जाने जांयगे और जो तीन मास के पीछे भेजेंगे वे पश्चात् जाने जांयगे॥

६- जिन महाशय को पिछले रिसालों की ग्राहकी हो तो प्रति रिसाले ।) डाक व्यय सहित भेजकर खरीद कर सक्ते हैं।

७- चिट्ठी पत्री पेड के द्वारा और उत्तर के लिये जवाबी कार्ड केवल सम्पादक के नाम से निम्नलिखित स्थान पर भेजें॥

मिर्ज़ा बाक़रहुसेन सम्पादक रिसाला नियाज़मंद ज़ीन खाना बाग़ मिर्ज़ा साहिब शहर आगरा

रिसालः

नियाज़मन्द

चौथा नम्बर पहिली जिल्द

बाबत १५। [illegible]
१८९० ई०

जिसमें जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरज़्म के
द्वारा विद्या संबंधी विषय और प्रबंधों का अनुसंधान
है जिसको
श्री मिर्ज़ा बाक़र हुसेन ने २१ वर्ष की परीक्षा के पीछे अप
ने मित्र वर्गों की प्रेरणा से सर्वजनोपकार्थ शुद्ध उर्दू और प्रच
लित हिन्दी भाषा में प्रकाशित किया।

इस रिसाले में हिन्द और यूनान के सिवाय अन्य देशों में प्र
थम पादक उसका ख़याल-सामर्थ्य-इसके शिष्यों की अनु
ष्ठान विधि-यूरुप निवासियों का इस विद्या के विषय ख़या
ल और उन्हीं के बनाये हुए नियमें पर मामूल का मानने के यो
ग्य
रिमार्क

मतबै एजाज़ मुहम्मदी आगरा में छपा।

رسالہ

نیاز مند

جلد ۱ ۱۵ جنوری ۱۹۱۸ء نمبر

دربارۂ عام تحقیقات علمی مسائل مضامین بذریعہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی

جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیزان کے

اصرار کرنیکے سبب اور نیز بنظر رفاہ عام شائستہ اُردو اور مروج ہندی مین

شائع کیا

یہ پانچوان رسالہ نیاز مند ہی جسمین معمول نے سلطان الاذکار کا مشرح اور

مفصل بیان علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کی حالت مین حرف بحرف اسطرح

بیان کیا اور اس طریقہ کے نفع نقصان سے پبلک کو آگاہ کیا ہی

مطبع میڈیکل پریس آگرہ مین امیرالدین احمد کے اہتمام سے چھپا

ضوابط

۱- رسالہ ہر مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہی۔

۲- قیمت سالانہ پیشگی معہ محصول ڈاک مبلغ تین روپیہ اور مابعد پانچ روپیہ لیکن بعض بوجہ کم گمانی یا حضرات صوفیہ کی خدمت مین ہر ماہ بلا قیمت ارسال ہوتا ہی۔

۳- اڈیٹران اخبار کی خدمت مین بامید تبادلہ و بغرض ریویو ارسال ہوتا ہی

۴- جو پانچوان رسالہ لیکر خریداری سے انکار کرین وہ ازراہ عنایت ہر چہار نمبر رسالہ نیاز مند وصول شدہ کا زر قیمت فی رسالہ ۴؍ کے حساب بموجب دفعہ ۶ رسالہ نیاز مند جلد ۱ نمبر ۲ جاریہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء بھی ادا کر دین۔

۵- جن صاحبون سے زر قیمت تاریخ خریداری سے اندر ۳ ماہ وصول ہوگی وہ بھی پیشگی خیال کیجاویگی اور بعد ۳ ماہ بعد مابعد۔

۶- جن صاحبون کو پچھلے رسالے خریدنے منظور ہون فی رسالہ چار آنہ معہ محصولڈاک پاس اڈیٹر کے بھیجکر خرید سکتے ہین۔

۷- خط کتابت بذریعہ پیڈ اور جواب طلب خطوط کے لئے جوابی کارڈ بنام اڈیٹر ذیل کے پتہ آنا چاہیے

نیاز مند

مرزا باقر حسین - اڈیٹر و منیجر رسالہ نیاز مند - زین خانہ - باغ مرزا صاحب شہر آگرہ

حضرات صوفیہ کی خدمت مین

التماس

آپ یہ کہہ سکتے ہین کہ تصوّف کی نسبت شریعت سے کس قسم کی ہے ہرزمانہ مین بادشاہان وقت کی توجّہ صرف علماے ملت کی جانب رہی ہی۔ حضرات صوفیہ کی ظاہری بگڑی ہوئی صورت پر علماے ظاہر نے کس کس قسم کے قیاس لئے جس کی وجہ سے اس زمانہ مین اگلون کی کوئی کتاب ایسی نظر نہین آتی جسمین تصوّف کے حقایق آزادی کے ساتھ بیان کئے گئے ہون۔ کیا آپ کو اِس بات کے ماننے مین تامل ہی کہ اگلے مقدّس صوفیہ کرام نے اصول اور اغراض تصوّف کو اپنی تصانیف مین قصّہ اور کہانیون کے طرز پر بیان کیا ہی صرف اِس وجہ سے کہ زمانہ کو موافق نہ پایا اور تصوّف کو دنیا سے معدوم کرنا منظور نکیا

رسالہ نیازمند کا یہ پانچوان نمبر ہی جو بلا قیمت یعنی بمد نذر ہرماہ آپ کی خدمت مین شرف ملازمت حاصل کرتا ہی فرماے معمولان علم مقناطیس حیوانی وروحانی نے مسائل تصوّف کو کیا اس طرح بیان نہین کیا کہ کوئی مخالف دم نہین مارسکتا اگرچہ اس زمانہ کی آزادی حضرات صوفیہ کے لئے بہت مفید ہی تاہم دلی یقین دلانے کے علم میسمرزم کیا عجیب اور قابل قدردانی کے علم ہی کہ جسکا جی چاہے ہزار مرتبہ خود تجربہ کرلے کہ جو کچھ ہم بیان کرچکے ہین یا بیان کرینگے وہ حرف بحرف صحیح ہی۔

المختصر۔ اگر آپ ہمارے رسالۂ نیاز مند کو حضرات صوفیہ کی جانب سے سچا اور آزاد وکیل خیال کرسکتے ہین تو ریویو سے عزت دیجئے ورنہ دو چار مہینہ اور ملاحظہ فرمایئے۔

اڈیٹر رسالۂ نیاز مند

لایق اڈیٹران کی خدمت مین

التماس

کیا دیس دیس کی خبرون کا انتخاب سنانا یا کسی مروج قانون پر جرح کرنا ہی اڈیٹران اخبار کا فرض منصبی ہے۔ ہرگز نہین۔

آپ کو ماننا پڑیگا کہ بلا تعصب مذہب اور بلا رعایت قوم آزاد ہو کر پبلک کو ہر ایک قسم کے حار یا بس سے مطلع کرنا فرض منصبی مین داخل ہے

۱۵ ستمبر ۱۹۰۹ء سے رسالۂ نیاز مند آپ کی خدمت شریف مین بامید تبادلہ و بغرض ریمارک ہر ماہ ارسال ہوتا ہے۔ ہم اِس بات کی تو شکایت نہین کرتے کہ بعض اڈیٹران نے تبادلہ مین اپنا اخبار ابھی تک نہین بھیجا مگر یہ بات ہمکو کہنا اور آپکو خاص توجہ کے ساتھ سننا واجب ہے۔ کیا یہ نیاز مند کسی ریمارک یا ریویو کے قابل نہین۔

اڈیٹر رسالہ نیاز مند

سلطان الاذکار

ہرایک شخص جب چاہے خود آزما سکتا ہی کہ اگر مکان مین غل شور نہ ہو تو آنکھ بند کرنے اور چت لگانے پر کان کے اندر ایک قسم کی مہین اور سُہاونی آواز معلوم ہوتی ہی۔

اگرچہ بیماری کی حالت مین یہ آواز صرف اس وجہ سے مسموع نہین ہوتی کہ مریض کی طبیعت خود پریشان ہوتی ہی تاہم اگر مرض چندان بے چین کرنے والا ہو یا انسان مرض کی معمولی بے چینی پر خیال نہ کرے تو صحیح الاجسام اور مریض الاجسام ایک ہی درجہ پر اوس سہاونی آواز کو سُن سکتے ہین۔

ظاہری طور پر خیال کیا جا سکتا ہی کہ چت لگانے کا نتیجہ شاید قدرتی طور پر یون واقع ہوا ہو کہ جب ذرا دل لگایا طبیعت کو جمایا خیالات کو یکسو کیا آواز اس طرح مسموع ہونے لگی جیسے اکیلے مکان مین جہان ڈر معلوم ہوا خیالی صورتین آنکھون کے سامنے نظر آنے لگین۔

یہ معمولی خیال صرف وہ لوگ کرسکتے ہین جو تصوّف کی ریاضتون سے واقف نہین یا تصوّف کے قایل نہین۔

یہ بات قابل لحاظ ہی کہ اگر مکان مین غل وشور نہ ہو تو بلا علم و ارادہ بھی یہ آواز اسی طرح مسموع ہوتی ہی جیسے کہ خیالات کے یکسو کرنے پر سُنائی دیتی ہی اس بنا پر ہر ایک سلیم الطبع اور منصف مزاج شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہی کہ یہ سہاونی آواز صرف لگانیکا قدرتی نتیجہ نہین ہی۔

بعض ناتجربہ کارون نے اپنے نزدیک یہ اعتراض باوقعت خیال کر لیا ہی کہ قلب کی معمولی اور قدرتی حرکت سے شریان وغیرہ بھی حرکت کرتی ہین اور چونکہ حرکت پر کم و بیش

آواز بھی پیدا ہوا کرتی ہو ادھر کانون کے خالی مجاری مین ہوا آیا کرتی ہو اسی سلئے کانون مین ایک طرح کی گونج سنائی دیتی ہو۔

یہ بالکل سچ ہو کہ کانون کے اندر قلب کی معمولی اور قدرتی حرکت کے سبب ایک طرح کی گونج دن رات بنی رہتی ہو اور اس کا سلسلہ اوسوقت تک قائم رہتا ہو جب تک حیات کا سلسلہ قائم ہو

اس سے پہلے کہ ہم اس معاملہ کو شرح بیان کرین یہ سمجھنا چاہئے کہ جو گونج یا بھنبھناہٹ دن رات مسموع ہوتی ہو کیا اگلے پچھلے مقدس صوفی اسی گونج کو سلطان الاذکار یا سرت شبد کہتے ہین یا اس پردہ کی اوٹ مین کسی اَور دل لبھانے والی اور مقدس روح کو جسمانی غلاف سے صاف کرنے والی آواز کو سلطان الاذکار کہتے ہین۔

ہم اس موقع پر اس قضیہ کا فیصلہ تجربہ پر محدود سمجھتے ہین اور یقین دلاتے ہین کہ جو نیکمرو چند روز خود تجربہ کرینگے اونکو اس بات کے ماننے مین انکار نہ ہوگا کہ اس ریاضت کے کرنیوالون نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ عبث رائگان نہین کیا

(ای عزیز) ہم اس وقت اون بزرگون کو براي العین دیکھ رہے ہین جو اس ریاضت کے کرنیوالے عالم ارواح مین نہ صرف حیات جاودانی بلکہ شاہد مقصود کی ایک خاص قربت حاصل کئے ہوئے ہین۔

ہم کہہ سکتے ہین کہ جن لوگون کا دارومدار علوم ظاہری پر مبنی ہو وہ اس تہ کو نہایت مشکل سے معلوم کر سکتے ہین کاش کہ وہ خود تجربہ کرین تو اوسوقت ہماری راستبازی کے اعتراف پر انکار نہ کر سکین گے۔

آپ کہہ سکتے ہین کہ قلب ایک خاص طور پر حرکت کرتا ہو اگر یہ سچ ہو تو ضرور ہو کہ

اس حرکت سے جو آواز کہ پیدا ہوتی ہے وہ بھی ایک خاص طور کی ہوگی یہ ممکن نہین کہ کسی خاص حرکت پر چند قسم کی آوازین سُنائی دین۔

اسمین ذرا شک نہین کہ جب دل لگا کر چند منٹ اس آواز کو سُنئے تو چند قسم کی آوازین جدا جدا مسموع ہوتی ہین۔

کیا یہ بات اس قدرتی قاعدہ کے خلاف نہین ہے کہ جب ایک وقت مین ایک قسم کی آوازین پیدا کیجاتی ہین تو سُننے والے کو صرف ایک ہی قسم کی آواز مسموع ہوتی ہے قطع نظر اسکے سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی شایق رات کے آخری حصہ مین چت لگا کر اس آواز کو سُنے تو بہ نسبت دن کے جلد۔ آسانی سے۔ فراوانی سے یہ دل لبھانے والی آوازین اسی طرح مسموع ہوتی ہین کہ انسان کے دل کو خاص قسم کا اُنس ہوجاتا ہے حالانکہ طبی قواعد کے مطابق بہ نسبت دن کے شب کو قلبی اور شریانی حرکت ضرور ردیمی ہوتی ہے۔

المختصر جو آواز کہ ہر ایک شخص کے کان مین قدرتی طور پر دن رات بنی رہتی ہے اوسکی نسبت حضرات صوفیہ اور برہم گیانیون کا یہ تجربہ ہے کہ اگر قواعد پر پورا لحاظ کیا جاوے تو شاہد مقصود تک رسائی ممکن ہے برہم گیانیون کا خیال ہے کہ سوائے اس طریقہ کے انسان بار بار کے جنم مرن سے کسی طرح نجات ہی نہین پا سکتا چت لگا کر سُننا اور دن رات اسی مین محو رہنا تصوف کے اُصول مذہب کا پہلا سبق ہے صوفیون کی یہی عبادت ہے اور اون کے نزدیک دیگر ورد و وظائف اور نیز معمولی صوم وصلوٰۃ سے تبرہ کر یہ ریاضت خیال کی گئی ہے اسی وجہ سے یہ ریاضت سلطان الاذکار کے نام سے مشہور ہے۔

ہم اِس امر مین صرف یہ کہہ سکتے ہین کہ اگلے صوفیون نے جس آواز کا سُننا اُصول مذہب مین داخل کیا بیشک وہ اِسی قابل ہو لیکن اس بات کو ہم نہین مان سکتے ہین کہ علم تصوّف مین جو قواعد کہ سردست تحریر پائے جاتے ہین اون سے اسس مقدار کی کامیابی ہوسکتی ہو اسلئے کہ اگلے مقدّس صوفیون نے یہ علم سینہ بسینہ تعلیم کیا ہو اور شاہان زمانہ کے وقت مین شریعت ظاہری کو بڑا عروج رہا ہو۔ اور علماے ملت نے صوفی المذہب لوگون کو اونکی ظاہری بگڑی ہوئی صورت پر خیال کرکے جہان تک ہوسکا خانہ ویران ہی کیا ہو۔

آپ کہہ سکتے ہین کہ جب ہر زمانہ مین اِن بیچارے صوفیون نے اسس درجہ اذیت اوٹھائی ہو تو کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہو کہ موجودہ کتب سے کوئی شایق وہ قواعد اقتباس کرسکے جن سے عروج روحانی ممکن ہو ہان حال کی ریاضتون سے دماغ کام آلہ نہ رہے تو قرین قیاس ہو۔

(ای عزیز) آپ یہ خیال نہ کرین کہ اِس زمانہ مین تصوّف معدوم ہو۔ نہین نہین ہرگز نہین اوستاد کی ضرورت ہو

اس زمانہ مین بعض صوفی ایسے نظر آتے ہین جو مثل پابندان شریعت ظاہری کے بعض قسم کے ورد و وظائف پڑھنے والے ہین اور اون ریاضتون کی طرف توجہ نہین کرتے جو سچّے صوفیون سے اونکو سینہ بہ سینہ پہونچے ہین۔

سلطان الاذکار یا سرت شبد کا مفصّل بیان

وہ آواز جسکے سننے کے لئے اگلے ہزارون صوفیون نے اپنے جان و مال کو

قربان کیا اور اِس وقت ہزارون درویش دنیا داری کے لباس اور بعض
مختلف مقامات کے پہاڑی درزون مین دنیا چھوڑکر نقد جان کا سرمایہ نذر کررہے ہین
اوسکا پتہ اِس طور پر کہ بتا کئے وھر سے معلوم ہوجاوے ہم بتلانے کا اقرار
نہین کرتے اور نہ ہمکو یہ قدرت حاصل ہی کہ ہم تمثیلاً بھی اسکو بیان کرین مگر کمال
احتیاط اور جانچ پرتال سے وہ سچے قواعد بیان کرتے ہین جن سے کاربرآری
ممکن ہے۔

اس آواز کے سُننے کے واسطے صوفیون نے اپنی اپنی راے کے مطابق
جدا جدا قواعد تجویز کئے ہین ہم صرف اوس قاعدہ کو بیان کرینگے جسپر صوفیون نے
اتفاق ظاہر کیا ہی

جملہ ضرورتون سے فارغ ہوکر جب شکم سیر نہ ہو خاص کر رات کے آخری حصہ مین
نہایت شوق اور اطمینان سے کمر کو سہارا دیکر اس طرح بیٹھو کہ نشست مین کسل نہ ہو
پھر آنکھین بند کرو اور کانون کے ہر دو سوراخون کو انگوٹھون سے اس طرح
بند کرو کہ باہر کی کوئی اتفاقی آواز اندر جاکر تم کو اپنی جانب متوجہ نہ کرسکے اور اس بات کا
خیال رکھو کہ اندرونی آنکھ سے کیا دکھائی دیتا ہی اور اندرونی کانون سے کیا سُنائی دیتا ہی۔

جو آواز کہ نہایت ہی دور کی سُنائی دے اوسکو ذکر قلبی کے ساتھ اسطرح ورد کرتے رہو
کہ زبان کو اپنا کام کرنا نہ پڑے پھر اگر چند روز کے بعد کوئی اَور آواز اوس سے بھی زیادہ
دور کی سُنائی دے تو پہلے ورد کو فوراً ترک کردو اور اس نئی آواز کو بدستور سابق عملدرآمد
رکھو تاکہ اس طرح روزانہ عملدرآمد کرنیکے سبب معراج روحانی ہوتا رہے

سب سے زیادہ ضروری بات جس کے خیال رکھنے پر ترقی محدود ہی وہ یہ ہی کہ جو کچھ

نظر آوے یا مسموع ہو اوسپر دل مطلق نہ لگانا چاہیے۔

صاحب ریاضت کو یہ سبق یاد رہے کہ وہ وقت ریاضت اپنے تئین مثل مسافر کے جانے یعنی جس طرح مسافر دوران سفر مین بہت کچھ دیکھتے ہین مگر اونکی چشم ارادت صرف اوسی ٹھکانے پر جمی ہوئی ہوتی ہی جہان اونکو جانا ہی

بعض بزرگ درویش طالب کو اونچے ٹھکانون کی کوئی خاص آواز پہلے بتلا دیتے ہین اسمین طالب کو جو فائدہ کہ ایک عرصہ کے بعد ہونے والا ہوتا ہی وہ چار دن پہلے ہی ہو جاتا ہی۔

(ای عزیز) اونچے ٹھکانون کی کوئی خاص آواز پہلے سے تعلیم کرنا فی نفسہ برا نہین ہی بشرطیکہ وہ مرشد جس نے بتلایا ہی اوسکو واقعی طور پر اونچے ٹھکانون کی آواز بذات خود مسموع ہوئی ہو سوائے اِسکے اگر پہلے سے کوئی خاص ورد تعلیم کر دیا جاوے تو اِس امر کی تصدیق کرنا کہ طالب واقعی اون منازل تک پہونچا ہی یا نہین جہان کی رسائی بیان کرتا ہی سخت مشکل ہی۔

سچّے مرشد البتّہ معلوم کر سکتے ہین کہ اونکے مرید یا طالب کس کس مقام پر پہونچے ہین اور کس کس مقدار تک تصوّف حاصل کر چکے ہین۔

بہرحال ہم پہلے سے بتلانے کو پسند نہین کرتے البتّہ یہ کہہ سکتے ہین کہ با خدا درویش اگر اپنے طالب یا مرید مین عشق دیکھین تو اوس صورت مین پہلے سے تعلیم کرنا برا نہین۔

ترمیم

اس درس مین ہم نے ابھی بیان کیا ہی کہ اوس قدرتی اور دل لبھانیوالی آواز کو

سُننے سے کانون کو اِس طور پر بند کرنا ضروری ہی کہ باہر کی کوئی اتفاقی آواز اندر پہونچکر طبیعت کو اپنی جانب متوجہ نہ کرسکے

آپ یہ سوال کرسکتے ہین کہ اِس طور پر عملدرآمد کرنے سے دو قباحتین لازم آتی ہین -

اولاً - دوران ریاضت مین یہ خیال رکھنا کہ کانون کے سوراخ اِس طرح بند رہین کہ باہر کی آواز اندر نہ جاسکے طبیعت کو یکسو رکھنے کے سخت مانع ہی -

ثانیاً - کانون کے سوراخ جب اِس طریقہ سے بند کئے جاتے ہین تو دونون ہاتھون کو اِس ڈھب رکھنا پڑتا ہی کہ وہ تکلیف سے خالی نہین گرفت کے قابل صرف یہ بات ہی کہ اِس طور پر تکلیف ہونے کے سبب آخر نتیجہ یہ ہی نکلتا ہی کہ طبیعت یکسو نہین رہتی -

جواب - یہ طریقہ صرف اون لوگون کے لئے خاص کیا گیا ہی جو شاہد مقصود کے نام پر اپنی نقد جان نذر کرچکے ہین - ایسی ایسی چھوٹی چھوٹی تکلیفون پر عشق پیشہ لوگون کو خبر ہی کب ہوتی ہی -

تاہم ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ سلطان الاذکار کو بے عیب کرنے کے لئے ترمیم کا لحاظ رکھنا ضروری بات ہی

(اَی عزیز) کسی نرم دھات کو اسطرح موڑکر کہ نصف دائرہ بنجاوے اور دونون سرے اِس طور پر بنائے جاوین کہ جو انگوٹھون کی شکل ہون اگر گردن کے پیچھے گھما کر اس طرح لگائے جاوین کہ وہ دونون سرے دونون کانون کی **مکیون** پر جم کر دونون سوراخون کو بند کرلین تو یقیناً اس تدبیر سے وہ نقصان نہ ہون گے -

اب ہم اس بات کو بیان کرتے ہین کہ علم تصوّف کے بعض فروعی مسائل مین اختلاف ہی مگر نتیجہ مین اتحاد ہی۔

فروعی مسائل مین اختلاف ہونے کا سبب واقعی صرف اس وجہ سے ہی کہ صاحبان ریاضت جس جس راستہ سے خاص خاص مقامات پر پہونچے ہین اون راستون کی درمیانی کیفیتین جدا جدا ہین

چونکہ اصل قواعد اور اغراض تصوّف ایک ہی ہین۔ اسوجہ سے نفس تصوّف مین مطلق اختلاف نہین ہی

مذکورہ بالا قاعدہ پر بہرد العزیز اور سچا ریمارک

اسمین شک نہین کہ جو قاعدہ اسوقت بیان کیا گیا ہی وہ شاہد مقصود تک رسائی پیدا کرنے کے لئے بہت ہی کچھ مفید ہی لیکن یہ یاد رکھنا کہ جب تک طالب کو عشق حقیقی یعنی عشق بے غرض نہ ہو اوسوقت تک اس ریاضت سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا سوا اسکے یہ بھی نہایت ضرور ہی کہ مرشد کامل کی عنایت ہو۔

اس درس کو مکمّل کرنے کے لئے مناسب ہی کہ عشق بیغرض حاصل کرنے کے لئے قواعد بھی بیان کرین لیکن چونکہ یہ درس بذات خود وسیع ہی لہذا آئندہ کے کسی نمبر مین شائع کیا جاویگا تاہم اتنا کہنا نہایت ضرور ہی کہ عاشقان خدا کی صحبت مین رہنا عشق پیدا کرنیکے لئے عمدہ ڈھنگ ہی

اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ اس ریاضت سے کون کون سے نقصان ہوا کرتے ہین جو نقصان کہ ہم بیان کرنیوالے ہین اونکا خلاصہ اسطرح پر سمجھنا چاہیئے کہ اس قسم کی ریاضت

حرارت عزیزی بہت سلب ہوتی ہی اسی وجہ سے جوانی مین بڑہاپے کے آثار پیدا ہو جاتے ہین اور جوانی کی قوتین روبکمی ہو جاتی ہین البتہ انسان کے خیالات یعنی نفس امارہ کی نامعقول حرص وہوا دل و دماغ سے کنارہ کشی کرنے لگتی ہی۔

اسکی ایک معقول وجہ یہ ہی کہ جسم کی حرارت کو جو زیادہ تر کانون سے نکلتی ہی وہ ریاضت کے وقت رُکنے سے مادۂ شہوت کو کمزور کر دیتی ہی جسپر نفس امارہ کی جملہ قوتین محدود ہین۔ سواے اس نقصان کے جسکا اثر صرف شہوت پرست لوگون کی ہی نظر مین بُرا معلوم ہو سکتا ہی ایک اور بھی نقصان ہی یعنی ایسی ریاضت کرنیوالے ضعف معدہ اور قبض وغیرہ مین مبتلا رہتے ہین پر اگر بُرا ہی تو صرف اونکے نزدیک جو شکم پرست ہین

شروع زمانہ سے صاحبان تصوف یا برہم گیان شایق کو اس بات کی سخت ممانعت کرتے رہے ہین کہ طالب شراب اور گوشت کا استعمال کسی وقت مین نہ کرے اور اس کی وجہ اس قسم کی بیان کی گئی ہی جو مذہبی خیال سے تعلق رکھتی ہی اسقابل ہرگز نہین کہ مختلف مذاہب کے شایقون کو اطمینان دلا سکے۔

بیشک شراب وکباب اسوجہ سے نہایت زبون ہی کہ یہ دونون چیزین مادہ شہوت کو اُکسانیوالی ہین اس بنا پر نہ صرف شراب اور کباب بلکہ جملہ اشیا جو مادۂ شہوت کو مشتعل کرنے والی ہین وہ عام طور پر بھی استعمال کے لایق نہین ہین

(اى عزیز) شراب وکباب اس مقدار پر یا اس طور پر استعمال کرنا جسکا ایسا اثر نہ ہو کھانے پینے مین نقصان نہین ہی مگر کھانے کی بہ نسبت نہ کھانا نہایت ہی بہتر ہی

(اى عزیز) اب ہم ایک خاص تدبیر بیان کرتے ہین جس کے ذریعہ سے طالب یا شایق اون آوازون کو اچھی طرح سُن سکے۔

اوّل۔ جب تک مرشد نہ ملے اس ریاضت کو ہرگز نہ کرنا چاہیے

دوم۔ جہان تک ہو سکے مرشد کے ساتھ رہکر یہ ریاضت کرنا چاہیے

سوم۔ جس طور پر ہو سکے مرشد کو اس بات پر راضی کرنا ضرور ہی کہ وہ اپنی کشش سے نیچے کے خاص خاص منازل آپ طے کرا دے۔

چہارم۔ اسمین ذرا بھی شک نہین کہ اگر علم مقناطیس حیوانی و روحانی (جسکو اس زمانہ کے لوگ **میسمریزم** کہتے ہین) کے اون جدید قواعد پر عملدرآمد کیا جاوے جن کے ذریعہ سے خواب مقناطیسی بذات خود پیدا ہو سکتا ہی پیدا کر کے اگر وہ آواز سُننے کے لئے توجہ کی جاوے تو جلد عمدہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہی۔

یہ یاد رہے کہ عشق بیغرض کی ضرورت اس طریقہ مین بھی ضرور ہی

—•✻✻✻•—

پندرہ فروری ۱۹۰۸ء کو **نیازمند** بمضامین ذیل

شائع ہوگا

(۱) علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے مختلف نام اور وجہ تسمیہ۔

(۲) علم مقناطیس حیوانی و روحانی کسی شریعت کے خلاف نہین ہی۔

(۳) بغیر علم مقناطیس حیوانی و روحانی ہر ایک شریعت نامکمل ہی۔

نیازمند

مرزا باقر حسین

२- जीवाकर्षण विद्या किसी कर्म काण्ड से विरुद्ध नहीं-
३- जीवाकर्षण बिना प्रत्येक कर्म काण्ड पूर्णता को प्राप्त नहीं

नियाज़ मन्द
मिर्ज़ा बाक़रहुसेन

है वह किसी न किसी मन से सम्बंध रखता है इसलिये प्रत्येक मत के अभ्यासियों को संतुष्ट कर सके॥

निसंदेह मांस मदिरा इसलिये अधिक बुरे हैं कि काम को प्रदीप्त करने वाले हैं किन्तु केवल मांस मदिराही नहीं जो काम को प्रदीप्त करने वाले हैं वे खाने पीने के योग्य नहीं॥

मांस मदिरा इतना और इस विधि से सेवन करना जिससे काम की चेष्टा न हो बुरे नहीं तोभी भक्षणपान से त्याग ही अत्यंत श्रेष्ठ है॥

हे अज़ीज़ अब हम उन शब्दों के सुनने के लिये विशेष नियम बतलाते हैं।

प्रथम — जब तक गुरु न मिले इस अभ्यास को कभी न करे

द्वितीय — जहां तक हो सके गुरु की सेवा में यह अभ्यास करना चाहिये।

तृतीय — जैसे बने गुरु को इस बात पर राज़ी करना अवश्य है कि वह अपने जीवात्मक आकर्षण शक्ति से विशेष धाम दिखा भला दे।

चतुर्थ — इसमें कुछ संदेह नहीं जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरिज़्म के उन नये नियमों पर बर्ताव करने से जिनके द्वारा अपने ऊपर योगावस्था प्रगट हो सक्ती है प्रगट करके यदि वह शब्द सुनने की इच्छा कीजाय तो शीघ्र उत्तम फल प्राप्त होसक्ता है यह याद रहे कि परम प्रेम की आवश्यकता इस रीति में भी है॥

---

१५ जनवरी सन् १८९१ ई० को नियाज़मन्द निम्न लिखित आशयों पर प्रकाशित होगा॥

१- जीवाकर्षण विद्या के प्रत्येक नाम और उनकी निरुक्ति॥

ऊपर के नियम पर सर्व प्रिय और सच्चा रिमार्क

इस में सन्देह नहीं जो नियम इस अवसर पर कहा गया है वह परम तत्व तक पहुंच प्राप्त करने के लिये अधिक लाभ कारी है परन्तु यह स्मरण रखना कि जब तक अधिकारी को परमभक्ति न हो उस समय तक इस अभ्यास से कुछ लाभ न होगा सिवाय इसके कि यह भी अति आवश्यक है कि गुरु की कृपा हो इस कथन को पूरा करने के लिये उचित है कि परम प्रेम प्राप्त करने के नियम भी वर्णन करें परन्तु यह कथन आपही विस्तृत है हम किसी नम्बर में प्रकाशित करेंगे तोभी इतना कहना अत्यावश्यक है कि भक्त जनों की सेवा में रहना परम प्रेम प्राप्ति के लिये अच्छा ढंग है।

अब हम यह कहते हैं कि इस अभ्यास से क्या हानि हुआ करती है जिस का संक्षेप यह है कि जठराग्नि अधिक न्यून होती है हां शारीरिक रुचि मन से नित्य दूर होती जाती है॥

मानने योग्य कारण यह है कि शरीर की उष्णता जो कानों के छिद्र से बाहर निकला करती है वह अभ्यास के समय रुकने से विषय शक्ति को निर्मल कर देती है जिस से काम शक्तियां स्थापित हैं॥

इस हानि के सिवाय जिस का गुण केवल कामी पुरुषों की दृष्टि में बुरा जान पड़ता है एक और भी हानि है कि ऐसे अभ्यासी मंदाग्नि आदि रोग में फंसे रहते हैं यदि यह बुरा है तो केवल उदर पोषकों को॥

आदि से योगाभ्यासियों को मांस मदिरा का सेवन अत्यन्त निषेध करते रहे हैं और इस का कारण जो वर्णन किया गया

तथ्य है कि बाहर के शब्दादि मन को अपनी ओर आकर्षण न कर सकें ॥

इस अवसर पर आप कहेंगे कि अभ्यास में ऐसा करने के कारण दो दिक्कतें सिद्ध होती हैं ॥

प्रथम - अभ्यास में यह ध्यान रखना कि कानों के छिद्र इस प्रकार बन्द रहें कि बाहर का शब्द भीतर न जा सके मन की एकाग्रता में अति विघ्न कारक है ॥

द्वितीय- कानों के छिद्र यदि इस प्रकार बन्द किये जाते हैं कि दोनों हाथों को इस ढब रखना पड़ता है जिस में उन को कष्ट होना प्रत्यक्ष है तर्क योग्य यह बात है कि इस प्रकार कष्ट होने के कारण अन्त में मन एकाग्र नहीं रहता ॥

उत्तर -- यह नियम केवल उन्हीं लोगों के लिये है जो इष्ट तत्व के नाम पर अपना तन मन धन अर्पण कर चुके हैं ऐसे छोटे २ कष्टों पर भक्त जनों को कब ध्यान होता है ॥

तोभी हम कह सक्ते हैं कि श्रुत शब्द अभ्यास को निर्दोष करने के लिये परिशोधन पर ध्यान रखना अवश्य है ॥

हे अज़ीज़ किसी कोमल धातु को इस प्रकार मोड़ कर कि वृत्तार्द्ध बन जाय और दोनों सिरे ऐसे बनाये जावें कि जो अंगूठों के समान हों यदि गर्दन के पीछे घुमा कर यों लगा लिये जावें कि वे दोनों सिरे कानों की मुर्कियों पर जम कर दोनों छिद्रों को बन्द कर लें तो अवश्य निर्विघ्न होंगे ॥

हम इस बात को कहते हैं कि किसी योगी को मुख्य योग में विरोध नहीं हां किसी २ काल में कुछ योंही सा विरोध है क्योंकि जो योगी जिस मार्ग से जिस धाम को गया है उसने मार्ग की अद्भुत लीला वर्णन की है ॥

परन्तु मुख्य नियम और योग संबंधी प्रयोजन एक ही है इसलिये मुख्य योग में मानो कुछ विरोध नहीं ॥

छोड़ दे और इस नवीन शब्द को स्मरण करने लगे इस प्रका रअनुष्ठान करने से नित्य जीवात्मा को ऊर्ध्व गति प्राप्ति होती रहेगी ॥

अत्यन्त आवश्यक बात जिस पर ध्यान रखने से ऊर्ध्व गति संभव हो यह है कि जो कुछ दिखाई दे या सुनाई दे उस पर मन न लगाना चाहिये ॥

अभ्यासी को यह बात याद रहे कि वह अभ्यास के समय आप को पथिक के समान जाने मानो जैसे पथिक पर्यटन में बहुत कुछ देखते हैं सुनते हैं परन्तु उनके मन की दृष्टि उसी स्थान पर जमी होती है जहां उनको जाना है॥

कोई २ साधु शिष्यों को ऊंचे देशों के शब्द पहिले से बतला देते हैं इस से शिष्यों को जो लाभ कि एक समय के पीछे होने वाला होता है वह चार दिन पहिले ही होजा ता है ॥

हे अज़ीज़ ऊंचे ठिकानों का कोई ख़ास शब्द पहिले से उपदेश करना तो बुरा नहीं परन्तु गुरु पूरा चाहिये नहीं तो शिष्यों की जीवात्मक ऊर्ध्वगति का निश्चय करना अ संभव है॥

सच्चे गुरु जान सक्ते हैं कि उनके शिष्य किस २ धाम पर पहुंचे और कितनी ऊर्ध्व गति प्राप्त कर चुके हैं॥

प्रत्येक अवस्था में हम पहिले से उपदेश करना उचि त नहीं जानते परन्तु यह कह सक्ते हैं कि भक्त जन यो गी यदि अपने शिष्यों को प्रेमी देखें तो पहिले से उप देश देना बुरा नहीं है ॥

परिशोधन

अभी हम कह चुके हैं कि उस दैवी मनोहर शब्द को सुनने के लिये कानों को इस प्रकार बन्द करना अ

लतानुल अज़कार या श्रुत शब्द का विस्तार वर्णन

वह शब्द जिसके श्रवणार्थ अगले सहस्त्रों योगियों ने अपने तन मन को अर्पण किया और इस समय हज़ारों भक्त सांसारिक वेष और कोई २ पहाड़ी गुफाओं में दुनियां से अलग होकर जीव धन को मन से अर्पण कर रहे हैं उसका पता इस विधि से कि बिना अनुष्ठान ज्ञान हो जाय हम बतलाने की हामी नहीं भरते और न हम को यह सामर्थ्य है हम दृष्टान्त से भी इस को वर्णन करें परन्तु अधिक सावधानी और जांच परताल से वे सच्चे नियम वर्णन करते हैं जिन से कार्य्य सिद्ध संभव है।

इस शब्द श्रवण के लिये योगियों ने अपनी अपनी बुद्धि के अनुसार पृथक् २ नियम नियत किये हैं परन्तु हम केवल उस नियम को कहेंगे जिस पर योगियों ने संम्मति प्रकट की ॥

प्रत्येक आवश्यकताओं से निश्चिन्त हो कर यदि उदर पूर्ण न हो रात्रि के अन्तिम भाग में अधिक प्रेम से कटि को सहारा देकर इस प्रकार बैठो कि बैठने में कष्ट न हो फिर नेत्रों को बन्द करो और कानों के दोनों छिद्र को अंगूठों से इस प्रकार बन्द कर लो कि बाहर का शब्द आदि सुनाई देकर अपनी ओर आकर्षण करे और इस बात का ध्यान रक्खो कि ज्ञान चक्षु से क्या दिखाई देता है और भीतर श्रोत्र से क्या सुनाई देता है॥

जो शब्द अधिक दूर से सुनाई दे उसको मन में स्मरण करते रहो फिर यदि थोड़े दिन पीछे कोई और शब्द उस से भी अधिक दूर का सुनाई दे तो पहले स्मरण को तुरंत

चित्त लगाकर सुनना और प्रति दिन इसी में लीन रहना योग के नियम का पहिला पाठ है योगियों का यही तप है उनके निकट दूसरे पाठ और नित्य जपादि से बढ़कर यह तप विचारा गया है इसी कारण से यह तप सुलतानुल अज़कार के नाम से विख्यात है॥

इस विषय में केवल यह कह सक्ते हैं कि अगले योगियों ने जिस शब्द श्रवण को योग नियम में प्रतिष्ठा किया निस्सन्देह वह इसी के योग्य है परन्तु इस बात को हम नहीं मान सक्ते हैं कि योग विद्या में जो नियम लिखे पाये जाते हैं उन से इतनी सिद्धि हो सक्ती है इसलिये कि अगले पवित्र योगियों ने इस विद्या को हृदय से हृदय को उपदेश किया है और राजाओं के समय में कर्म काण्ड का बड़ा प्रचार रहा है और कर्म काण्डियों ने वेदान्तियों को उनके बाहरी बिगड़े रूप पर ध्यान करके जहां तक हो सका उनको पीड़ित भी किया है॥

आप कह सक्ते हैं कि जब प्रत्येक काल में इन वेदान्तियों ने ऐसा कष्ट उठाया है तो कैसे मान सक्ते हैं कि कोई प्रेमी उपस्थित पुस्तकों से वे नियम प्राप्त कर सके जिनसे जीवात्मा की ऊर्ध्व गति संभव हो हां वर्त्तमान काल के तपों से इंद्रियों में बिगाड़ हो जावे तो आश्चर्य नहीं॥

हे अज़ीज़ आप यह न जाने कि इस काल में वेदान्त विद्या नष्ट प्रायः है नहीं नहीं कदापि नहीं गुरु की आवश्यकता है॥

इस काल में कोई वेदान्ती ऐसे हैं जो कर्म काण्डियों के किसी प्रकार पाठ जपादि के पाठक या जापक हैं और उन अभ्यासों की ओर चित्त नहीं लगाते जो उनको सच्चे योगियों द्वारा परम्परा से प्राप्त है॥

मय हमारे सत्य अनुष्ठान के मानने में निषेध न कर सकेंगे।

आप कह सक्ते हैं कि मन एक विशेष रीति पर गति करता है यदि यह सत्य है तो अवश्य है कि इस गति से जो शब्द उत्पन्न होता है वह भी एक विशेष विधि का होगा- यह संभव नहीं कि किसी विशेष गति पर कई प्रकार के शब्द सुनाई दें॥

इस में कुछ सन्देह नहीं जब मन लगाकर कई मिनट तक इस शब्द को सुनिये तो कई प्रकार के शब्द पृथक २ सुने जाते हैं॥

क्या यह बात इस दैवी नियम के बिपरीति नहीं है जब एक समय में कई प्रकार के शब्द उत्पन्न किये जाते हैं तो सुनने वाले को केवल एक ही प्रकार का शब्द सुनने में आता है।

सिवाय इसके सबसे अधिक आश्चर्य की बात यह है कि यदि कोई प्रेमी ब्रह्म मुहूर्त्त में चित्त लगाकर इस शब्द को सुने तो दिन से रात्रि में शीघ्र सरलता अधिकता से ये मनोहर शब्द इस प्रकार सुने जाते हैं कि मनुष्य के मन को विशेष प्रकार की प्रीति होजाती है वस्तुतः वैद्यक के नियमानुसार दिन से रात्रिको मन और नाड़ियों की गति अवश्य घट जाती है।

संक्षेपतः जो शब्द प्रत्येक मनुष्य के कान में दैवी विधि से दिन रात्रि बना रहता है उसके विषय में सूफ़ियों और ब्रह्मज्ञानियों की यह परीक्षा है कि यदि नियमों पर पूरा ध्यान किया जावे तो इष्ट तत्व तक पहुंच होनी संभव है ब्रह्मज्ञानियों का विचार है कि मनुष्य इस विधि के सिवाय वारम्वार के जन्म मरण से किसी प्रकार मुक्त नहीं हो सक्ता॥

आदि भी गति करती हैं और जो कि गति पर थोड़ा बहुत शब्द भी प्रगट हुआ करता है और इधर कानों के गालकों में वायु आया जाया करती है इसी लिये कानों में एक प्रकार की गूंज सुनाई देती है॥

यह सत्य है कि कानों के मध्य मन की स्वाभाविक और दैवी गति के कारण एक प्रकार की गूंज दिन राति बनी रहती है और इस की स्थिति उस समय तक बनी रहती है जब तक जीवित वर्त्तमान है॥

इस से पहिले कि हम इस बात को सविस्तार वर्णन करें ऐसा समझना चाहिये कि जो गूंज या भिनभिनाहट दिन रात सुनाई देती है क्या अगले पवित्र योगी इसी गूंज को सुल्तानुल अज़कार अथवा अनाहत शब्द कहते थे या इस परदे की ओट में किसी और मनोहर और पवित्र आत्मा को शारीरिक खोल से शुद्ध करने वाले शब्द को सुल्तानुल अज़कार कहते हैं

हम इस अवसर पर झगड़े का न्याय केवल परीक्षा पर आधीन समझते हैं और निश्चय दिलाते हैं कि जो महाशय थोड़े दिन परीक्षा करेंगे उनको इस बात के मानने में निरोध न होगा कि इस अभ्यास के करने वालों ने अपनी अवस्था का सब से बड़ा भाग निष्फल नहीं किया॥

हे अज़ीज़ हम इस अवसर पर उन महाशयों को प्रत्यक्ष देख रहे हैं कि योगाभ्यासी स्वर्ग में नित्य जीवन को किन्तु इष्ट तत्व की समीपता को प्राप्त हैं।

हम कह सक्ते हैं कि जिन मनुष्यों का बर्ताव कर्मकांड पर सम्बंधित है वे इस सिद्धान्त को अति कठिनता से समझ सक्ते हैं यदि वे आप परीक्षा करें तो उस स

अनाहत शब्द

प्रत्येक मनुष्य जब चाहे परीक्षा कर सक्ता है कि यदि स्थान में शब्द आदि न हो तो नेत्र बन्द करने और चित्त लगाने पर कान के मध्य एक प्रकार का सूक्ष्म और मनोरंजन शब्द ज्ञात होता है यद्यपि रोग की अवस्था में ये शब्द केवल इस कारण सुनाई नहीं देते कि रोगियों का मन व्याकुल होता है तौ भी यदि रोग अधिक अचैन करने वाला न हो अथवा मनुष्य रोग की स्वाभाविक व्याकुलता पर ध्यान न करै तो रोग हीन और रोगी एक ही प्रकार पर उन सुहावने शब्दों को सुन सक्ते हैं ॥

प्रत्यक्ष विधि पर सन्देह किया जा सक्ता है कि चित्त लगाने का फल कदाचित् स्वाभाविक विधि से यों प्रगट हुआ हो कि यदि मन लगाया चित्त जमाया ध्यान किया शब्द सुनाई दिया जैसे एक स्थान में भय लगा कल्पित रूप दृष्टि में आने लगे यह स्वाभाविक अनुमान केवल वे पुरुष ही कर सक्ते हैं जो वेदान्त के अज्ञ हैं या वेदान्त के विरोधी हैं यह बात विचारने योग्य है कि यदि स्थान में शब्द आदि न हो तो विना ज्ञान और इच्छा के यह शब्द इसी प्रकार सुनाई देते हैं जैसे ध्यान लगाने से सुने जाते हैं इस पर प्रत्येक शांति चित्त और न्याय कारी मनुष्य समझ सक्ते हैं कि ये सुहावने शब्द केवल चित्त लगाने का दैवी फल नहीं है ॥

किसी २ अपरीक्षकों ने अपने निकट यह शंका मान ली है कि मन की स्वाभाविक और दैवी गति से नाड़ी

योग्यए डिटरोंसे निवेदन

क्या देश २ के समाचारों का संग्रह सुनाना या किसीप्र चलित नियम कानून पर तर्क करनाही संपादकों का अ धिकार है कदापि नहीं- आप को मानना पड़ेगा कि मत और जाति के पक्ष को छोड़ स्वाधीन होकर मनुष्यों को प्रत्येक विषय से ज्ञात करना अवश्य अधिकार है॥

१५ सितम्बर सन १८९० ई० से रिसाले नियाज़मन्द आप की सेवा में बदले और रिमार्क की आशा पर प्रति मास पहुंचता है हम इस बात को तो नहीं कहते कि दो चार सम्पादकों ने बदले में अखबार अभी तक नहीं भेजा परन्तु यह बात हम को कहना और आप को विशेषध्या न के साथ सुनना उचित है - क्या यह नियाज़मन्द कि सी रिमार्क या रिवियू के योग्य नहीं॥

एडीटर नियाज़मन्द

वेदांतियों से निवेदन

आप यह कह सक्ते हैं कि वेदान्त का सम्बंध कर्म्म काण्ड से कैसा है प्रत्येक काल में समय के महाराजाओं की दृष्टि केवल कर्म कांड के उपासकों की ओर रही है वेदांतियों के बाह्य बिगडे हुए रूप पर कर्म कांडी उपासकों के अनुमान किस २ प्रकार के रहे जिसके कारण इस समय में पूर्व पुरुषों की कोई पुस्तक ऐसी दृष्टि नहीं पडती जिस में ब्रह्म ज्ञान के सत्यार्थ स्वाधीनता के साथ बर्णन किये हों ॥

क्या आप को इस बात के मानने में संकोच है कि अगले पवित्र वेदान्तियों ने नियम और प्रयोजनों को अपनी रचित पुस्तकों में इतिहासों की विधि पर वर्णन किया है केवल इस कारण से कि समय के अनुकूल न पाया और ब्रह्म ज्ञान को संसार से नष्ट करना अंगीकार न किया ॥

रिसाले नियाज़मन्द का यह पांचवां नम्बर है जो बिनामूल्य भेंट वत् प्रतिमास आप की सेवा में पहुंचता है ॥

योग विद्या के अनुष्ठान पात्रों ने वेदान्त को इस प्रकार वर्णन नहीं किया कि कोई विरोधी तर्क नहीं कर सक्ता ॥

यदि इस समय की स्वाधीनता वेदान्तियों के लिये लाभकारी है तो भी मन के निश्चय दिलाने को मेस्मरज़्म विद्या कैसी अद्भुत और प्रतिष्ठा योग्य है कि जिसका जी चाहे सहस्र बार परीक्षा करले कि जो कुछ हम कह चुके वह सब शुद्ध है ॥

संक्षेप यह है कि यदि आप हमारे रिसाले नियाज़मन्द को वेदान्तियों की ओर से सच्चा और स्वाधीन वकील जान सक्ते हैं तो रिवियू देने से प्रतिष्ठित कीजिये अथवा दो चार महीने और देखिये ॥ एडीटर रिसाले नियाज़मन्द

नियम

१-यह रिसाला [illegible] १५ तारीख को [illegible]

२-वार्षिक मूल्य डाक व्यय सहित [illegible]

[illegible]

[illegible]

३-[illegible] के [illegible] को पूछने और रिसाले को [illegible]

४-जो [illegible] रिसाले को लेकर [illegible] से इनकार करें [illegible] कृपाकर वार्षिक रिसाले प्राप्त का मूल्य प्रति रिसाला [illegible] के हिसाब से [illegible] [illegible] नम्बर [illegible] तारीख १५ अक्तूबर के रिसाले के [illegible] भेजें॥

५-जिन महाशयों के मूल्य [illegible] से तीन मास के भीतर [illegible] वे पूर्व देने के योग्य जाने जायंगे और जो तीन मास के पी[छे] भेजेंगे वे पश्चात् जाने जायंगे॥

६-जिन महाशयों को पिछले रिसालों की ग्राहकी हो तो प्रति रिसाला [illegible] डाक व्यय सहित भेजकर खरीद कर सक्ते हैं।

७-चिट्ठी पत्री [illegible] के द्वारा और उत्तर के लिये जवाबी कार्ड के[वल] सम्पादक के नाम से निम्न लिखित स्थान पर भेजें॥

मिर्ज़ा [illegible] सम्पादक रिसाले [illegible]

[illegible] बाग़ मिर्ज़ा साहिब [illegible]

[illegible]

[illegible] में नीचे लिखी किताबें बिकती हैं

यजुर्वेद संस्कृत भाष्य	[illegible]	महाभारत संस्कृत [illegible]	[illegible]
[illegible] भाषा भाष्य	[illegible]	हरिवंश संस्कृत [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	हरिवंश [illegible]	[illegible]
[illegible] }	[illegible]	भगवद्गीता संस्कृत }	[illegible]
[illegible]		[illegible] भाष्य सहित भाषा	

पं॰ ज्वालाप्रसाद [illegible]

रिसाला
नियाज़मन्द

पांचवां नम्बर [illegible]

१५ जनवरी सन् १८९१

जिसमें जीवाकर्षण विद्या अर्थात् [illegible] सम्बंधी विषय और प्रबंधों का अनुसन्धान है जिसको मिर्ज़ा बाकर हुसेन ने ग्यारह वर्ष की परीक्षा के पीछे अपने मित्रवर्गों की प्रेरणा से सर्व जनोपकारार्थ शुद्ध उर्दू और प्रचलित हिन्दीभाषा में प्रकाशित किया।

यह पांचवां रिसाला नियाज़मन्द है जिसमें योगी ने श्रुत शब्द का सविस्तर वर्णन केवल योगावस्था में [illegible] और इस विधि के हानि लाभ से साधारण लोगों को ज्ञात किया है

आगरा
मेडीकल प्रेस में बएहतमाम मुंशी [illegible] बड़ी शुद्धता पूर्वक छापा गया ॥
जनवरी सन् १८९१ ई०

اگر خریداری منظور نہو تو رسالہ واپس کرو اور پچھلے نمبر کی قیمت ۸؍ مرحمت کیجئے

رسالہ

نیاز مند

جلد ۱ — ۱۵ فروری سنہ ۱۸۹۱ع — نمبر ۶

یعنی مجموعہ عام تحقیقات علمی مسائل و مضامین نو رائجہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی

جسکو

جناب مرزا باقر حسین تمنا صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیز احباب کے اصرار کرنیکے سبب اور نیز بنظر رفاہ عام شائستہ اردو اور مروج ہندی میں شائع کیا

یہ چھٹا رسالہ ہے جس میں ایک نئے اور خوانندہ معمول نے یہ سبق دیے ہیں ۱- علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے مختلف نام اور وجہ تسمیہ - ۲- علم مذکور کسی شریعت کے خلاف نہیں - ۳- بغیر علم مذکور ہر ایک شریعت ناکمل ہے

در مطبع اعجاز محمدی آگرہ بزیور طبع پوشید

ضوابط

۱۔ یہ رسالہ ہر مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہی۔

۲۔ قیمت سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک صرف تین روپیہ اور مابعد پانچ روپیہ لیکن بعض برہم گیانی یا حضرات صوفیہ کی خدمت مین ہر ماہ بلاقیمت ارسال ہوتا ہی۔

۳۔ اڈیٹران اخبار کی خدمت مین بامید تبادلہ بغرض ریویو ارسال ہوتا ہی۔

۴۔ چھٹا رسالہ لیکر خریداری سے انکار کرین وہ ازراہ عنایت پانچون نمبر رسالہ نیازمند وصول شدہ کا زر قیمت فی سال چار آنہ کے حساب سے ۵؍ بموجب دفعہ ۶ رسالہ نیازمند جلد ۱ نمبر ۲ مجاریہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۰ء بھی ادا کر دین۔

۵۔ جن صاحبون کی زر قیمت تاریخ خریداری سے اندر سہ ماہ وصول ہوگی وہ پیشگی خیال کیجاویگی اور مابعد سہ ماہ بعد بعد۔

۶۔ جن صاحبون کو پچھلے رسالے خریدنے منظور ہون فی رسالہ ۴؍ مع محصول ڈاک پاس اڈیٹر کے بھیجکر خرید سکتے ہین۔

۷۔ خط کتابت بذریعہ پیڈ اور جواب طلب خطوط کے لئے جوابی کارڈ بنام اڈیٹر ذیل کے پتہ سے آنا چاہیے۔

نیازمند

مرزا باقر حسین۔ اڈیٹر و منیجر رسالہ نیازمند۔ زین خانہ۔ باغ مرزا صاحب شہر آگرہ۔

اشتہار

مطبع ست پرکاش واقعہ آگرہ محلہ کچہری گھاٹ مین باہتمام پنڈت جوالا پرشاد بھارگو شرما مہتمم مطبع مذکور چارون وید کی شرح سنسکرت و بھاشا جس مین دوا رتھ ہین چھپنا شروع ہوگیا ہے۔ یجر وید چھپ گیا سام وید چھپ رہا ہی۔ قیمت حسب تفصیل ذیل ہی۔

یجروید سنسکرت ٹیکا۔ سام وید ماہوار بطور مخزن چھپ رہا ہی۔ مورتی رہسیہ حصہ ۱ و ۲ و ۳۔ گیانا نجن شلاکا

۵ر ۱۲؍ قیمت سالانہ ۱۲۔ ۳۔

دیانندی مت کھنڈن۔ مہابھارت سنسکرت اردو۔ ہرگز نہ سنسکرت اردو۔ بھگوت گیتا مع پنج شرح بھاشا۔

۵ ۱۲؍ ۵ر

علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے مختلف نام اور وجہ تسمیہ

۱۔ یوگ

ایشیا کے وہ آزاد گلہ بان جو پھرتے پھراتے سرزمین ہندوستان کی راہ سے **پنجاب** میں داخل ہوئے اور جنکا طرز معاشرت وغیرہ تشریح کے ساتھ رسالہ **نیاز ہند** جلد اول نمبر ۲ میں اس طور پر بیان کیا گیا کہ وہ آئے دن کی فکروں میں گرفتار ہو کر قدرتی طور پر **علم مقناطیس حیوانی و روحانی** سے واقف ہوئے اون لوگون نے اس علم کا نام **یوگ** رکھا جسکے معنی ملنے یا حاصل ہونے کے ہیں وجہ نام نہاد یہ ہوئی کہ جب کبھی اون آزاد گلہ بانون کے مواشی میں مری پھیلتی یا خود بیمار ہوتے یا اونکے رقیب پہاڑی موقع پاکر مواشی پر دست درازی کرتے تو ایسے نازک وقت میں یہ آزاد گلہ بان جنگل کے کسی گوشہ میں اداس ہو کر علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کے قدرتی خواب کا سخت انتظار کرتے تھے اور کیفیت خواب واقع ہونے کے بعد چورونکا سراغ لگا لیتے یا اوسی عالم خواب میں آئندہ محفوظ رہنے کے لئے عمدہ بندوبست معلوم کر لیا کرتے تھے۔

اور جن ہونہار **آریہ** نے علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کے مزہ سے وقفیت حاصل کرکے راج پاٹ کو چھوڑ دیا اون لوگون کا اس علم کی نسبت یہ خیال تھا کہ بنا یوگ کے **شاہد مقصود** کی سراغ رسانی عالم اجسام میں کسی درجہ سے ممکن نہیں ہے

۲۔ گیان

اے **عزیز**۔ آپکو اس بات کے ماننے میں تامل ہوگا کہ یوگ کا دوسرا نام **گیان** ہے۔

قدرت کے اسرار نہانی کی تحقیقات یعنی کسی شی کی نسبت یہ جاننا کہ اسکی ماہیت کیا ہے اور اسکی نسبت اگر کسی دوسری شی سے ہے تو کس طرح اور کیونکر اسکو گیان کہتے ہیں اس جان پہچان سے غرض یہ ہے کہ انسان کی ماہیت کیا ہے اور اوسکی نسبت اگر خدا سے ہے تو کس طرح اور کیونکر۔

عام طور پر **ویدانتیون** کا خیال ہے کہ یہ مرتبہ صرف **وید** کے معنی اور مطلب سمجھنے سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن یہ بات دریافت طلب ہے کہ کیا وید میں اس قسم کے قواعد دیئے گئے ہیں جنکے ذریعہ سے وید کے سمجھنے والے ہر ایک شی کی ماہیت نسبت وجہ نسبت خود دریافت کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

البتہ **مؤلفان وید** نے یوگ کی حالت میں جو گیان حاصل کیا ہے وہ اس طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اوسپر غور کرنے سے ایک

خاص درجہ تک فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بنا **گیان کے مکتی نہین ہے** اس سے گیان کی عظمت اسطرح پر ثابت ہوتی ہے کہ وہ انسان کی نجات کے لئے نہایت ضروری علم ہے اگر گیان ایسا ہی ضروری علم ہے تو اون قواعد پر لحاظ کرنا واجب ہے جنکی بابت پرتال سے ہر ایک شی کی ماہیت۔ نسبت اور وجہ نسبت معلوم ہوسکے۔

اے عزیز من بات یہ ہے کہ یوگ نہایت وسیع علم ہے اور اگلون لوگیون نے اس علم کے مختلف نام اس بنا پر قرار دیے ہین کہ اس علم سے جس قسم کے نتائج ثابت ہوئے اوسی مناسبت سے ایک جدا جدا نام رکھتے رہے ہین یوگ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ انسان اور **شاہد مقصود** کے مابین طلسم قدرت کی حقیقت جسکا معلوم کرنا ہی گیان ہے وہ بنا یوگ کے کسی اور جتن سے معلوم نہین ہوسکتا۔

۳۔ بگیان

ویدانتیون کا خیال ہے کہ انسان کی ماہیت۔ نسبت۔ وجہ نسبت معلوم ہونے کے بعد گیانیون کو انجام کار یہی ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی ماہیت **شاہد مقصود** سے جدا نہین۔ اس بات کے جاننے پر گیانیون کو رات دن یہی دھن رہتی ہے کہ کسی طرح سے ہمارا اور **شاہد مقصود** کا ظاہری پردہ جاتا رہے یعنی ہماری ماہیت پہلی صورت اختیار کرے۔ غرضکہ اسے **لو** یا اس پرلے سرے کے عشق کو بگیان کہا ہے۔ چونکہ بگیان۔ گیان کا یقینی نتیجہ ہے اور گیان وید کے معنی مطلب سمجھنے پر محدود سمجھا گیا اس بنا پر اس زمانہ کے ویدانتی بگیان حاصل کرنے کے لئے **وید** کی ضرورت بتلاتے ہین۔

میری جان یہ بات تو جب ہی حاصل ہوسکتی ہے کہ طلسم قدرت کی آنکھ بچا کر اوس البیلے و نرالے **شاہد مقصود** کی صورت کھلا کھلی نہین تو ذرا پردہ کی اوٹ مین جھلک تو دیکھ لے بنا دیکھے بھالے کون کسی کے عشق مین جان کھپاتا ہے۔ اسوقت یوگ کو یہ عظمت حاصل ہے کہ اگر کوئی یوگی اس بدنصیب **نفس ناطقہ** سے جان بچا کر **طلسم قدرت** سے آنکھ چرا کر اپنی حقیقت کی کرید کرے تو البتہ اوس کریدی کو جاگتے سوتے **لو لگ** جاتی ہے۔

یہی تو وجہ ہے کہ اگلے زمانہ کے چند آریہ اس علم کے پورے مزہ سے واقف ہوکر راج پاٹ چھوڑ بیٹھے اور **شاہد مقصود** کے نام پر ساری عمر تج دی۔ مگر گیت ظاہری الفاظ کے ظاہری معنی مطلب سمجھکر۔ نہین بلکہ یوگ کی حالت مین ایک خاص درجہ کا دسترس حاصل کرنے کے بعد اب معلوم ہوا جس طرح باعتبار ایک مناسبت کے یوگ کا نام **گیان** رکھا گیا تھا اوسی اعتبار سے دوسری رعایت کے سبب اس مقدس علم کا نام **بگیان** رکھا گیا۔

۴۔ سمادھ

ای عزیز۔ لفظ سمادھ درحقیقت دو لفظ سے مرکب ہے۔ پہلا لفظ **سم** ہے جسکے معنی ٹھہرنا یا استقلال کے ہیں اور دوسرا لفظ **آدھ** جسکے معنی انتر یعنی اندرونی قوت کے ہیں۔ اندرونی قوت سے **حواس عشرہ** مراد ہیں وجہ نام ہذا یہ ہے کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی حواس عشرہ کو کچھ وقت کے لئے معطل کر دیتا ہے یہ **حواس عشرہ** وہ کمبخت ہیں جو ایک لمحہ کے لئے نہ اپنے کار منصبی سے بیکار ہوتے ہیں اور نہ **نفس ناطقہ** کو عالم ارواح کی طرف متوجہ ہونے دیتے ہیں پر خواب مقناطیس حیوانی و روحانی میں حواس عشرہ اپنا اپنا کار منصبی کیا کرتے ہیں اور نفس ناطقہ جو دن رات انہین کی **رپورٹ** سننے کے عاشق ہیں وہ دوسرے عالم کے لوگون سے اپنا دل بہلاتے ہیں۔

۵۔ انہد شبد

بے انتہا دوری کی آواز کا نام **انہد شبد** ہے۔ بعض حضرات صوفیہ سادہ حالت مین **سلطان الاذکار** کی ریاضت کرتے ہیں اور بعض **اہل اللہ** علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی حالت پیدا کرنے کے بعد ادھر توجہ کرتے ہیں لیکن سادہ حالت مین سلطان الاذکار کی **ریاضت** کیجاوے یا علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی حالت پیدا کرنے کے بعد توجہ کیجاوے دونون صورتون مین علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی حالت کا پہلے واقع ہونا ضرور ہے۔

قدیم زمانہ کے **یوگیون** کو ٹھیک طور پر معلوم تھا کہ خواب مقناطیس حیوانی و روحانی پیدا کرنے کے لئے پہلے خیالات کا یکسو کرنا ضرور ہے اسواسطے یہ لوگ کبھی کبھی مشاغل کی طبیعت جمانے کے لئے حکم دیتے تھے کہ وہ لوگ ان سہاونے شبدون کو توجہ سے سنین جسوقت کہ جب کبھی اونکے چیلے حالت خواب مقناطیسی مین طلسم قدرت کی نیرنگیان دیکھتے دیکھتے مطلب سے دور رہ جاتے تو اوسوقت یہ حضرات صوفیہ انہین شبدون سے **منازل** کے پتے بتلاتے۔

مختصر یہ ہے کہ انہد شبد کوئی جدا طریقہ نہین قانون قدرت نے سب سے پہلے علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی تعلیم دی اور پھر خواب مقناطیس حیوانی اور روحانی کی حالت مین یہ راز کھلا کہ کانون کی سہاونی آواز خاص خاص کانون کی آواز ہے جن سے صوفیونکا کشود کار ہو سکتا ہے۔ اس صورت مین انہد شبد علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کا نتیجہ ہے۔ اور جس اعتبار سے گیان۔ بگیان اس علم کے دوسرے نام قرار دیے گئے ہیں اوسی بنا پر علم مقناطیس حیوانی و روحانی کا پانچوان نام **انہد شبد** ہے۔

۶- سرت شبد ابھیاس

حضرات صوفیہ کی وہ ریاضت جس مین طبیعت اون قدرتی سہاونے شبدون کے سننے کی طرف متوجہ کیجاتی ہے اوس ریاضت کو سرت شبد ابھیاس کے نام سے مشہور کیا ہے یہ ثابت کرنا کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا چھٹا نام سرت شبد ابھیاس ہے کچھ ضرور نہین کیونکہ سرت شبد اور انہد شبد یہ دونون ایک ہی معنی کے لئے تجویز کئے گئے ہین جس بنا پر علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا پانچوان نام انہد شبد ہے اوسی بنا پر اس علم کا چھٹا نام سرت شبد ہے۔

۷- سلطان الاذکار

انہد شبد اور سلطان الاذکار مین لفظی پھیر ہے معنی دونون کے وہی ہین جسکا بیان ابھی کیا گیا چونکہ **حضرات صوفیہ** کے نزدیک یہ ریاضت صوم وصلوۃ اور ہر قسم کے درود وظائف سے بڑھکر خیال کی گئی ہے لہذا سلطان الاذکار یعنی بادشاہ ذکر تسبیح کے نام سے مشہور ہے۔

۸- خرق عادت

قانون قدرت یا فطرت کے خلاف کسی فعل کا گزرنا خرق عادت ہے جو لوگ کسی مذہب کے پابند ہین وہ ولیون اور نبیون کی ذات سے ناممکن نہین سمجھتے اور جنکے خیالات نیچر کی جانب مائل ہین وہ تسلیم نہین کرتے کہ دنیا مین کوئی فعل قانون قدرت کے خلاف واقع ہوسکتا ہے۔

خرق عادت فی نفسہ نہایت مشکل مسئلہ ہے اسوجہ سے کہ اگر کوئی فعل خلاف فطرت دکھا بھی دیا جاوے تو بھی یہ خیال ہوسکتا ہے کہ شاید ایسی کارروائی دکھانیوالے کو اوس فعل کے نمایان کرنیکا کوئی فطرتی قاعدہ معلوم ہو۔

لیکن جسوقت ٹھیک طور پر معلوم ہوجاوے کہ یہ فعل فطرت کے موافق ہے اسکے خلاف واقع نہین ہوسکتا اور پھر ایسا ایک کوئی ایسا فعل نمایان کیا جاوے جو قاعدہ مسلمہ کے خلاف ہو تو اوسوقت خرق عادت کا ممکن ہونا تسلیم کرلیا جاویگا۔

ہم یہ نہین کہتے کہ خرق عادت ممکن ہی نہین خرق عادت ہرگز ممکن نہین بات اتنی ہے کہ یوگ یعنی علم مقناطیس حیوانی وروحانی ایک ایسا علم ہے جسکے قاعدے جانچ لینے کے بعد عامل اس قسم کے کام کرسکتے ہین جو دیگر مروج علم سے نہین ہوسکتے اور یہ کوئی انوکھی بات نہین ایک علم سے جو کارروائی ہوسکتی ہے وہ دوسرے علم سے ممکن نہین ہے چونکہ اس زمانہ مین علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا بہت ہی کم چرچا ہے اور جو کوئی کسی قدر واقف ہے وہ اصل بات کو مخفی رکھکر خاص خاص ناموں سے تعبیر

کرتا ہی اور وہ جو کچھ کر گذرتا ہی وہ خرق عادت میں عام طور پر خیال کیا جاتا ہی اس بنا پر بعض صوفی المذہب باعتبار اس خاص صفت کے اس علم کو خرق عادت بھی کہتے ہیں۔

۹۔ معجزہ۔ یا علم اعجاز

خرق عادت کے لئے دوسرا لفظ معجزہ ہی اسکی تشریح بیان کرنے کی ضرورت نہیں اتنا کہنا ضرور ہی کہ یہودی۔ مسیحی اور مسلمان بالاتفاق معجزہ کو شان رسول سمجھتے ہیں لیکن جسوقت ان لوگون کی مذہبی کتابون پر خاصکر رسول کی سوانح عمری پر نظر کیجاتی ہی تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ رسولون نے مذہبی دعوت سے پہلے اون ریاضتونکو ضرور کیا ہی بخلاف اس زمانہ کے صوفی المذہب عموماً کیا کرتے ہین ۔ یہ بات غور طلب ہی کہ معجزہ جیسا کہ مسلمانون کے نزدیک شان رسول کے لئے خاص ہی کیا وہ اون کی پہلی ریاضتون کا نتیجہ ہی۔ یا کوئی خداداد ملکہ ۔ اگر ریاضتونکا نتیجہ مان لیا جاوے تو اس صورت مین معجزہ رسولون کے لئے مختص ہوگا کیونکہ جب ریاضت عام ہی تو اوسکا نتیجہ بھی عام ہی ہوگا ۔ معجزہ اگر خداداد ملکہ مانا جاوے تو البتہ شان رسول کے لئے خاص خیال کیا جا سکیگا

صوفی تو صاف کہہ گذرے کہ معجزہ نہایت ہی اعلی درجہ کی ریاضت کے نتیجہ کا نام ہے اور پھر ریاضت جسقدر کم ہوتی ہی اوسیقدر معجزہ کی مقدار گھٹی ہوئی سمجھی جاتی ہی۔

ہمکو اس رسالہ مین یہ معلوم ہوا ہی کہ معجزہ درحقیقت ایک خداداد ملکہ ہی اس بنا پر جن صاحب اعجاز رسولون نے معجزے دکھلائے وہ اسوجہ سے خلاف فطرت خیال کئے جا سکتے ہین کہ اوس زمانہ کے لوگ ویسا نہ کر سکے اور نہ ویسا دکھلا سکے لیکن درحقیقت جو کچھ رسولون نے دکھلایا وہ فطرت کے خلاف نہ تھا بلکہ اونہون کو اوسی خداداد ملکہ حاصل ہونے کے سبب قانون قدرت کے اسرار مخفی طور پر معلوم تھے

المختصر۔ صوفی سلطان الاذکار کو معجزہ یا علم اعجاز اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسکے مرتاض وہ کر گذرتے ہین جو دیگر علوم کے جاننے والے نہین کر سکتے۔

۱۰۔ کشف و شہود

دوران ریاضت مین جو نامعلوم بات علم و ارادہ پر معلوم ہو وہ **کشف** ہی اور جو بلا علم و ارادہ خود بخود معلوم ہو وہ **شہود** کے نام سے مشہور ہی یہ دونون صفتین سلطان الاذکار کے صاحبان ریاضت کو اپنی خوش نصیبی سے حاصل ہین ۔ لیکن اسلام کا ایک فرقہ کشف و شہود کو اعجاز مین داخل سمجھتا ہی۔

ہم اس موقع پر صرف یہ کہہ سکتے ہین کہ جب اعجاز متحقق نہین تو کشف و شہود کسطرح متحقق ہو سکتا ہے۔ مختصر یہ ہے باعتبار مناسبت **کشف و شہود** سلطان الاذکار کے مرادف نام ہے۔

۱۱۔ حبس نفس

اس زمانہ مین بعض جوگی یا بعض صوفی حبس نفس کو اس طرح کرتے ہین کہ ضروریات سے فارغ ہو کر جبکہ شکم سیر نہو اکیلے مکان مین جاکر دونون انگوٹھون سے کانون کی مرکیان اس طرح دباتے ہین کہ پھر آواز مسموع نہین ہو سکتی۔

کلمہ کی دونون انگلیون کو بند آنکھون کے پپوٹون پر رکھتے ہین بیچ کی انگلیون سے ناک کے دونون سوراخون کو بند کرتے ہین نیچے کی دونون انگلیان لبون کے نیچے اوپر رہتی ہین۔

نشست اس طرح مقرر کی گئی ہے کہ ایک پانون کی ایڑی مقعد سے دبا کر نیچے سے کھل اور دوسرے پانون کی ایڑی سے پیشاب کی نالی کو مابین فوطون کے رکھکر دبائے ہوئے رہتے ہین۔

بعض ناتجربہ کار صوفیون نے کسی زمانہ مین سلطان الاذکار کا یہ طریقہ ایجاد کیا تھا لیکن حال کے دانشمند صوفی اس طریقہ کو پسند نہین کرتے ہین۔

اگلے تو یہ سمجھے کہ اس طریقہ سے نفس ناطقہ مقید ہو کر کارنمایان کرینگے لیکن اسوقت کے دانشمند اس طریقہ کو حبس نفس تو نہین مانتے مگر یہ ضرور کہتے ہین کہ حبس نفس یعنی آتی جاتی سانس کے سلسلہ کو ہیما کرنے کے لئے یہ ایک طریقہ ہے جسکو سلطان الاذکار سے ذرا تعلق نہین۔

۱۲۔ تعلیق الوہم

شارع اسلام کے مبعوث ہونے سے پہلے عرب کے لوگ ہندوستانیون کی طرح بت پرستی مین نقدجان نذر کرتے رہے اور پھر اسلامی جنگ و جدل کے بعد انھون نے طوعاً و کرہاً اسلام قبول کیا جسطرح انکی اگلی نسلین ایک شریعت کی پابند تھین اسی طرح آنیوالی نسلین دوسری شریعت کی ماننے والی ہوئین۔ اوسی زمانہ مین عرب کے چند یوجاری بھی شارع اسلام پر ایمان لائے تھے جو اسلام قبول کرنے سے پہلے اس علم سے واقف تھے جسوقت ان نومسلم پوجاریون نے برادران اسلام کو اس راز سے واقف کیا وہ اسکو ایک وہبی علم سمجھے مسلمانون کو شباب اسلام کے جوش و خروش مین یہ خیال ہوا تھا کہ نومسلم پوجاری جس علم کی خبر دیتے ہین اوسکو حواس عشرہ سے تعلق نہین ہے ہان وہمی مقدمات جما کر کچھ حاصل ہو جاتا ہے تو تعجب بھی نہین ہے

اس صورت مین اونکے نزدیک علم مقناطیس حیوانی وروحانی وہ علم قرار پایا تھا جس کا حاصل ہونا قوت وہمیہ کی ترقی پر مبنی
تھا اسیوجہ سے اون لوگون نے تعلیق الوہم اعنی علم کا نام قرار دیا تھا۔

۱۳- میسمرزم

یورپ نے جو علمی ترقی حاصل کی ہے اوسکو بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے انکا طرز معاشرت اور علمی ترقی کا حال
جیساکہ تواریخ مین قلمبند کیا گیا ہے وہ گویا کسی اور جنگلی قوم کا تواریخی حال ہے یورپ کے شبابہ ترقی یا وسط ترقی مین میسمر
اس علم سے واقف ہوا اور اوسنے یورپ کو اس علم سے اس طرح پر خبر دی کہ گویا وہ بذات خود اس نرالے علم کا موجد ھے
چونکہ یورپ کے لوگ اس علم سے نابلد تھے اونھون نے اس علم کا نام میسمرزم رکھا سادہ طور پر میسمرزم کے معنی نیند مین لانا ہے لکھا
اس مین شک نہین کہ علم مقناطیس حیوانی وروحانی کا نام میسمرزم اس اعتبار سے صحیح قرار پاسکتا ھے کہ حسب وقت معمول
پر خواب مقناطیسی کی حالت گذرتی ہے تو وہ بظاہر خواب کی حالت مین معلوم ہوتا ہے۔

۱۴- آرٹی فیشل سم نم بلزم

اسوقت کے ڈاکٹرون کے نزدیک سم نم بلزم کی قدرتی کیفیت ایک طرح کا مرض خیال کیا گیا ہے اون لوگونکا بیان
ہے کہ اگرچہ یہ مرض ہے تاہم اسکا سبب نامعلوم ہے اور نہ کوئی دوا اس مرض کی لئے اسوقت تک معلوم ہوئی ہے۔
یورپ مین جہان اور علمی مسائل زیر تحقیقات ہین وہان یہ نامعلوم مرض بھی زیر تحقیقات ہے اون لوگون نے اس مرض
کی بحث فلوسوفی مین داخل کی ہے اسوقت تک جو کچھ پتہ لگا ہے اوسکا بیان اس طور پر کیا گیا ہے کہ جن لوگون کی طبیعت
نازک ہو اور اونکے خیالات کسی نہ کسی اودھیڑبن مین دن رات لگے رہتے ہون تو ایسے لوگونپر یہ حالت اس طرح
گذرجاتی ہے کہ جب کسی بات کو سوچتے سوچتے سوجاتے ہین تو پھر کچھ وقت کے بعد سوتے سے اوٹھکر عالم خواب مین
حواس عشرہ سے اس طرح کام لیتے ہین کہ گویا وہ جاگ رہے ہین مقام حیرت یہ ہے کہ مریضون کو خاص طرح کا
علم اور ایک خاص طرح کی دھن ہوتی ہے اس حالت کے رفع ہونے کے بعد ان مریضون کو یاد دلانے پر بھی
یقین نہین ہوتا کہ وہ عالم خواب مین چلے پھرے گفتگو کی کھانا کھایا کتاب دیکھی پڑھی اپنا اسباب ٹھکانے سے رکھا
اور پھر پلنگ پر جاکر سو رہے۔
یورپ کے وہ دانشمند جو علم مقناطیس حیوانی اور روحانی سے واقف ہین وہ کہتے ہین کہ سم نم بلزم کوئی

غرض نہین بلکہ علم مقناطیسی حیوانی و روحانی کی غیرارادی اور قدرتی حالت ہے۔

ثبوت اسکا یہ پیش کیا گیا ہی کہ سمنم بلزم واقع ہونے سے پہلے جن اسباب کا ہونا ضروری ہے وہی علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی حالت واقع ہونے کے لئے ضرورہین جس نے سمنم بلزم کی قدرتی اور غیرارادی حالت مشاہدہ کی ہو اگر وہ کبھی عمل خواب مقناطیسی حیوانی و روحانی مشاہدہ کرے تو اوسوقت اوسکو اس بات کے ماننے مین ہرگز انکار نہوگا کہ سمنم بلزم قدرتی اور غیرارادی حالت ہی اور خواب مقناطیسی علم و ارادہ پر پیدا کیا جاتا ہی اور اسمین شک نہین کہ جو فعل قدرتی طور پر بلاارادہ واقع ہوتا ہی اگر اوسکے قواعد وقوع معلوم کرلئے جاوین تو وہی فعل علم و ارادہ پر بھی واقع ہوسکتا ہی۔

غرضکہ خواب مقناطیس بلاعلم و ارادہ پیدا ہوجاوے تو اوسکو سمنم بلزم اور اگر علم و ارادہ پر پیدا کیا جاوے تو آرٹی فیشل سمنم بلزم کہتے ہین یہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کا چودھوان نام ہے۔

۱۵۔تھیوسوفی۔عرفان

یہ دونون لفظ ایک ہی معنی کے لئے وضع کئے گئے ہین جنکے معنی علم الٰہی ہین عزیز مسیحی اور اونکے سلم یہودیا عزیز مسلمان خیال کئے ہوئے ہین کہ علم الٰہی شریعت کی جانچ پرتال سے ممکن ہے لیکن شریعت مین جو کچھ کہ بیان کیا گیا ہی اوسکا خلاصہ صرف یہ ہی کہ خدا خالق ہی اور انسان مخلوق وہ پاک ہی اور یہ گنہگار ہی ایکدن مرتا ہی اور اپنے گنہگاریونکا حساب دینا ہی قوانین جو کچھ کہ بیان کئے گئے ہین اونکا خلاصہ یہ ہی کہ یہ جائز ہی یہ ناجائز ہے یہ حلال ہی یہ حرام ہی اگر علم الٰہی کے یہ معنی ہین کہ ان قواعد کو یاد رکھکر اس طرح برتین تو البتہ دل سمجھانے کے لئے شریعت علم الٰہی ہی لیکن اگر اس بات کا جاننا منظور ہو کہ انسان کی گنہگاری کا اصل سبب کیا ہی یا یہ کہ وہ انسان گنہگاری پر کس طرح قادر ہو گیا یا یہ کہ حرام و حلال کی اصلی وجہ کس طرح واقع ہوتی ہی تو ایسے وقتمین یہ تینون شریعتین قابل اطمینان جواب نہ دیسکینگی اور مجبور ہو کر کسی اور علم کی طرف توجہ کرنا پڑیگا۔

چونکہ اس قسم کے مسائل صرف علم مقناطیس حیوانی اور روحانی مین طے ہو سکتے ہین لہذا حضرات صوفیہ اپنی ریاضت کو تھیوسوفی۔یا۔عرفان کے نام سے مشہور کرنا غلط نہین سمجھتے۔

۱۶۔علم مقناطیس حیوانی و روحانی

یہ علم جسکے چند مختلف نام ہم نے بیان کئے از انجملہ ایک اور نام باقی ہی جو عام طور پر علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے نام سے مشہور ہی عرب نے بمقابلہ اوپر کے نامون کے یہ نام نہایت ہی مناسب رکھا ہی جسکے معنی یہ ہین کہ وہ علم جسکے قواعد اس قسم کے بیان کئے گئے

ہوتی ہین کی جانچ پرتال سے یہ معلوم ہو جاوے کہ انسان کو حیوانیت سے کس درجہ تک نسبت ہی اور روحانیت سے کس مقدار تک مناسبت ہی

اسے عزیز اب تمکو معلوم ہوا کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی عظمت کس درجہ تک ہی کیا اب بھی تم یقین نکروگے کہ انسان کی سچی ترقی کے لئے علم مقناطیس حیوانی اور روحانی کی ضرورت ہے

علم مقناطیس حیوانی و روحانی کسی شریعت کے خلاف نہین

ہم ہر ایک مذہب کے اصول مذہب اور فرائض مذہبی بیان کرنے کے بعد یہ ثابت کرینگے کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کسی شریعت کے خلاف نہین ہے

برہمنون کا پرانا مذہب جسکا اصول یہ ہے کہ وید خدا کا کلام ہی اور اسکے مقاصد شاستر پرانون مین جسطرح بیان کئے گئے ہین اونکو روزانہ برتنا چاہیے

ہندوؤن کے وہ جملہ مذاہب جو اس اصول کے دائرہ مین داخل ہین وہ یوگ کو حسن اعتقاد سے تسلیم کرتے ہین اور یوگیون یا صوفیون کے ذرا مخالف نہین

۲- بودھ

اس کا اصول مذہب یہ ہی کہ شخصی خدا نہین - فرائض مذہبی یہ ہین ۱- نفس کو زیر کرنا ۲- غیرون کے ساتھ سچی محبت سے پیش آنا ۳- کسی جاندار کی جان کو دکھ نہ دینا - فرائض مذہبی کو روزانہ برتنے سے غرض یہ ہی کہ انسان کو بعد مرنے کے فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہو

یہ فریق اور اسکے تعلیم یافتہ **جینی** مذہب یوگ کو ہمیشہ بہت بڑی وقعت سے دیکھتے ہین اور ان لوگون کو اس بات کے کہنے مین ذرا انکار نہین کہ **بودھ** نے پٹنہ کے ضلع مین جا کر کئی برس دو **صحرا نشین** برہمنون کی تعلیم پائی اور عرصہ تک کسی غار مین **یوگ** کی ریاضت کی اسکے بعد خاص تعلیم کے لئے عام لوگون کی دعوت کی

۳- آریہ مت

ہندوؤن کا قدیم مذہب اسی نام سے مشہور رہا ہی لیکن اسوقت یہ نیا مذہب خیال کیا جاتا ہی جو **آریہ مت** کے نام سے مشہور ہی انکا اصول مذہب یہ ہی کہ **بنا گیان** کے نجات نہین ہو سکتی فرائض مذہبی یہ ہین کہ شاستر اور پران **وید**

کی سچی تفسیر یا شرح نہین ہین **وید** کے مقاصد اس طرح برتنا چاہیے جس طرح **وید** سے ثابت ہون یہ لوگ اپنے مذہب کے بانی کو **وید** کا شارح سمجھتے ہین تاہم یوگ کے مخالف نہین ہین -

۴- برہم گیانی

یہ لوگ **یوگ** کے بلکل خلاف ہین اور یوگیون کی ریاضت کو تیلی کا بیل سمجھتے ہین انکا اصول مذہب - ہمہ اوست ہے - اور فرائض مذہب - بودھ سے ملا جلا ہوا ہے یوگیون اور برہم گیانیون کی ان بن صرف اس بنا پر ہے کہ برہم گیانی ماتھے کی آنکھین کام مین لاتے ہین اور یوگی بیچ کی آنکھون سے کام لیتے ہین تجربہ پر بہت آسانی سے برہم گیانی یوگ کی سچائی پر اعتراف کر سکتے ہین -

۵- موسوی مذہب

قوم اسرائیل مین وہ پہلا مذہب جسکے زمانہ مین اگلے رسولون کی شریعت نے تکمیل پائی ہے وہ موسوی مذہب ہے جسکے پیرو کار اس زمانہ مین یہودی خیال کیے جاتے ہین یہ مذہب اسوقت تک اس وقعت کا خیال کیا گیا ہے کہ اسکے پیرو کار اللہ والے سمجھے گئے ہین کیونکہ عبرانی زبان مین **یہوواہ** کے معنی خدا کے ہین -

اس مذہب کے اصول اور فرائض جدا جدا بیان نہین کئے گئے بلکہ موسیٰ کی طولانی شریعت کا انتخاب صرف دس حکم مانے گئے ہین جو **بائبل** مین سلسلہ وار موجود ہین یہی دس حکم موسوی شریعت کے اصول ہین اور یہی دس حکم اوس شریعت کے فرائض ہین جن سے صوفیون سے انکار نہین ہے -

۶- مسیحی مذہب

یہ عجیب وغریب مذہب جس کا بانی مبانی **مسیح** خیال کیا گیا ہے اس نے موسیٰ کی طولانی شریعت کو جو صرف دس حکمون پر محدود تھی صرف دو چھوٹے سے فقرون پر تمام کر دی -

۱- خداوند کو دل سے پیار کرنا - ۲- ہر ایک سے نیکی کرنا یہ دو فقرے موسیٰ کی شریعت کا انتخاب ہین بلکہ تمام دنیا کے جملہ مختلف مذہب کا خلاصہ ہے - یہ وہ دو اصول ہین جنپر تمام دنیا کی شریعتون کی بنیاد ہے یہ وہ دو اصول ہین جنپر اعلیٰ درجہ کی شائستگی محدود ہے -

المختصر مسیحی شریعت کا اصول پہلا فقرہ ہے اور فرائض مذہب دوسرا فقرہ جملہ صوفی المذہب اس اصول پر

اپنے تصوف کی بنیاد قایم سمجھتے ہین اور فرض مذہب کو بسر و چشم قبول کرتے ہین بلکہ اونھون نے اس اصول اور قوانین کی نسبت زور دیکر کہا ہی کہ صوفیون کے دل مین وجد اور محویت پیدا کرنیوالا یہی اصول ہی اور تصوف کی تکمیل انہی قوانین پر منحصر ہی رہی ریاضت صوفیا اوس سے بھی مذہب کو انکار نہین۔

۷۔ اسلام

اس مذہب کی تعداد عام طور پر یون مشہور ہی کہ اسلام کے دائرہ مین ۷۲ فرقے داخل ہین مگر جو مسلم ہی اگر شمار کیا جاوے تو باعتبار اختلاف کے اسکا شمار سو سے تجاوز کیا ہوا نکلیگا چونکہ اسلام موجودہ زمانہ مین دو بڑے فرقون پر جو کہ **اہل سنت** اور اثنا عشری کے نام سے مشہور ہین منقسم ہی لہذا ہم انہین دو بڑے فرقون کے **اصول** اور قوانین سے ثابت کرینگے کہ علم مقناطیس حیوانی اور روحانی نہ اسکے خلاف ہی اور نہ اوسکے مخالف ہی۔

۱۔ اہلسنت کا اصول مذہب

آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ۔

۱۔ آمنت باللہ۔ مین یقین کرتا ہون کہ خدا ہی صوفیون کو بھی اسکا یقین ہی کہ اونکا شاہد مقصود جسکو آپ خدا کہتے ہین اپنی ذات کا اکیلا۔ اپنی آن کا نرالا۔ سب گنون پورا اور اپنی مت والونکا مولا ہی۔

۲۔ وملائکتہ۔ مین یقین کرتا ہون کہ فرشتونکا خالق اور رازق اکیلا خدا ہے۔ تمام زمانہ کے صوفی مانتے ہین کہ وہ سب گنون پورا اور اپنی ذات کا اکیلا فرشتون ہی کا نہین بلکہ خدا ہی جانے کہ وہ کتنی مخلوق کا خالق اور رازق ہی۔

۳۔ وکتبہ۔ اور مین ایمان لایا کتابون پر۔ کتابون پر ایمان لانے سے غرض یہ بیان کی گئی ہی کہ خدا نے جو کتابین کچھ وقت بوقت اپنے رسولون پر نازل کی ہین وہ شریعت یا خدا کا باندھا ہوا قانون ہے۔

صوفیونکا اعتقاد ہی کہ رسولون نے جو قانون کہ اوسوقت اپنی امت کو سنایا واقعی وہ قرین مصلحت تھا اور اوس زمانہ مین ایسے ہی قانون کی ضرورت بھی رہا یہ کہ صوفی خدا کے اوس قانون کو اسوقت کیون نہین برتتے اسکا جواب وہ اسطور پر دیتے ہین کہ خدا اپنے قانون کو خود بدلتا رہا ہی جو قانون کہ ایک وقت مین سنایا گیا دوسرے وقت مین وہ منسوخ کیا گیا اور جو اسوقت کے قابل تسلیم ہی اوسکے ماننے مین صوفیون کو انکار نہین۔

۴۔ ورسلہ۔ اور مین ایمان لایا خدا کے رسولون پر یعنی خدا نے جن لوگون کو اپنا نائب کیا ہی وہ اپنی خدمت کو نیک نیتی سے

انجام دینے والے ہوئے ہین۔ صوفی المذہب لوگون کو اس بات کا اقرار ہے کہ خدا نے جن لوگون کو اپنا نائب کیا ہی وہ اپنے فرض منصبی یعنی نیابت کی خدمت کو فرور نیک نیتی سے انجام دینے والے ہوئے ہین۔

۵۔ وبالیوم الآخرۃ۔ مین ایمان لایا آخرۃ پر۔ جملہ صوفی المذہب لوگون کو یقین ہی کہ لیل و نہار کا جطرز کہ اسوقت ہی وہ ایک روز ہی ہی بدلنے والا ہے۔

۶۔ وبالقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ۔ اور مین ایمان لایا اس بات پر کہ خیر و شر یا برائی بھلائی اللہ ہی کی تقدیر ہی۔ صوفی خدا کی خدائی مین شاہد مقصود کا شریک سہیم نہین سمجھتے اونکی رگ و پے مین یہ بات سمائی ہوئی ہی کہ ہر ایک فعل کا کرنے دمہ خیوالا وہی اکیلا اور نرالا ہی البستہ خیر اور شر کو نہین مانتے یہ کہتے ہین کہ شر کا دنیا مین صرف اسقدر وجود ہے کہ جو ہمارے دل کو نہین بھاتا وہ شامت نصیب سے شر معلوم ہوتا ہی اور وہ جو کچھ کرتا ہی وہ سدا خیر ہی خیر کرتا ہے۔

۲۔ فرقہ اثنا عشری

اس فرقہ کے اصول مذہب صرف پانچ ہین۔

۱۔ **توحید**۔ خدا واحد ہے۔

۲۔ **عدل**۔ یعنی وہ یہان وہان کسی کے ساتھ کوئی کارروائی انصاف کے خلاف نہین کرتا۔ صوفیون کی زندگی قایم رکھنے والا یہی اصول ہی وہ اسی آسرے پر توکل ہین کہ اونکی محنت رائگان نہین جاویگی جب ہی تو یہ لوگ دن دونی رات سوائی ریاضتین کرتے ہین اور اپنے جان و مال کو پیشارت سنکر خدا کی راہ مین نذر کر چکے ہین۔

۳۔ **نبوت**۔ نبی۔ اسکا بیان ابھی کیا گیا دوبارہ بیان کرنے کی حاجت نہین۔

۴۔ **امامت**۔ بعد نبی کے اوسکا سجادہ نشین جو نبی کی خدمت انجام دے اوسکی ضرورت ہی۔ اسمین کیا شک ہی قابل تسلیم قانون کے نفاذ کے لئے ایک سجادہ نشین یا ولیعہد کی ضرورت ہی۔

۵۔ **قیامت**۔ اس اصول کی نسبت بھی ہم ابھی ذکر کر چکے ہین۔

فرائض مذہبی

ان دونون فرقون کے فرائض مذہبی قریب قریب یکسان ہین اگرچہ حضرات صوفیہ نے انکے فرائض مذہبی کو اسطرح نہین مانا جسطرح کہ یہ دو فرقے چاہتے ہین اس اعتبار سے چاہے کوئی تصوف کو خلاف فرائض مذہبی سمجھ لے لیکن یہ بات

یاد رکھنے کے لائق ہی کہ دونون مذہبون مین فرائض ادا کرنے کے طریقے یون بیان کئے گئے ہین کہ وہ آپس مین ایک دوسرے کے خلاف ہین اس اعتبار سے اگر صوفی ان کے فرائض بھی اور طور پر ادا کرین تو ازروے تصوف دائرۂ اسلام سے خارج نہین خیال کیا جا سکتا۔

سچ یہ ہی کہ صوفی دونون فرقون کے فرائض کو بہت کچھ ڈھیل کے ساتھ مانتے ہین۔

ای عزیز۔ آخر خلاصہ یہ ہی نکلا کہ تصوف دنیا کی کسی شریعت کے نہ اصول مذہب کے خلاف ہی اور نہ کسی شریعت کے فرائض مذہب کے مخالف ہے۔

لیکن یہ شبہ اس بنا پر دیا گیا کہ جو لوگ علم مقناطیس حیوانی اور روحانی بطرف صرف اس وجہ سے توجہ نہین کرتے کہ اسکے اصول دونون کے اصول شریعت سے خلاف ہین اب اونکو معلوم ہو جاویگا کہ تصوف یعنی علم مقناطیس حیوانی و روحانی وہ علم ہی جسکی بنیاد ایسے اصولون پر قایم کی گئی ہی کہ وہ کسی کے نہ خلاف ہے اور نہ مخالف اگر کچھ ہی تو اونکی سمجھ کا پھیر ہے جو خلاف سمجھے ہوئے ہین۔

۲۔ بغیر علم مقناطیس حیوانی وروحانی ہر ایک شریعت نامکمل ہی

اسرائیل کی وہ مختلف شریعتین جنکی تکمیل **موسیٰ** نے کی اون سب کا خلاصہ موسیٰ کی شریعت مین صرف دس حکم مین ان دس حکم کی جان صرف وہی دو چھوٹے سے فقرے ہین جنپر مسیحی مذہب کی بنیاد ہی۔ ۱۔ خداوند کو دل سے پیار کرنا ۲۔ ہر ایک سے نیکی کرنا۔

خداوند کو دل سے پیار کرنا یہ ایسی اچھی بات ہی جسکو اپنے پرائے سب مانتے ہین اور اگرچہ انسان کا دل دن رات جسمانی خواہشین پوری کرنے کے لئے مستعد ہی تاہم ہر ایک خواستگار ہے کہ کسی طرح ایسی تدبیر معلوم ہو جاوے جسکی برکت سے غیر خدا کو بھولکر خدا ہی کی محبت دل مین سمائی رہے۔

ہر ایک سے نیکی کرنا یہ ایسی بھلی بات ہی جسپر اول درجہ کی شایستگی قایم ہے لیکن نیکی کرنے کے لئے یہ ضرور ہی کہ انسان جب نیکی کرے پہلے سمجھ لے کہ جو نیکی کیجاتی ہی درحقیقت وہ نیکی ہی۔ اس اعتبار سے مسیحی شریعت کو پورا کرنے کے لئے اوس علم کی ضرورت ہے جسکے ذریعہ سے ہم غیر خدا سے متنفر ہو کر خدا کیطرف متوجہ ہون اور سوا اسکے ہم اوس قدرتی فہرست سے واقف ہون جس مین نیکی کی تفصیل ہو۔

تجربہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ علم - علم مقناطیس حیوانی و روحانی ہے جسکا پہلا اثر یہ ہے کہ جس مقدار کی مقناطیسیت یعنی کشش روح کو جسم سے حاصل ہے وہ روبکمی ہو جاتی ہے یعنی جب تک ہموں پر خواب مقناطیسی کی حالت بنی رہتی ہے اوسوقت تک وسکے دل میں جسمانی خواہشیں مطلق پیدا نہیں ہوتیں یہانتک کہ بعض ترش رو جوان اپنے دشمنوں سے بدلہ لینے کے واسطے خواب مقناطیسی پیدا کرتے ہیں اور اس قدرتی حالت کے پیدا ہوتے ہی وہ لوگ دشمنی کو بھول جاتے ہیں خدا کی محبت دل میں اس مقدار کی ہوتی ہے جسکی تمثیل یہ ہے کہ جیسے کسی کتے کا رفیق مالک دیکھتے دیکھتے نظر سے غائب ہو جاوے اور وہ کتا اپنے مالک کو ادھر اودھر ڈھونڈھتا پھرے -

اسلام کے وہ دو فرقے جو اہل سنت والجماعت اور اثنا عشری کے نام سے مشہور ہیں یہ دونوں کہتے ہیں کہ اسلام کی تکمیل کے لئے خداشناسی کی ضرورت ہے اور خداشناسی خودشناسی پر محدود ہے اس دعوی کے ثبوت میں ان دونوں فرقوں نے جہان اور ثبوت پیش کئے ہیں منجملہ اونکے ایک نہایت مستند اور بے نظیر قول یہ بیان کیا ہے - من عرف نفسہ فقد عرف ربہ - جس نے جان لیا اپنی ذات کو اوس نے بیشک جان لیا اپنے خدا کو -

یہان ثابت ہے کہ خداشناسی کے لئے پہلے خودشناسی کی ضرورت ہے لیکن یہ بات دریافت طلب ہے کہ خودشناسی کے لئے اسلام میں کیا کیا قواعد مقرر کئے گئے ہیں - عام طور پر مسلمانوں کا تو یہی خیال ہے کہ خودشناسی کے لئے قانون شریعت ہے مگر شریعت میں جو کچھ کہ بیان کیا گیا ہے وہ اس سے بڑھکر نہیں کہ خدا اکیلا خالق اور اکیلا رازق ہے انسان اوسکی گنہگار مخلوق ہے -

ہم اوپر ثابت کر چکے کہ انسان کو گنہگار سمجھ لینے سے خودشناسی حاصل نہیں ہو سکتی -

سچ یہ ہے کہ جسطرح سچی شریعت کے لئے ایک دوسرے علم کی ضرورت ثابت ہوئی اسی طرح مذہب اسلام کی تکمیل کے لئے ایک ایسے علم کی ضرورت ثابت ہوتی ہے جسپر خودشناسی محدود ہے -

ہم جسوقت مروج علوم پر نظر ڈالتے ہیں تو کوئی علم ایسا نظر نہیں آتا جسکے اصول جاننے پر خودشناسی حاصل ہو سکے -

علم مقناطیس حیوانی و روحانی وہ علم ہے جسکے ذریعہ سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان کو حیوانیت سے کسقدر مقناطیسیت یعنی کشش ہے اور روحانیت سے کسدرجہ تک کشش ہے - اور غرض اس دریافت سے یہ معلوم کرنا ہے کہ حضرت انسان کیا چیز ہیں اور ان بدنصیب کی اگر کسی سے کوئی نسبت ہے تو وہ کون بزرگ ہیں اور یہ کہ انکا اور اونکا کسطرح سمجھوتہ ہے -

۔ اہم امر یہ کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی یہ واقعی تعریف بیان کی گئی ہے یا نہیں یہ تجربہ پر منحصر ہے۔ اس علم کے آسان قواعد ہیں جس کا جی چاہے خود آزما لے فقط

پندرہ ۱۵ مارچ ۱۸۹۱ء کو نیاز مند بمضامین ذیل شایع ہوگا

۱۔ تصوف کا اصول مذہب ۔

۲۔ تصوف کے خلاف مذہب۔

۳۔ تصوف کو مذہبیت سے نسبت۔

۴۔ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی ضرورت۔

نیاز مند

مرزا باقر حسین اڈیٹر رسالہ
زیرین خانہ ۔ باغ مرزا صاحب ۔ آگرہ

धर्मशास्त्र है परंतु धर्मशास्त्र में जो ..वर्णन किया गया है वह इससे बढ़कर नहीं कि परमेश्वर चेतन अखण्ड कर्त्ता और भर्त्ता है मनुष्य उसका अपराधी स्थित है-
हम ऊपर सिद्ध कर चुके हैं कि मनुष्य को अपराधी समझ लेने से आत्मज्ञान प्राप्त नहीं हो सकता सत्य तो यह है कि जैसे मसीही धर्मशास्त्र के लिये एक दूसरी विद्या की आवश्यकता सिद्ध हुई है इसी प्रकार मत इस्लाम की पूर्णता के लिये एक ऐसी विद्या की आवश्यकता सिद्ध होती है जो आत्मज्ञान से व्याप्त है-

हम जिस समय प्रचलित विद्याओं पर दृष्टि डालते हैं तो कोई ऐसी विद्या नहीं दीखती जिसके नियम जानने पर आत्मज्ञान प्राप्त हो सके-

योग वह विद्या है जिसके द्वारा यह ज्ञान हो जावे कि मनुष्य को भूतात्मा से कितना और जीवात्मा से कितना आकर्षण है और इस ज्ञान का प्रयोजन यह जानलेना है कि मनुष्य क्या वस्तु है और इन दुर्भागियों का यदि किसी से कोई संबंध है तो वे कौन महापुरुष हैं - और ये भी कि इनका उनका किस प्रकार संयोग है-
रही यह बात कि योग विद्या की यह प्रशंसा ठीक की गई है या नहीं यह बात अनुभव से जानने योग्य है इस विद्या के नियम सरल हैं जिसका जी चाहे आप परीक्षा करले-

२५ मार्च सन् ९१ को नियाज़मन्द निम्नलिखित आशयों में प्रकाशित होगा-

(मत)

१- योग के नियम

२- योग के कर्तव्य कर्म

३- धर्मशास्त्र से योग का संबंध

४- इल्म मिकनातीस है यानी रूहानी की आवश्यकता

नियाज़मन्द

मिरज़ा बाक़र हुसेन ऐडीटर रिसाला

पदहैं मिन्नर मसीही मतकी मूल है-१-परमेश्वर को मन से प्यार करना-२-प्रत्ये
क जीव का उपकार करना- परमेश्वर को मन से प्यार करना यह ऐसी अच्छी बात है
[illegible] यद्यपि मनुष्य का मन दिन रात शारीरिक काम
ना सिद्ध करने को उद्यत है तो भी प्रत्येक मनु [illegible] ऐसा प
ज्ञात होना चाहिये कि जिसके प्रभाव से ईश्वर से अन्य को भूल कर परमेश्वर ही की भक्ति
मन में स्थित रहे- प्रत्येक जीव का उपकार करना यह ऐसी भली बात है जिसमें बहुत
बड़ी योग्यता स्थित है परंतु उपकार करने के [illegible] कि जब मनुष्य भल
ई करे तब पहिले समझ ले कि वह यथार्थ में भलाई ही है इसी कारण मसीही धर्म था
स्त्र को पूर्ण करने के लिये उस विद्या की आवश्यकता है जिसके द्वारा हम ईश्वर ज्ञान्य विमु
ख होकर ईश्वर ही के सन्मुख हों सिवाय इसके हम उस दैवी सूत्र को जानें जिसमें उप
कार की व्याख्या हो- अनुभव से ज्ञात हो सकता है कि योग वह विद्या है जिसका
पहिला गुण यह है कि जितना आकर्षण जीवात्मा को शरीर से प्राप्त है वह घटने लग
ता है अर्थात् जब तक मामूल परयोग जनित स्वप्न की अवस्था बनी रहती है तब तक
उसके मन में शारीरिक कामना उत्प[illegible] नहीं होती यहां तक कि कोई विरोधी मनुष्य अ
पने शत्रुओं से बदला लेने के लिये योग जनित स्वप्न उत्पन्न करते हैं और इस दैवी अ
वस्था के उत्पन्न होते ही वे लोग बैर को भूल जाते हैं और मन में परमेश्वर की इतनी भ
क्ति होती है इसका दृष्टान्त यह है कि जैसे किसी स्थान का स्वामी देखते २ अंधान हो जाय
और वह स्थान अपने स्वामी को इधर उधर ढूंढता फिरे- इस्लाम के वे दो दल जो अहल
सुन्नत जमाअत व असना अशरी के नाम से विख्यात हैं यह कहते हैं कि इस्लाम की पू
र्णता के लिये ब्रह्म ज्ञान की आवश्यकता है और ब्रह्म ज्ञान आत्म ज्ञान से संबंध रखता है
इसके प्रमाण में इन दोनों दल ने जहां और प्रमाण दिये हैं उनमें से एक बड़ा प्रमाणिक यह
तवाक्य वर्णन किया है जिसने अपने आत्मा को जाना उसने निस्संदेह अपने परमेश्वर को

नहीं करसक्ता- सूफियों का जीवन स्थिर रखने वाला यही नियम है वे इसी अध्याय परम पहुँच उनका यम निष्फल नहीं जाता अभी तो ये लोग दिन ... सब वा अभ्यास करते हैं और ऐसा पवित्र वस्तु उनका अपने तन मन धन को परमेश्वर के मार्ग में भेंट करते हैं- ३-दूतता-दूत-इस का वर्णन अभी किया गया दूसरी बार कहने का प्रयोजन नहीं- ४-इमामत-दूत के पीछे उसके आसन पर बैठने वाला जो दूत का कार्य करै उसकी आवश्यकता है- इसमें क्या संदेह है माननेयोग्य है धर्म प्रचार के लिये एक आसन स्थ या युवराज की आवश्यकता है-

५-मलय-इस नियम के विषय भी हम अभी लिख चुके हैं-

मत के कर्तव्य कार्य्य

इन दोनों दलों के मत के जो कर्तव्य कर्म हैं वे समान से ही हैं यद्यपि सूफियों ने इनके मत के कर्मों को इस प्रकार नहीं माना जैसे कि ये दो दल चाहते हैं इस अवस्था में कोई कोई योग को धर्मशास्त्र के विपरीत समझ ले परंतु यह बात याद रखने के योग्य है- कि दोनों मतों में नित्य कर्म करने की विधि इस प्रकार वर्णन की है कि वे परस्पर विरुद्ध है इस कारण यदि [illegible] नित्य कर्म को किसी अन्य विधि से अनुष्ठान करें तो उस समय योग इस्लाम के घेरे से बाहर माना नहीं जासक्ता-

सत्य तो यह है कि सूफी दोनों दल के नित्य कर्म को बहुत न्यूनाधिकता के साथ मानते हैं अतीज़ अन्त में तो सार यही निकला कि योग संसार के किसी धर्मशास्त्र तथा नियम मत के [illegible] नहीं है और न किसी धर्मशास्त्र के नित्यादि धर्म के विरुद्ध है- तुमको यह पाठ इस मूल पर दिया गया था कि जो लोग योग विद्या की ओर केवल इस कारण से दृष्टि नहीं करते कि इसके नियम उनके नियम धर्मशास्त्र से विरुद्ध हैं अब उनको ज्ञात हो कि योग वह विद्या है जिसकी मूल ऐसे नियमों पर स्थित की गई है कि वह न किसी के विपरीत है और न विरुद्ध है यदि कुछ है तो उनको समझ का फेर है जो विपरीत समझ रहे हैं- ३-विना योग के प्रत्येक धर्मशास्त्र अपूरा है

कोआपईश्वरकहतेहैंवहअद्वैतविलक्षणासर्वगुणायुक्तऔरअपनेभक्तोंका स्वामीहै-२-मैंनिश्चयकरताहूंकिदेवताओंकाकर्ताऔरपालकअकेलापरमेश्वरहैसबकालकेसूफीमानतेहैंवहसवगुणोंकापूर्णमयीजानकरसकेलादेवताओंकाहीनहींकिंतुवहीजाने-हकिनगीस्थिरकाकर्ताऔरभक्ताहै-

३-मैंनेउसपुस्तकोंपरनिश्चयकिया-सकवनसैमयेजनयहहैकिपरमेश्वरनेजोपुस्तकेंसमय२परअपनेपैगंबरोंकेपासभेजीवेधर्मशास्त्रपरमेश्वरकाबनायाशास्त्रहै-सूफ़ियोंकानिश्चयहैकिपैगम्बरोंनेजोशास्त्रउससमयअपनेशिष्यवर्गकोसुनायावहयथार्थउचितथाऔरउसकालमेंऐसेहीशास्त्रकाआवश्यकताथीरहायहकिसूफीपरमेश्वरकेअसण परइससमयकोनहीं चलतेइसकाउत्तरवेइसप्रकारदेतेहैंकिपरमेश्वरअपनेशास्त्रकोस्वयंवदलतारहाहैजोशास्त्रएकसमयसुनायागयावह सेरसमयपरत्याज्यमानागयाजोइससमयमाननेयोग्यहैउसकेमाननेमेंसूफ़ियोंकोनिषेधनहीं-

४-मैंने ... केदूतोंपरअर्थात्परमेश्वरनेजिनलोगोंकोअपनानायवकियाहैवहअपनेकार्यकोधर्मसेकरनेवालेहुएहैंसूफीइसबातकोमानतेहैंपरमेश्वरनेजिनलोगोंकोअपनानायवकियाहैवेअपनेअधिकारकेकर्तव्यकोअवश्यधर्मसेकरनेवालेहुएहैं-५-मैंनिश्चयलायाअंतपर-सबसूफियोंकोनिश्चयहैकिइससमय ... नरातकाजोआवागमनहैवोएकदिनरूपवदलनेवालाहै-

६-मैंनिश्चयलायाइसबातपरकिसबशुभअशुभपरमेश्वरकीशक्तिकेमध्यहैं-सूफीपरमेश्वरकेऐश्वर्यमेंअपनेइष्टकासाझीनहींसमझतेउनकीनाड़ी२मेंयहबातसमाईहुईहैकिप्रत्येक ... अकेलानिरालाहैहांवेशुभाशुभकोनहींमानतेयहकहतेहैंकिसंसारमेंअशुभकाकेवलइतनाभावहैजोहमारेमनकोनहींभातावहदुर्भाग्यसेअशुभज्ञातहोताहैपरवहजोकरताहैसदाशुभहीकरताहै- २-असनाअशरीनामदल

ना पाई ईश्वर मूसवी मत नहीं जिसके आचार्य इस काल में यहूदी माने जाते हैं यह मत इस समय तक इस धर्म निष्ठा नाम माना गया है कि इसके आचार्य मत समझे गये हैं क्योंकि इब्रानी भाषा में यहूदाः का अर्थ परमेश्वर है — इस मत के नियम और नित्य कर्म यद्यपि अब ज्ञात नहीं किन्तु यह तो मूसा के बड़े धर्मशास्त्र से भी संग्रहीत केवल दश आज्ञा मानी गई हैं जो वायबिल में क्रमपूर्वक विद्यमान हैं — यही दश आज्ञा मूसवी धर्मशास्त्र के नियम और कर्तव्य कर्म हैं जिनके अनुयायी [illegible] से विरोध नहीं है —

६ — मसीह मत

यह मत जिसका आचार्य मसीः माना गया है इसने मूसा के बड़े धर्म [illegible] को जो केवल दश आज्ञाओं का समूह था केवल दो छोटे पद समान कर दिया १ — परमेश्वर को मन से प्यार करना २ — [illegible] को अपने समान मानना यह पद धर्मशास्त्र मूसा के सामान्य नहीं किन्तु सब संसार के बड़े विख्यात मत का संक्षेप है — ये दो वे नियम हैं जिन पर सब संसार के धर्मशास्त्र की मूल है ये वे दो नियम हैं जिनसे बहुत बड़ी योग्यता प्राप्त होती है —

संक्षेप से मसीः धर्मशास्त्र का नियम पहिला पद है नित्य कर्म दूसरा पद है सब सूफी इस नियम पर अपने धर्म की जड़ स्थित जानते हैं और मन के कर्तव्य को निरन्तर संपूर्ण करते हैं किन्तु इन्होंने इस नियम और कर्तव्य के विषय में बल देकर कहा है कि मूर्खों के मन में योगानुभव और समाधि उत्पन्न करने वाला नियम है और योग की पूर्णता इसी कर्तव्य से सम्भव है — इस सूफियों का योगाभ्यास उससे मसीः मत को निषेध नहीं —

७ इस्लाम

इस मत [illegible] ७२ दल प्रसिद्ध हैं सब को सच्चा विदित है यदि संख्या की जावे तो इस मत भेद की संख्या १०० अधिक निकलेगी इस्लाम इस काल में दो बड़े दलों पर बटा है जो कि अहल सुन्नत असना अशरी के नाम से विख्यात हैं इसलिये हम इन्हीं दो बड़े दलों के नियम और कर्तव्य कर्मों से मिलाकर देंगे कि योगविद्या दोनों दल से विरुद्ध नहीं है —

सबइनग्रन्थोंके मतके नियम और नित्यादिकर्म वर्णन करने के पीछे यह सिद्ध करेंगे कि योगविद्या किसी धर्मशास्त्र से विरुद्ध नहीं है—

ब्राह्मणोंका प्राचीन मत जिसका नियम यह है कि वेद परमेश्वर का वाक्य है और उसके सिद्धान्त शास्त्र पुराणों में जैसे वर्णन किये गये हैं इसी प्रकार उनका अनुष्ठान नित्य करना चाहिये हिन्दुओं के वे सब मत जो इस नियम के घेरे में हैं वे योग को पूर्ण निश्चय मानते हैं और योगियों या सूफियों के किंचित् विरोधी नहीं—

२-बुद्ध

इसके मत का नियम यह है कि साकार ईश्वर नहीं मत के कर्त्तव्य यह हैं १ काम को वश में करना २ औरों के साथ सच्ची प्रीति से वर्त्ताव करना ३ किसी जीव को दुख न देना कर्तव्य कर्मों को नित्य करने से प्रयोजन यह है कि मनुष्य को मरने के पीछे कैवल्य मोक्ष प्राप्त हो— यह दल और इसके शिष्य जैनी योग को सदा बड़े प्रविश्वास से देखते हैं और इन लोगों को इस बात के कहने में किंचित् निषेध नहीं कि बुद्ध [illegible] तक दो वन वासी [illegible] और कुछ काल तक किसी गुफा में योगाभ्यास किया तदनन्तर सिद्धको विशेष विद्या पड़ी—

३-आर्य्यमत

हिन्दुओं का प्राचीन मत इसी नाम से विख्यात रहा है पर इस समय यह नवीन मत कहा जाता है जो आर्य्यमत के नाम से विख्यात है [illegible] मुक्ति नहीं हो सकती और मत संबंधी निश्चय यह है शास्त्र और पुराण वेदों के सदृश प्रमाण नहीं है उन वैदिक कर्मों का अनुष्ठान करना चाहिये जो वेद से हों [illegible] हों ये लोग अपने मत के प्रचारक को वेद का भाष्यकार समझते हैं तो भी योग के विरोधी नहीं हैं।

४-ब्रह्मज्ञानी

ये लोग योग के विरोधी हैं योगियों के योगाभ्यास को तली का खेल समझते हैं इनके मत का नियम (सर्वं खल्विदं ब्रह्म) है और मत के कर्तव्य वे [illegible] भांति से मिलते हैं योगी और ब्रह्मज्ञानियों में अन्तर केवल इस मूल पर है कि ब्रह्मज्ञानी मस्तक के नेत्र काम में लाते हैं और योगी हृदय के नेत्रों से काम लेते हैं अनुभव होने पर ब्रह्मज्ञानी सरलता से

कहते हैं जो ज्ञान और इच्छा पर प्रकट किया जावे तो उसको पारसी फ़िरोल सुमनबुलन्द क
हते हैं यह योग विद्या का १४ वां नाम है-

१५- योगे सुफ़ी - उरफ़ान - ब्रह्म विद्या

ये दोनों शब्द एक ही अर्थ के लिये कल्पना किये गये हैं जिनका अर्थ ब्रह्म विद्या है यौगे म
सीही और उनके पाठक यहूदी यादि ... ब्रह्म विद्या धर्मशास्त्र
की जांच परताल से संभव है परन्तु धर्मशास्त्र में जो कुछ वर्णन किया गया है उसका संक्षेप
केवल यही है कि परमेश्वर कर्ता है मनुष्य कार्य - वह पवित्र है यह अपराधी है एक दिन म
रना है और अपने पापों का हिसाब देना है जो कुछ नियम वर्णन किये गये हैं उनका संक्षेप य
ह है कि यह विधि है यह निषेध है यह पाप है यह पुण्य है यदि ब्रह्म विद्या का यह अर्थ है
कि इन नियमों को याद रखकर इस प्रकार वर्तें तो निश्चय मन समझाने के लिये धर्मशास्त्र
भी ब्रह्म विद्या है परन्तु यदि ... ज्ञान का अभीष्ट हो तो मनुष्य के अपराध का मुख्य
कारण क्या है या यह कि मनुष्य पाप करने पर कैसे समर्थ हो गया था यह कि विधि निषेध
का मुख्य कारण कैसे प्रकट हुआ तो ऐसी दिक़्क़त में ये तीनों धर्मशास्त्र निश्चय योग्य उत्त
र न दे सकेंगे और लाचार होकर किसी २ अन्य विद्या की ओर दृष्टि करना पड़ेगा-
जो कि इस प्रकार के विषय केवल योग विद्या में सिद्ध हो सक्ते हैं इसलिये सूफ़ी लोग अप
ने अभ्यास को यौगे सुफ़ी या उरफ़ान के नाम से विख्यात करना अशुद्ध नहीं समझते-

१६- इल्म मिक़नातीस हैवानी रूहानी

हमने इस विद्या के परस्पर विरुद्ध कई नाम वर्णन किये उनमें एक और नाम शेष है जो सा
धारण विधि पर इल्म मिक़नातीसे हैवानी रूहानी के नाम से विख्यात है- प वे कासियों ने
उपरोक्त नामों में से इस नाम को अति योग्य समझा है जिसके अर्थ यह हैं कि वह विद्या जिस
के नियम इस प्रकार के वर्णन किये गये हों जिनकी जांच परताल से यह ज्ञान हो जाय कि
मनुष्य को भूतात्मा से कितना और जीवात्मा से कितना संबंध है-
हे अज़ीज़ अब तुमको ज्ञात हुआ कि इल्म मिक़नातीस हैवानी रूहानी का महत्व कहां त
क है क्या अब भी तुम निश्चय न करोगे कि मनुष्य की यथार्थ वृद्धि के लिये योग विद्या की आ
वश्यकता है-

योग विद्या किसी धर्मशास्त्र से विरुद्ध नहीं

इसमें संदेह नहीं कि योगविद्या का नाम मेसमरेज़्म इसी अंश से हुआ है इस मत का है कि जिस समय मामूल पर योगजनित स्वप्न की अवस्था होती है तो वह मत्यसमें सा ना जान पड़ता है-

१४-ऑरटी फ़िशल सुमनंबुलज़्म

इस समय के डाक्टरों के निकट सुमनंबुलज़्म की दैवी अवस्था एक प्रकार का रोग निश्चय किया गया है उनका कथन है कि यद्यपि यह रोग है तो भी न इसका कारण ज्ञात है न कोई औषधि इस रोग के लिये इस समय तक जानी है-

युरुप में जहां अन्य विद्या के विषय विचार होते हैं वहां इस अज्ञात रोग का भी विचार हो रहा है उन लोगों ने इस रोग के विवाद को फ़िलोसफ़ी में प्रविष्ट किया है अब तक जो कुछ पता लगा है उसका वर्णन इस प्रकार किया गया है कि जिन लोगों का कोमल चित्त हो और उनके स्वभाव किसी न किसी उधेड़बुन में दिन रात लगे रहते हों ऐसे लोगों पर यह अवस्था ऐसी हो जाती है कि जब कि सिवान को सोचते २ सो जाते हैं तो फिर कुछ काल के पीछे सोने से उठकर स्वप्न लोक में दशों दिशा में इस प्रकार काम लेते हैं कि मानो वह जाग रहे हैं आश्चर्य यह है कि रोगियों को विशेष प्रकार की विद्या और ध्वजा होती है इस अवस्था के दूर होने के पीछे इन रोगियों को याद दिलाने पर भी निश्चय नहीं होता कि वे स्वप्न लोक में चलते फिरते वा लिखा पढ़ा या भोजन पाया पुस्तक देखी अपनी सामग्री ठिकाने रक्खी पर्यंक पर जाकर सो रहे - यूरोप के वैज्ञानिक जो योगविद्या से अनजान हैं कहते हैं कि सुमनंबुलज़्म कोई रोग नहीं किंतु योगविद्या की इच्छा शून्य दैवी अवस्था है-

इस का यह प्रमाण दिया गया है कि सुमनंबुलज़्म प्रगट होने से पहिले जिस सामग्री का होना आवश्यक है वही सामग्री योगावस्था प्रगट होने के लिये आवश्यक है [illegible] सुमनंबुलज़्म की दैवी और इच्छा शून्य अवस्था देखी हो फिर यदि वह किसी मामूल पर योगजनित स्वप्न को देखे तो उस समय उसको इस बात के मानने में कभी निषेध न होगा कि सुमनंबुलज़्म दैवी और इच्छा शून्य अवस्था है और योगजनित स्वप्न इच्छा और ज्ञान पर प्रकट किया जाता है और इसमें संदेह नहीं जो कर्म दैवी विधि से बिना इच्छा प्रगट होता है यदि उसे अभ्यास नियम से लिया जावे तो वही कर्म ज्ञान और इच्छा पर भी प्रगट हो सकता है-

निदान योगजनित स्वप्न बिना ज्ञान और इच्छा के प्रकट हो जावे तो उसको सुमनंबुलज़्म

र नहीं करते हैं — पूर्व योगी तो यह समझते थे कि इस विधि से मन वश में हो कर योग विद्या करेगा परन्तु इस समय के बुद्धिमान इस विधि को प्राणायाम तो नहीं मानते और यह कहते हैं कि आती जाती स्वास को धीमा करने के लिये यह एक विधि है [illegible] से कुछ भी संबंध नहीं-

१२- नाली कुलवहम्

इसलाम प्रचारक के जन्म से पहिले अरब वासी हिन्दुस्तानियों की समान मूर्त्ति पूजा करते रहे फिर इस्लामी युद्ध [illegible] गीकार किया जैसे उनके पूर्व वंशी एक धर्मशास्त्र पर चलते थे उसी प्रकार उनकी संतान दूसरे धर्मशास्त्र पर चलने लगी- उसी काल में अर्व के कितने ही पुजारियों ने इसलाम प्रचारक पर ईमान प्राप्त किया था जो मनुष्य मुसल्मान होने से पहिले इस विद्या को जानते थे जिस समय इन नवीन मुसल्मान पुजारियों ने अपने भाई मुसल्मानों को इस भेद से ज्ञात किया वे इसको एक संशय विद्या समझे मुसल्मानों को इस्लाम मत के वेग में यह अनुमान हुआ था कि नवीन मुसल्मान पुजारी जो विद्या वताते हैं उसका संबंध दश इंद्रियों से है यह संशय के मुकद्दमे जमा कर कुछ माया होजाता हो तो आश्चर्य भी नहीं है इस अवस्था में उनके निकट योग विद्या वह विद्या निश्चय हुई थी जिसकी प्राप्ति में संशय शक्ति की वृद्धि हो इसी कारण उन लोगों ने इस विद्या का नाम नाली कुलवहम् रक्खा था-

१३- मेस्मरज़म्

यूरूप ने जो विद्या वृद्धि प्राप्त की है उसको बहुत थोड़ा काल हुआ है- इससे पहले इनका चालचलन विद्यावृद्धि का वृत्तान्त जैसा इतिहास में लिखा गया है वह मानों किसी वनवासी जाति का इतिहास है यूरूप की वृद्धि के आदि काम में मेस्मर ने इस विद्या को जाना और [illegible] स विद्या की सूचना की कि मानों उसी ने इस निराली विद्या को रचा है जो कि यूरूप वासी इस विद्या से अज्ञात थे उन्होंने इसका नाम मेस्मरज़म विद्या रक्खा- जिसका अर्थ निद्रा में लाना लिखा है-

लाएवेउसीकारणसेमानुषबुद्धिविपरीतानिश्चयकियेजासकेहैंकिउ
सकालकेलोगवैसानकरसकेंऔरनवैसादिख[illegible]ैं परंतु [illegible]
रोंनेदिखलायावहज्ञानविरुद्धनथाकिंतुउनकोउसीईश्वरदत्तशक्तिकेका
रणदैवीनियमकेभेदज्ञातथे-

संक्षेपयहकिसूफीलोग मुल्तानुल्[illegible] इसकारणसे
कहतेहैंकिइसकेअभ्यासीवहकरगुज़रेहैंजोदूसरीविद्याकेज्ञातानहीकरस
के-

१०-कश्फ़ शहूद अर्थात दैवऔरयोगकाअनुभव

योगाभ्यासमेंजोअनजानीवातज्ञानऔरइच्छाकेसाथजानतोवहयोगा
नुभवहैअरुजोविनाज्ञानऔरइच्छाअपनीकेस्वयंज्ञातहोवहदैवानुभव
केनामसेविख्यातहैयहदोनोंगुणसुल्तानुल्अज़कारकेअभ्यासियोंको
अपनेसुभाग्यसेप्राप्तहैं-परंतुइसलामकाएकदलदोनोंअनुभवकोयोग
चमत्कारमेंप्रविष्टसमझताहै

हमइसअवसरपरकेवलइतनाकहसकतेहैंकिजबचमत्कारविशेष
नहींतोअनुभवकैसेविशेषतायुक्तहोसक्ताहै-संक्षेपयहहैकिसंबंधके
भरोसेसेदोनोंअनुभवकेसुगादिकनामहैं-

११-हबसनफ़्स अर्थात्प्राणायाम

इसकालमेंकोई२योगीयासूफीप्राणायामकोइसप्रकारकरतेहैंकिआ
वश्यककार्यसेंनिश्चिन्तहोकरजवकिउदरभरानहोएकान्तस्थानमेंजाक
रदोनोंअंगुठेसेकानोंकीसुर्कियांऐसेदवातेहैंकिशब्दसुनाईनदेसिरकी
दोनोंअंगुलियोंकोवंदनेत्रोंकेपपोटोंपररखतेहैंऔरवीचकीअंगुलियों
सेनासिककेछिद्रोंकोवंदकरतेहैंनीचेकीदोनोंअंगुलीओष्ठोंकेनीचेऊपर
रखतेहैंआसनऐसानियतकियाहैएकपगकीऐडीगुदासेदवाकरपंजेके
वलऔरदूसरेपगकीएड़ीसेलिंगकोअंडकोषमेंरखकरदवायेहुएरहतेहैं

किसी२अनुभवहीनसूफीनेकिसीकालमेंसुल्तानुल्अज़कारकीय
हविधिप्रचलितकीथीपरंतुवर्तमानकालकेज्ञानीसूफीइसविधिकोपसं

री प्रचलित विद्यासे नहीं हो सके और यह कोई अनोखी बात नहीं एक विद्यासे जो कार्यवाही हो सक्ती है वह दूसरी विद्यासे संभव नहीं है जो कि इस काल में योग विद्या का चर्चा बहुत ही कम है और जो कोई कुछ जानता है वह मुख्य बात को छिपा कर विशेष २ नामों के प्रगट करता है और वह जो कुछ कर गुजरता है वह खिर्क आदत में साधारण विधि से निश्चय किया जाता है इस मूल पर कोई सूफी इस विशेष विशेषण के द्वारा इस विद्या को खिर्क आदत भी कहते हैं-

६-योग सिद्धि चमत्कार

खिर्क आदत के लिये दूसरा शब्द माजिज़ा अर्थात् योग चमत्कार है इसकी व्याख्या की आवश्यकता नहीं इतना कहना आवश्यक है कि यहूदी मसीही और मुसलमान संमति से योग चमत्कार को ईश दूत वैभव समझते हैं परंतु जिस समय इन लोगों के मत की पुस्तक पर विशेष कर पैगंबरों के आयु वृतांत पर दृष्टि करी जाती है तो साफ़ जाना जाता है कि पैगंबरों में मतालंबन से पहले उन अभ्यासों को अवश्य किया है जिन को इस काल के सूफी करते हैं- यह बात विचार योग्य है योग चमत्कार जैसा मुसलमानों के निकट महत्व पैगंबर के लिये विशेष बात है चाहें वह उनके पूर्व अभ्यासों का फल हो या कोई ईश्वर दत्त शक्ति यदि अभ्यासों का फल मान लिया जावे तो इस अवस्था में योग चमत्कार पैगंबरों के लिये विशेष ही है क्योंकि जब अभ्यास साधारण हो तो उसका फल भी साधारण होगा- यदि योग चमत्कार को ईश्वर दत्त माना जावे तो निश्चय महत्त्व पैगंबर के लिये विशेष निश्चय किया जा सक्ता है-

सूफी तो स्पष्ट कह चुके कि योग चमत्कार बहुत ही बड़े अभ्यास के फल का नाम है और फिर अभ्यास जितना घट जावे उतना ही योग चमत्कार घटा समझा जाता है

हमको इस अवस्था में यह ज्ञात हुआ है कि योग चमत्कार यथार्थ में एक ईश्वर दत्त शक्ति है इस मूल पर जिन चमत्कारी पैगंबरों ने चमत्कार दिख

दोनों एकही अर्थ के लिये नियत किये गये हैं जिस मूल पर योग विद्या का पांचवां नाम अनहद शब्द है उसी मूल पर इस विद्या का छटा नाम श्रुत शब्द है-

७- सुल्तानुल् अज़्कार

अनहद शब्द और सुल्तानुल् अज़्कार में केवल शब्द भेद है दोनों का अर्थ वही है जिसका वर्णन अभी कियागया है जो कि सूफ़ियों के निकल प्रत्येक प्रकार के जप पाठादि से बढ़कर यह अभ्यास निश्चय किया है इस कारण सुल्तानुल् अज़्कार अर्थात् जप राज के नाम से विख्यात है-

८- खिर्क़े आदत

दैवी व ज्ञान संबंधी नियम के विपरीत किसी कार्य का करना खिर्के आदत है जो लोग किसी मत पर आरूढ़ हैं वे पैगंबरों से इसका होना असंभव नहीं समझते और जिनके विचार देव की ओर लगे हैं वे नहीं मानते कि संसार में कोई कार्य देव के विपरीति हो सक्ता है खिर्के आदत इस कारण से अति कठिन विषय है यदि कोई कर्म बुद्धि विपरीति दिखाभी दिया जावे तोभी यह अनुमान हो सक्ता है कि शायद ऐसी कार्य वाही दिखाने [illegible] दिखाने का कोई बुद्धि पूर्वक नियम ज्ञान हो-

परंतु जिस समय ठीक ज्ञान होजाय कि यह कर्म बुद्धि के अनुसार है इस के विपरीत नहीं होसक्ता और फिर प्रत्यक्ष में कोई ऐसा कर्म दिखाया जाय जो नियत नियम के विपरीति हो तो उस समय खिर्क़े आदत का संभव होना मान लिया जावैगा-

हम यह नहीं कहते कि खिर्क़े आदत संभव है- नहीं- खिर्क़े आदत कदापि संभव नहीं इतनी बात है कि योग एक ऐसी विद्या है जिसका नियम जांच लेने के पीछे योगी इस प्रकार के कार्य करसक्ते हैं जो दूस

५-अनहद शब्द

अनंत दूर की नाद का नाम अनहद शब्द है-कोई सूफ़ीजन साधारण अवस्था में सुल्तानुल् अज़कार का अभ्यास करते हैं और कोई भक्त जन योगावस्था प्राप्त करने के पीछे इधर दृष्टि करते हैं परंतु साधारण अवस्था में सुल्तानुल् अज़कार का अभ्यास किया जावे या योगावस्था प्राप्त करने के पीछे दृष्टि की जावे तो दोनों अवस्था में योगावस्था का प्रथम प्रगट होना अवश्य है पूर्व काल के योगियों को ठीक ज्ञात था कि योग जनित स्वप्न उत्पन्न करने के लिये प्रथम मन का एकाग्र करना अवश्य है इसलिये यह लोग कभी २ योग क्रिया की ओर मन लगाने के लिये आज्ञा देते थे कि इन सुहावने शब्दों को मन लगाकर सुनें इसके सिवाय जब कभी इनके चेले योग जनित स्वप्न में माया की विचित्र लीला देखते २ मुख्य प्रयोजन से दूर रह जाते तो उस समय यह सूफ़ी लोग इन्हीं शब्दों के द्वारा ब्रह्म मार्ग के स्थानों का पता बताते थे संक्षेप यह है कि अनहद शब्द कोई प्रथक विधि नहीं दैव शक्ति में सबसे पहिले योग विद्या की शिक्षा दी है और फिर योग जनित स्वप्न की अवस्था में यह भेद खुला कि कानों के सुहावने शब्द विशेष स्थानों का शब्द है जिनके द्वारा योगियों की कार्य सिद्ध हो सक्ती है-इस अवस्था में अनहद शब्द इस योग का फल है-और जिस भरोसे से इस विद्या के दूसरे नाम ज्ञान विज्ञान नियत किये हैं उसी भरोसे पर योग विद्या का पांचवां नाम अनहद शब्द है

६ श्रुत शब्द अभ्यास

सूफ़ियों के उस अभ्यास को जिसमें मन को उन दैवी सुहावने शब्दों के सुनने को सन्मुख किया जाता है श्रुत शब्दाभ्यास के नाम से विख्यात किया है यह सिद्ध करना कि योग विद्या का छटा नाम श्रुत शब्दाभ्यास है कुछ आवश्यक नहीं क्योंकि श्रुत शब्द और अनहद शब्द यह

सिरे के प्रेम को विज्ञान कहा है - जो विज्ञान ज्ञान का निश्चयात्मक फल है और वह ज्ञान वेदार्थ समझने से हो सकता है इसी कारण इस समय के वेदान्ती विज्ञान प्राप्ति के लिये वेद की आवश्यकता बताते हैं मेरीजान - यह बात तो न भी प्राप्त हो सकी है देवी माया की आंख बचाकर उस अके ले और निराले ईश्वर का रूप प्रत्यक्ष नहीं तो परदे की ओट में झलक तो देख ले - बिना देखे भाले कौन किस के प्रेम में जीव देता है इस समय योग को यह महत्व प्राप्त है यदि कोई योगी इस अभ्यास में मन से जी व बचाकर देवी माया से अपना नेत्र चुराकर अपनी सत्यता की कुरेद करै तो निश्चय उस कुरेदी को जागते सोते लौ लग जाती है -

यही तो कारण है कि पूर्वकाल के कितने ही आर्य इस विद्या के पूर्णान द को जानकर राजपाठ छोड़ बैठे और ईश्वर के नाम पर सारी आयु तज दी - परंतु कब - शब्दों के व्यवहार संबंधी अर्थ आदि समझ कर - नहीं - किंतु योग की अवस्था में एक विशेष शक्ति प्राप्त करने के पीछे - अवश्या त हुआ कि जिस प्रकार एक संबंध के भरोसे से योग का नाम ज्ञान रक्खा गया था उसी प्रकार दूसरे संबंध के कारण इस पवित्र विद्या का नाम विज्ञान कहा गया -

४ समाधि

हे अज़ीज़ समाधि शब्द यथार्थ में २ शब्द से बना है पहला शब्द सम है जिसका अर्थ स्थिर या स्थिरता है दूसरा शब्द आधि है जिसका भावार्थ दशेन्द्री है उसकी निरुक्ति यह है कि यह योग विद्या दशेन्द्री को कुछ काल के लिये चेष्टाहीन करने वाली है - यह दशेन्द्री वे दुर्भाग्य हैं जो एक क्षण भी अपने अधिकार के कार्य से अलग नहीं होतीं और न मन को ऊर्ध्व - लोक की ओर सन्मुख होने देती हैं परंतु योग जनित स्वप्न में दशों इन्द्री अपना २ कार्य किया करती हैं और मन जो दिन रात इनकी रिपोर्ट सुनने का प्रेमी है दूसरे लोक की सृष्टि को देखता है -

न से प्रयोजन यह है कि मनुष्य की वास्तवता क्या है और उसका संबंध यदि ईश्वर से है तो कैसा वा क्योंकर –

साधारण विधि पर वेदान्तियों का अनुमान है कि यह पद विन वेदार्थ ज्ञान के प्राप्त नहीं हो सकता परंतु यह बात विचार योग्य है कि क्या वेद में इस प्रकार के नियम दिये गये हैं जिनके द्वारा वेदज्ञ पुरुष प्रत्येक वस्तु की यथार्थता – संबंध और संबंध कारण स्वयं जान सकते हैं – कदापि नहीं

वेद संकलन कर्ताओं ने योग की अवस्था में जो ज्ञान प्राप्त किया है वह इस प्रकार वर्णन किया गया है कि उस पर ध्यान करने से लाभ विशेष हो सकता है – और यह भी कहा गया है कि विना ज्ञान के मुक्ति नहीं है इससे ज्ञान का माहात्म्य यों सिद्ध होता है कि वह मनुष्यों की मोक्ष के लिये अत्यंत आवश्यक है जो ज्ञान ऐसी ही आवश्यक विद्या है तो उन नियमों पर ध्यान करना उचित है जिनके जांच पड़ताल से प्रत्येक वस्तु की यथार्थता संबन्ध – और संबन्ध कारण ज्ञात हो सके –

है अज़ीज़ बात यह है कि योग अति गंभीर विद्या है और अगले योगियों ने इस विद्या के पृथक २ नाम इस मूल पर स्थापन किये हैं कि योग से जिस प्रकार के परिणाम सिद्ध हुए उसी संबंध से जुदे २ नाम रखते रहे हैं योग इस बात की साक्षी दे सक्ता है कि मनुष्य और ईश्वर के मध्य में माया की यथार्थता जिसका ज्ञात करना ही ज्ञान है वह विना योग के किसी अन्य यत्न से जाना नहीं जा सक्ता है।

३–विज्ञान

वेदान्तियों का निश्चय है कि मनुष्य की यथार्थता – संबंध और संबन्ध कारण ज्ञात होने के पश्चात् ज्ञानियों को अन्त पर यही सिद्ध होता है कि मनुष्य की जीवात्मा ब्रह्म से अलग नहीं – इस बात के जानने पर ज्ञानियों को दिन राति यही धुनि रहती है कि किसी प्रकार हमारा और ब्रह्म का अवरा जाता रहे अर्थात हमारा आत्मा पूर्व रूप हो जावे – ऐसी लौ या परिले

श्रीगणेशायनमः

इल्मिमिक्नातीसहैवानी वा रूहानी के मत्येकनाम और उनकी निरुक्ति

१—योग

एशियादेशके वे स्वाधीनग्वाल जो फिरते फिराते पश्चिमी घाटियों के मार्गसे पंजाबमें प्रविष्ट हुए और जिनकी प्राचीन सभ्यता आदि व्याख्या पूर्वक न्याज़मंद नंबर ३ में इसप्रकार वर्णन कीगई कि वे आयेदिनकी चिन्ताओं में फसकर दैवी नियमानुसार इसविद्याके ज्ञाता हुवे उन लोगों ने इसविद्या का नाम योग रक्खा जिसका अर्थ मिलना अथवा प्राप्त होना है नाम रखने का कारण यह हुआ कि जब कभी उन स्वाधीनग्वालों के पशुओं में मरी फैलती या स्वयं रोगग्रस्त होते या उनके वैरी पहाड़ी समय पाकर पशुओं पर हाथ डालते ऐसे विषमकाल में ये स्वाधीनग्वाल वन के किसी कोण में उदास होकर इल्मिमिक्नातीसहैवानी वा रूहानी के दैवी स्वप्न की प्रतीक्षा करते थे और स्वप्न की व्यवस्था प्रगट होने के पश्चात् चोरों का पता लगा लेते या उसी व्यवस्था स्वप्न में आगे को अनेक हानि से बचने के लिये प्रबन्ध जान लिया करते थे-

और जिन होनहार आर्यों ने इस विद्या के आनंद से ज्ञान प्राप्त करके राजपाट छोड़दिया उन लोगों का इस विद्या के विषय यह विचार था कि योग के विना ब्रह्मपद का प्राप्त करना किसी दूसरे यत्न से संभव नहीं है-

२—ज्ञान

हे अज़ीज़ आपको इस बात के मानने में सोच होगा कि योग का दूसरा नाम ज्ञान है दैवी नियम के गुप्त भेद की जाँच अर्थात् किसी वस्तु के विषय यह जानना कि उसकी वास्तवता क्या है और उसका संबंध यदि किसी अन्य वस्तु से है तो कैसा और क्योंकर है इसी को ज्ञान कहते हैं इसज्ञान पहिचा

नियम

१-यह रिसाला प्रति मास की १५ तारीख को प्रकाशित होता है

२-वार्षिक मूल्य डांक व्यय सहित ३) रु० पूर्व और तत्पश्चात ४) रु० है परन्तु ब्रह्मचारी और हज़रत सूफ़िया को बिना मूल्य भेजा होगा।

३-समाचारपत्र के सम्पादकों को बदले और रिमार्क की आशा पर भेजा जाता है

४-जो महाशय इस पांचवें रिसाले को लेकर खरीदारी से इनकार करें वे कृपा कर चारों रिसाले प्राप्त का मूल्य फ़ी रिसाला ।) के हिसाब से दफ़ा ६ जिल्द १ नम्बर २ तारीख १५ अक्तूबर के रिसाले के अनुसार भेजें ॥

५-जिन महाशयों से मूल्य धन तारीख खरीदारी से तीन मास के भीतर आवेगा वे पूर्व देने के योग्य जाने जायंगे और तीन मास के पीछे भेजेंगे वे पश्चात जाने जायंगे-

६-जिन महाशयों को पिछले रिसालों की चाह की हो तो प्रति रिसाले ।) डाक व्यय सहित भेज कर खरीद कर सक्ते हैं।

७-चिट्ठी पत्री पुस्तक द्वारा और उत्तर के लिये जवाबी कार्ड केवल सम्पादक के नाम से निम्न लिखित स्थान पर भेजें ॥

मिर्ज़ा बाक़र हुसैन सम्पादक रिसाले नियाज़ मन्दज़ीन

ख० ग० बाग़ मिर्ज़ा साहिब शहर आगरा

विज्ञापन

रिसाले

[illegible]

दूसरा नम्बर १ जिल्द

१५ फ़र्वरी सन् १८८१

जिसमें [illegible] वर्णविद्या सम्बन्धी [illegible] के द्वारा
विषय सम्बन्धी विषय और सबों का अनुसन्धान है जि
सको मिर्ज़ा बाकर हुसेन ने ग्यारह वर्ष की परीक्षा के पीछे
अपने मित्रों की प्रेरणा से
सर्वजनोपकारार्थ शुद्ध उर्दू और प्रचलित
हिन्दी भाषा में प्रकाशित किया

यह दूसरा रिसाला है जिसमें एक नये और विद्यमान-
मामूल ने यह घर दिया है १-जीवात्मा [illegible] प्रत्येक
नाम आत्मा [illegible] २-जीवात्मा [illegible]
[illegible] से विरुद्ध नहीं ३-जीवात्मा बिना प्रत्येक [illegible]
[illegible] ता के भाग नहीं

मतबअ [illegible] मुहम्मदी [illegible] ॥
१५ फ़र्वरी सन् १८८१

رسالہ

نیازمند

جلد۱ ۱۵ر اپریل ۱۹۱۱ء نمبر۶

دربارۂ تمام تحقیقات علمی مسائل و مضامین بذریعۂ علم مقناطیس حیوانی و روحانی

جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بعد تجربۂ گیارہ سال کے بعض عزیز احباب کے
اصرار کرنیکے سبب اور نیز بنظر رفاہ عام شائستہ اردو اور مروج ہندی میں

شائع کیا

ایک خوابیدہ معمول نے حواس عشرہ کی حقیقت سے آگاہ کیا ہے
اور یہ تعلیم دی ہے کہ نفس ناطقہ کو انکی دائمی قید سے
یوں آزاد کرنا چاہئے

طبع فی المطبع اعجاز محمدی آگرہ

ضوابط

۱۔ یہ رسالہ ہر مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

۲۔ قیمت سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک صرف عہ ہے اور رسالہ عہ لیکن بعض تھیوسفی گیانی یا حضرات صوفیہ کی خدمت میں ہر ماہ بلا قیمت ارسال ہوتا ہے۔

۳۔ اڈیٹران اخبار کی خدمتین باسپۂ تبادلہ و بغرض ریویو ارسال ہوتا ہے

۴۔ جو آٹھوان سالہ لیکر خریداری سے انکار کرین وہ ازراہ عنایت ۷ نمبر رسالہ نیازمند وصول شدہ کا زرقیمت فی رسالہ ۴ کے حساب سے عہ بموجب دفعہ ۲ رسالہ نیازمند جلد ۱ نمبر ۲ مجاریہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۶ع بھی ادا کردین۔

۵۔ جن صاحبون سے زرقیمت تاریخ خریداری سے اندر سہ ماہ وصول ہوگی وہ بمد پیشگی خیال کیجاویگی اور بعد سہ ماہ بمد مابعد۔ ۱۲/

۶۔ جن صاحبون کو پچھلے رسالے خریدنے منظور ہون فی رسالہ ۴ مع محصول ڈاک پاس اڈیٹر کے بھیج کر خرید سکتے ہین۔

۷۔ خط کتابت بذریعہ پیڈ اور جواب طلب خطوط کے لئے جوابی کارڈ بنام اڈیٹر ذیل کے پتہ سے آنا چاہئے۔

نیازمند

مرزا **باقر حسین** اڈیٹر و منیجر رسالہ **نیازمند** ۔ زین خانہ ۔ باغ مرزا صاحب شہر آگرہ۔

اشتہار

مطبع ست پرکاش واقع آگرہ محلہ کچہری گھاٹ مین باہتمام پنڈت جوالا پرشاد وبہار گو شرما مہتمم مطبع مذکور چارون وید کی شرح سنسکرت و بھاشا جس مین دوا زنہرین چھپنا شروع ہوگیا ہے۔ یجرویدچھپ گیا سام وید چھپ رہا ہے قیمت حسب تفصیل ذیل ہے۔

یجروید سنسکرت ٹیکا ۔ سام وید بیاہوا زبطور مخزن چھپ رہا ہے۔ مورتی رہشہ حصہ ۱ و ۲ و ۳ ۔ گیا باغن نشلا کا ریانندی

۱۲/ قیمت سالانہ ۱۲/ ۱۲/ ۱۲/

ست کھنڈن ۔ مہابھارت سنسکرت اردو ۔ ہری بنس سنسکرت اردو ۔ بھگوت گیتا مع پنج شرح بھاشا

عہ ۱۲/ ۵/

حواسِ خمسہ ظاہری کا بیان

انسانی ڈھانچا طلسمی پتلا کٹ پتلی کا تماشا اور یہان تن کا سوانگ ہوا جب سے ایک جوتی ہماندہ بازیگر طلسم قدرت نے نیا کھیل دکھایا ہے دونون ہیں یکرنگ کو ست نے حکمت پھرتی ہے جس نے ان پتلے کو دیکھو رنگ روپ مین اکیلا اور ان بازیچہ جگت سے نرالا ہے کہ وہ نشریت کے رنگ پہ ست ہے جنکا گدنشق کے کوچہ مین ہوا وہ تماشہ مقصود یہان کھیلانے کے لئے ہر مدت رنج وہ آئیے حضرت انسان کو دیکھتے ہین وہ انکو نہ معلوم کیون اشتغال ہوا جتنے مین بیکلی ہے یکبین جو ہستی کی آنکھہ پر علم مقناطیس حیوانی روحانی کی پٹی لگا کر نظر کرینگے تو صرف نظارہ تو یہ ہوگا کہ انسان دل کی آزاد طبیعت کے مختار دیکھنے بھالنے اور اس طرح کے گر کو بھول گئے سنے خون بیابانی کی طرح دین دنیا مین مارے پھرتے ہین جنگل بنی سے زہرہ سوال بالا بالا جب شاہد مقصود سے آنکھہ چار کر اسکی خدمت سے جان نثار طلسم قدرت کے اور رتبے متوالون سے نگاہ بازیان کرنے لگے تو پھر یہ گت ہوئی کہ اب کوڑی کوڑی کو محتاج ذلیل و خوار مصیبت کا گھر اور مایوسی کی پھر مار انکی مصیبت کا خلاصہ یہ ہے ان سمجھنا چاہئے کہ جو چاہتے ہین ملتا نہین جو نہین چاہتے وہ بکثرت حاصل اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت انسان حواس خمسہ وغیرہ کے طلسمی تماشے دیکھتے بھالتے ہین اسی مین غرق رہتے ہین ورنہ اونکی یہ گت ہرگز نہ ہوتی حواس عشرہ کا یہ حال ہے کہ دم بھر کے لئے نفس ناطقہ کو بیکار نہین رہنے دیتے نا بیا ہر جہان کوئی فسل ہوا انہون نے فورًا رپورٹ سنادی اور اس کے سبب سے اونہا چھا سیاہ جائز ناجائز مسئلہ حکم دیدیا۔

خوشا نصیب ان لوگون کے جو انکے سم میں قید سے آزاد ہین کہ جب چاہتے ہین حواس عشرہ کی رپورٹ سن لیتے ہین اور جب ذرا طبیعت اچاٹ ہوئی دوسری دنیا کی آفرینش سے دل بہلاتے ہین یا شاہد مقصود کی سراغ رسانی مین نقد حیات تصدق کرتے ہین۔

ای عزیز یقین جانو کہ انسان کی حقیقت نفس ناطقہ کی ماہیت اور دونون کا باہمی سمجھنا یہ ایسا کٹھن قضیہ ہے جو حضرت مولانا علم مقناطیس حیوانی روحانی خود سمجھ سکتے ہین اونکو سمجھانا مشکل ہے

گرہم جسوقت اسپرچولزم کی حقائق سے آگاہ کرینگے اوسوقت اس اسرار کی پوری خبر دینگے اسوقت ہمکو صرف یہ منظور ہے کہ تمکو حواس عشرہ کی حقیقت سے واقف کیا جاوے کیونکہ انہین سرکشون کو قابو مین لاکر شائقین علم مذکور طلسم قدرت کے دن دونے رات سوائے اور نئے نئے سوانگ دیکھ سکتے ہین دکھا سکتے ہین ہم آئندہ ماہ مین بذات خود حالت پیدا کرنے کے قواعد بیان کرینگے ۔

پہلے سرکش قوت لامسہ

۱ ۔ لامسہ ایڑی سے چوٹی تک اندر باہر یہ قوت پھیلی ہوئی ہے ۔ اگرچہ تمام جسم مین محیط ہے تاہم جسم کے بعض بعض حصون مین کہین زیادہ کہین کسیقدر رکھی ہے مثلاً ایڑی مین بہت کم ہے برخلاف اسکے تلوون مین باوجود ہے دیکھو ایڑی سہلانے پر اثر نہین ہوتا تلوون کو گدگدانے پر کبھی کبھی بیہوش ہوش مین آجاتے ہین اسی طرح مرد و عورتون کے مقام بول و براز مین یا مرد و عورتون کے کنج ران مین یہ قوت اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ اس جگہہ کے چھونے چھیڑنے سے جنسیات اور نامعقول حرکت کو دل چاہنے لگتا ہے اور دیکھیے آپ کے حصون کی بہ نسبت بغل مین گدگدی کرنے سے رونے ہنسنے لگتے ہین اسی طرح اندرونی جسم جب کہین کوئی خلط اعتدال سے تجاوز کرکے بجادست اندازی کرتا ہے یہی قوت لامسہ فوراً اطلاع دیدیتی ہے اس قوت کی خدمت ہر ایک چیز کی سختی نرمی ہمواری ناہمواری گرمی سردی معلوم کیا کرتی ہے جب کسی ایسی شے سے ملتی ہے جسکا کشش کرنا **نفس ناطقہ** کو منظور ہے تو یہ پھیل جاتی ہے اور اگر منظور نہو تو فوراً سکڑ جاتی ہے تم ہمیشہ دیکھ سکتے ہو کہ جب اندر گرمی ہو باہر سردی یا اندر سردی باہر گرمی تو عضلات مین **قبض و بسط** اوسوقت تک ضرور رہتا ہے جبتک اندر باہر کی گرمی سردی کی مقدار برابر نہو جاوے اگر **قانون قدرت** اپنی حکمت پر یہ حفاظت نکرتا تو کسیکو گرمی سردی کا امتیاز نہوتا کبھی آگ مین جل بھنکر خاک سیاہ ہوجاتے کبھی برف پالہ وغیرہ کی سردی مین جسم اکڑ کر تختہ بن جاتا ۔ چونکہ علم نقشا طبس حیوانی و روحانی کے مرتاض کے لئے ضرور ہے کہ **حواس عشرہ** کو رپورٹ دینے والے قابو مین لائے جاوین لہذا اونکو یہ سبق یاد رکھنا چاہیے کہ وہ وقت ریاضت اپنے جسم سے کوئی گرم سرد یا سخت و نرم شے ملنے ندین پہننے کے کپڑے ہمیشہ ملائم اور بنا کلپ ہین اور ڈھیلے ڈھالے ہون اور اس آسایش کے ساتھ لیٹ کر ریاضت شروع کرین کہ جب تک ریاضت کرنا

منظور ہے کروٹ بدلنی نہ پڑے ۔

ریاضت کیوقت شکم سیر نہو ورنہ پیٹ کی غڑغڑاہٹ کا ریاح یا شکم کے بھاری ہونے یا سدہ پیٹ کی ... اور کھانہ نہ پینے کا بھوک سے طبیعت کا بیچین ہونا دل برداشتگی کی علامت ہے ایسے وقت میں آس پاس کی رکھوٹیں سب میں تخمیس ہوتی ہیں تو اوس وقت بھی بلا سبب دل فوراً کی ملامت سے لگنا اثر پیدا کرتی ہے۔

جو لوگ آٹھ بجے رات کے کھانا کھا لیتے ہیں اونکے لئے ۱۲ بجے رات سے لیکر صبح کے ۷ بجے تک ٹھیک وقت ہے مگر جو لوگ آخر شب میں جاگتے ہیں بیچین رہتے ہیں اونکو اسوقت کی پابندی نقصان سے خالی نہیں یہ اصول یاد رکھو کہ ایک وقت کے کھانا کھانے کے چار گھنٹہ بعد سے ایک پہر کے کھانے کے تین گھنٹہ پہلے تک کام کا وقت ہے مرتاض کو چاہئے اس قاعدہ پر عمل کر کے جو وقت چاہے تجویز کر لے ۔

دوسری کشش قوت ذایقہ

۱۔ ذایقہ ۔ زبان کے بالائی سطح پر ایک رقیق لطیف لعابدار جھلی ایسی منڈھی گئی ہے کہ جب کوئی شئے وہانتک پہونچتی ہے وہ لعاب دہن اور منہ کی گرمی پاکر نرمی پر آجاتی ہے یا اوسکے اجزا جدا جدا ہوکر رقیق ہوجاتے ہیں اور جب یہ ذرے اوس لعابدار جھلی سے ملتے ہیں تو وہ فوراً یہ دریافت کرلیتی ہے کہ اسکا مزہ کیسا ہے کھٹا میٹھا کڑوا کسیلا پھیکا نمکین وغیرہ معمولی مزے ہیں اور ادراک کرنے کے بعد یہ ذائقہ بھی نفس ناطقہ کو رپورٹ دیتی ہے پھر اگر حکم ہوا کہ لیلو تو زبان بغلگیر ہونے لگتی ہے اور اندر داخل ہونے کے لئے روکتی نہیں اور جو حکم ہوتا ہے کہ ہمکو پسند نہیں پھر کیا ممکن رتی بھر تو اندر چلی جاوے ۔

مرتاض کو چاہئے کہ ریاضت سے پہلے اپنا منہ خوب صاف کر لے اگر دانتوں کی جڑ میں یا ادہر اودھر کوئی ذرہ پس انداز ہوگیا ہو تو وہ ریاضت میں مخل ڈالیگا ۔

تیسری کشش قوت شامہ

۳۔ شامہ۔ جب کسی شے پر سورج کی کرنین پڑتی ہین تو وہ گرم ہوجاتی ہی اگر رقیق ہو تو اوسکی نہایت چہوٹے چہوٹے طبقے جنکو ذرات کہتے ہین گرمی پاکر رقیق اور پھر رقیق سے ہوا مین سمائے رہنے کی لائق ہوکر ایسے ہلکے ہوجاتے ہین کہ جدہر ہوا اوڑا لیجاوے ادہر اوڑنے لگتے ہین۔
جب کسی شی کے ذرے ہوا مین ملکر ناک کے **پوئنٹ** پر رگڑ کہاتے ہین شامہ اوسکی بوباس کو دریافت کرکے نفس ناطقہ کو رپورٹ دیتی ہی اگر وہ ذرے قابل خریداری سمجھے جاتے ہین تو حکم ہوتا ہے کہ فوراً کشش کرو پھر ناک کے نتھنے مزدوروں کیطرح مال ادہر سے اودہر ڈہویا کرتے ہین خریداری منظور نہین ہوتی تو نتھنے اس طرح سکڑ جاتے ہین کہ پھر اوس مال کا اندر داخل ہونا مشکل ہوجاتا ہی اگر ہوا خواہ مخواہ اور زبردستی سے داخل کرے بھی تو اوسوقت ہوا کی زد سے منہ پھیر لیا جاتا ہی یا دونوں ہاتھ کپڑے سے دونوں نالیاں بند کردیتے ہین اگر بوباس کی تمیز نہوتی اجسام سڑا کرتے اور کوئی اونکو جلاتا گاڑتا نہین اور سڑین کی بو ہوا کو فاسد کردیتی۔
مرتاض کو ایسی جگہہ ریاضت کرنا واجب ہے جہان کسی طرحکی خوشبو یا بدبو نہو جو لوگ کپڑون مین عطر لگاتے ہین یا کان مین عطر کا پھویا رکھتے ہین اونکو پہلے غسل کرنا اور پھر سادہ کپڑے پہننا چاہئے بعد ریاضت اختیار ہی سر مین خوشبودار تیل ڈالین یا عطر ملین ورنہ یہ سرکش قابو مین نہ آویگی۔

چوتھی سرکش قوت سامعہ

۴۔ سامعہ۔ داہین باہین آنکھون کی اوٹ مین کان کے دو قدرتی بلدار سوراخ ہین جب کوئی چیز دوسری چیز پر رگڑتی ہی اوسکا دہکا ہوا کے ذرون پر لگتا ہی یہ دہکا اپنے پاس کے ہوائی ذرون کو دھکیلتا ہوا جب کان کے اندر کی جھلی پر اثر کرتا ہی تو اوسوقت اس واقعہ کی نفس ناطقہ کو اطلاع دیجاتی ہی منظوری پر مین بھاونی اور سُہاونی آواز سننے کو نفس ناطقہ کان لگاکر سنتے ہین جب موج نہین آتی تو چارہ جوئی اس بات کی کیجاتی ہی کہ کسیطرح یہ آواز سنائی نہ دے اس بدنصیب نفس ناطقہ کو اپنے پراؤن کے دکہہ سکہہ کا حال سُنا انہین کانون کے طفیل حاصل ہی۔

مرتاض کو چاہیے وقت ریاضت ایسی جگہہ تجویز کرے، جہان کسیطرح کی آواز نہو خالی مکان سناٹے کا عالم پاہو کامیاب ہو بعض عالمونکا خیال ہی کہ ہلکا راگ اور مہین آواز کا باجا وقت ریاضت تجویز کرنا مفید ہی اس بنا پر بعض **صوفی المذہب** حال قال کے جلسون مین ستار طنبورہ وغیرہ بگوش ہوش سنتے ہین اگلے صوفی ایسے نادان نہ تھے کہ وہ نفس ناطقہ کو سامعہ کی قید سے آزاد کرنے کے لئے ریاضت کیوقت ہلکا راگ یا کوئی سریلا باجا تجویز کرتے **صوفیون** نے ہلکا اور سہاونا راگ یا سریلا باجا اسلئے تجویز کیا ہے کہ جب مرتاض اپنی ریاضت سے فارغ ہوکر بیدار ہو تو اوسکے مریدون کو چاہیے کہ **عاشقانہ مضامین** کے راگ مرشد کو سناوین۔

یہ تجویز دوراندیش صوفیون نے اس بنا پر کی تھی کہ مرتاض جسوقت ریاضت سے بیدار ہوتا ہی اوسکی طبیعت پر نہایت درد افسوس رنج غم اور عام قسم کی بیکلی ہوتی ہی جسوقت راگ گائے بجائے جاتے ہین۔ رنج غم وغیرہ کسی قدر دور بھی ہوجاتے ہین اور طبیعت کچھہ وقت کے بعد سنبھل جاتی ہی اگرچہ اسوقت اکثر صوفیون کا عملدرآمد یون واقع ہی کہ حال قال کی مجلس بنا گانے بجانے کے رونق نہین پاتی لیکن ہمکو اسبات کے کہنے مین تامل نہین ہوسکتا کہ یہ طریقہ اچھا نتیجہ پیدا کرنیوالا نہین ہی۔

پانچوین سرکش باصرہ

۱- باصرہ جسم کے بیرونی حصون مین اور جسم کے اندرونی حصون مین زیادہ ترشریف اور روزانہ بکار آمد عضو آنکھہ ہی جب یہ عضو نکما ہوجاتا ہی تو چال ڈھال مین اس درجہ فرق ہوجاتا ہی کہ احتیاط کے ساتھہ چلنے پر بھی اوندھے سیدھے چیت پٹ گرا کرتے ہین اور ہاتھہ پانون ٹوٹ کر لنگڑے لولے ہوجاتے ہین۔ یہ ایسا نازک حصہ ہی کہ اسکے اندرونی بعض حصے بنا خوردبین نظر نہین آتے جسوقت خوردبین اوگا کر اس پر نظر کیجاتی ہی تو بہ نسبت سادہ نظر کے زیادہ صنعتین دکھائی دینے لگتی ہین جسوقت کوئی شی آنکھون کے اوبھرے ہوئے ڈیلون کے مقابل جو آئینہ کے مانند صاف اور چارون طرف سے چوکھٹون مین جکڑے ہوئے ہین آتے ہی اوسکا عکس اسطرح پڑتا ہی کہ سیاہ حلقے کے مرکز پر تصویر کھنچ جاتی ہی اوسوقت اندر کی ایک مقابل قوت جسکا ذکر ابھی ہونے والا ہی اوس چیز کا رنگ و روپ قد قامت معلوم کرکے رپورٹ

دیتی ہے۔

مرتاض کو چاہیے کہ آنکھیں بند کرکے اپنی ریاضت شروع کرے یا کرشٹل بنظر مبا کر نگاہ بازی کرے جسوقت منظور یہ ہو کہ صرف کرشٹل ہی پیش نظر رہے تو چاہئے کہ اپنی آنکھوں کے سامنے سے کل چیزین اوٹھا دیجائین یہ ضروری بات ہی اسکی احتیاط کرنا واجب ہی۔

اے عزیز یہ بیرونی پانچ قوتین ہین جنپر دنیا کا آدھا انتظام محدود ہی سوا ان کے پانچ اندرونی قوتین ہین جوان سے بڑہکر نفس ناطقہ کو قید رکھے ہوئے ہین ممکن ہی کہ چند منٹ کے لئے تم نفس ناطقہ کو انکی قید سے آزاد رکھہ سکو مگر جن سرکشون کا ہم اب ذکر کرنیوالے ہین وہ سوا ہماری مجوزہ تدبیر کے اور کسی جتن سے قابو مین آنے والے نہین۔

حواس خمسہ باطنی

۱۔ حس مشترک۔ آنکھون کے دونون تارون کے ذرا فاصلہ پر اندرون دماغ مگر ٹھیک سامنے دو صلیبی خطون کے ملان نقطہ پر یہ قوت پیدا کی گئی ہی بیرونی پانچون حواس کے جملہ مراسلات کے لینے والے یہی قوت ہی نفس ناطقہ نے جن مراسلات کو منظور کر لیا ہی اونکو ایک محافظ قوت کے سپرد کرتی ہی۔

یہ قوت ایسی زبردست نہین ہی کہ وہ نفس ناطقہ کی آزادی چہین سکے جسوقت باہر کی قوتین اپنے فعل سے روک دیجاتی ہین تو یہ بھی محض معطل ہوجاتی ہین اسواسطے اسکے قابو مین لانے کی تدبیر صرف وہی ہی جو بیرونی پانچ حواسون کو معطل کرنے کے لئے بتلائی گئی ہی۔

۲۔ خیال

۲۔ خیال بیرونی پانچ قوتون کے مراسلات کی لینے والی حس مشترک ہی اوران مراسلات کو اپنی حفاظت مین رکھنے والی یہ قوت ہے جو خیال کے نام سے مشہور ہی جس طرح حس مشترک زبردست سرکش نہین ہی اسیطرح اوسکی محافظ قوت خیال بھی زبردست نہین اسلئے اسکے لئے بھی اوسی قاعدہ پر لحاظ رکھنا کافی ہی۔

۳۔ وہم

۳۔ وہم ۔ سر کے اندر دماغ کے دو حصے مین جو ہڈی کے گودے سے بہت مشابہ ہی پہلے حصہ مین تین قوتین ہین دو کا بیان کیا گیا تیسری قوت کو دوسرے چھوٹے دماغی حصہ کی دو قوتون کو بیان کرنے کے بعد بتلاوین گے ۔

دماغ کے دوسرے حصہ مین مگر آگے کی طرف وہم کی قوت ہی سوائے ایک قوت کے اسکو زبردست کرنا نہایت مشکل ہی ۔

اس قوت کا کام سب سے الگ ہے یہ ایسی کمبخت ہے کہ بنا دیکھے بھالے سوچے سمجھے زمین و آسمان کے قلابے ملایا کرتی ہی کوئی بات کیسی ہی بھدی بھدیسلی اور رذیل کیون نہو اسکو خواہ مخواہ صحیح سمجھکر نفس ناطقہ کو یقین دلاتی ہی ۔

دیکھی بھالی چیزین جو انسانکو نفع نقصان نہین پونہچا سکتین جب اندہیرے مین نظر آتی ہین اونکو بھوت پریت جن شہید فرشتہ سمجھتی ہی اور نفس ناطقہ کو انکی ہولناک صورت اور خوفناک آواز کا یقین دلاتی ہی ۔

۴۔ حافظہ

۴۔ حافظہ ۔ جسطرح حس مشترک کا محافظ دفتر خیال ہے اسیطرح وہم کی ... قوت کا محافظ دفتر قوت حافظہ ہے یعنی قوت وہمیہ کے ادراک کو اپنی نگرانی مین رکھنے والی یہی قوت ہی اور جسم و نفس روک دینے پر یہ بھی اپنے فعل سے معطل ہوجاتی ہی ۔

۵۔ عقل

۵۔ عقل ۔ حس مشترک کی تحقیقات اور وہم کی نکمی تخیلات ان دونون کی جانچ پڑتال یا ترتیب مقدمہ دینے والی اور پھر مثل مقدمہ کو بغرض صدور حکم بادشاہ نفس ناطقہ سنانیوالی ایک قوت ہی جو عقل کے نام سے مشہور ہے ۔

اسکی قوت کے دو مختلف نام اسوجہ سے قرار دیئے گئے ہین کہ یہ قوت خزینۂ خیال مین تصرف پیدا کرتی ہی اوسوقت متخیلہ کے نام سے مشہور کیجاتی ہی اور جسوقت خزینۂ حافظہ مین تصرف

کرتی ہو اوسوقت متصرفہ کے نام سے شہرت پاتی ہی۔

جسوقت جسم کی دیگر قوتین کمزور ہوتی ہین حواس ظاہری کا فعل بہی کمی سے ہوتا ہی اور غش سکتہ مرگی وغیرہ مین انکا فعل بند ہوتا ہی مگر سکتہ کی حالت مین بہی جبکہ چارون طرف سے مراسلات کی ڈاک بند ہوتی ہی اوسوقت مین بہی اسکا کام بند نہین ہوتا نوید پا اسنے قضیہ کبھی سے قصے کہانیون کو اولٹ پلٹ کر سوچا سمجھا کرتی ہی اور نفس ناطقہ کو کسی جانب متوجہ نہین ہونے دیتی غرض یہ ہی کہ اس بیچاری مصیبت کی ماری کو سانس لینے کی بہی مہلت نہین ملتی۔

بہت آسانی سے معلوم کر سکتے ہو کہ ہزارون آدمیون نے گھر بار جورو بچے چہوڑ عزت آبرو کو آگ لگا کر بال بڑھائے یا منڈایا گیرو سے کپڑے پہنے نیچے آگ جلائی درختون یا لٹکن باندھے سر نیچے لٹکا کر اس کٹھن جگتی سے عبادت کی مگر پہر بہی یہ دشمن اپنے کرتوتون سے جعلسازیون سے آخرکار خالی واپس لوالایا اور اپنا غلام بنا کر چہوڑا۔

نفس ناطقہ کا بیان

اے عزیز نفس ناطقہ کا مفصل او بشرح بیان جسکو موافق اور مخالف سب مان لین اسپر بچہ انرم (عالم طلبگاری ارواح) مین بیان کرینگے مگر اس موقع پر تاہم اسقدر کہنا ضروری کہ یہ حضرت النفس ناطقہ وہ بزرگوار ہین جنکی حقیقت اور صفات دیکہہ بہال کر حضرات صوفیہ نے ہمہ از وست کو غلط اور ہمہ اوست کو بیچ سچ اور ٹہکانے کی بات یقین کی ہی

اس مختصر تعریف سے تم اسکی عظمت خیال کر سکتے ہو لیکن اب انکی بدنصیبی بہی سُنلو۔

یہ بدنصیب نفس ناطقہ جب شاہد مقصود سے آنکہہ چرا کر اور اوسکی تقدیس و تسبیح سے جان بچا کر طلسم قدرت کے اور رسیلے البیلے مہ جبینون کو تاکنے لگے اون سے نگاہ بازیان اور گرم جوشیان پیدا کرنے لگے تو اسیقدر انکو اون کیطرف کشش بڑھتی گئی اور اوس کشش کے بڑہتے ہی اونکی عادت سیرت خو بو بہی ادھر منتقل ہونے لگی پہر رفتہ رفتہ شاہد مقصود کیطرف سے مردود اور ادھر مقبول ہوئے۔

ای عزیز اس رسالہ مین گنجائش نہین معلوم ہوتی کہ اس طلسم اسرار کو مشرح بیان کیا جاوے اور اگر مختصر طور پر بیان کرین تو بعض **اوچھی مت** کے آدمی اصل بات کو سمجھین گے نہین مگر اعتراض ضرور کرین گے پھر اونکو جواب دینا ہماری آزادی مین ڈرینوالا خلل ہوگا اسلئے اس طلسم قدرت کو **اسپرچولزم** کے ساتھہ بشرح و بسط بیان کرینگے مخالف موافق بخوبی جان لین اور ہماری مخالفت پر اپنا عزیز وقت رائگان نکرین البتہ اس موقع پر اتنا کہنا ضرور ہے کہ کشش کیا چیز ہے اور یہ کہ کشش سے ایک آفرینش کی خو بو عادت خصلت دوسری آفرینش کی طرف منتقل ہو سکتی ہے یا نہین۔

دیکھو جس طرح بجلی وغیرہ کی حقیقت پورے طور پر سر دست معلوم نہین ہے اسیطرح مروج علوم سے کشش کی حقیقت صحیح طور پر نہین معلوم ہوئی ہے۔

یقین جانو جو لوگ بجلی کشش وغیرہ کی حقیقت مروّج علوم سے معلوم کرنا چاہتے ہین وہ گویا اون علوم سے ایسے نتیجہ برآمد کرنا چاہتے ہین جو اون علوم سے برآمد نہین ہو سکتے۔

قانون قدرت نے جو کچھ نمایان کیا آنکھ سے نظر آتا ہے یا خوردبین سے دکھائی دیتا ہے اور بعض نزاکت کے مارے خوردبین سے بھی نظر نہین آتا بلکہ چشم عقل سے دیکھا جاتا ہے بعض ایسے نازک ہین جنکو چشم عقل بھی نہین دیکھہ سکتی اونکی خبر صرف نفس ناطقہ کو حاصل ہے بہرحال **قانون قدرت** نے جو کچھ نمایان کیا اوسکو جسم لطیف یا کثیف ضرور دیا ہے پھر اس جسم کو رنگ بو وزن صفات سے معمور کیا اسلئے اوسکو اپنے ہمجنس کیطرف کشش ہونے یا کشش کرنے مین کوئی اٹکاؤ نہ رہا۔

رہی یہ بات کہ کسیکو چاہنے سے کشش کیون ہوتی ہے اور اوسکی عادت خو بو

اینجانب کیون منتقل ہوجاتی ہے۔

یہ قدرتی بات ہے کہ جب مرد عورت مباشرت کے خواستگار ہوتے ہین تو اونکی غرض صرف وحشیانہ لطف اوٹھانا منظور ہوتا ہے لیکن اس فعل کا نتیجہ جو کچھہ فریقین کو حاصل ہوتا ہے وہ نہ مرد کو منظور ہوتا ہے اور نہ عورت کو بھلا معلوم ہوتا ہے امراض کا منتقل ہونے ہین۔ حرام کے بیٹ رہجاتے ہین جنکی گرانیکے لئے عزیز وقت صرف کیا جاتا ہے جو روپیہ تندہی اور بجانفشانی سے پیدا کیا گیا تھا وہ خوساہ درآمد کے ساتھہ رائگان کیا جاتا ہے۔ اگر ناجائز حمل نہو تو بھی نو مہینے وہ مصیبتین جھیلنی پڑتی ہین جنکو سہاگن بیویان خوب جانتی ہین پھر اسپر طرہ یہ ہے کہ نو مہینے کے بعد بھی اس مصیبت کا سلسلہ ٹوٹتا نہین بلکہ آئے دن جھگڑے بکھیڑے ہای واویلا واحسرتا کی صدائین جگر پر نشتر کا کام کرتی ہین آخر کیون نہو جیسا کیا ویسا بھگتو۔

اولاد کی شادی ماں باپ کے لئے پوری مصیبت ہے اونکا دکھہ درد اونکے لئے نری موت ہے اگر موت نے بچہ کو دھر دبایا تو پھر فقط کا مضمون ہے۔

ای عزیز اس مضمون کو سنکر تم کو دونون پیاری مرنیوالی لڑکیان یاد آگئین تمہارے دل ودماغ مین غم والم نے بیجا تصرف کیا دل کو نڈھال ست کر عقل سے کام لو ہماری زندگی مین داخل ہوکر اون مرنیوالیون کو دیکھو کہ وہ اس عالم مین اگر دنیات اسقدر مسرور اور شاد رہا کرتی ہین کہ تمہارے ظلمت کدہ اور کوچۂ خرابات دنیا کو روے زمین کی بادشاہت کے معاوضہ پر بھی پسند نہین کرتین

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد سے یہ فراغبالی یہ آزادی بلا وجہ چھین لیجاوے اور تمہاری طرح اونکو یہان لاکر زندہ درگور کیا جاوے اون ماں باپ سے بڑھکر اولاد کا دشمن ہوگا جو اپنی اولاد کی آسائش نہ دیکھہ سکے۔

یقین جانو جسوقت تم عالم ارواح کو دیکھوگے تو تم خود یہ آرزو کروگے کہ کسیطرح یہان سے نہ سرکین اگر تم ہمکو نہ روکو تو ہم اولٹکر اس خرابات کی طرف نظر بھی نہ کرین۔

حواس عشرہ اور نفس ناطقہ کا درمیانی سلسلہ

جسم کے اخلاط وغیرہ سے جو بخار پیدا ہوتے ہین وہ ہی ہمارے نزدیک جاندار شے کی جان ہی جسکو روح یا **نفس ناطقہ** سے ایک معمولی نسبت ہی لیکن روح کو جو کچھ جسم سے علاقہ ہے وہ اکیلی جان سے ہے اور جان کا علاقہ خاص کر **خون** سے اور چونکہ خون **تمامی اعضا** کا پرورش کرنیوالا ہے اسوجہ سے جان کو جسم کے ہر ایک **عضو** سے خاص علاقہ ہی اور یہی وجہ ہی کہ اس **بدنصیب نفس ناطقہ** کی یون مٹی خراب ہی گویا یہ جان صیاد ہے اوسکا دام فریب نس پٹھے عضلات وغیرہ ہین اوس مین یہ روح جو شاداب چمن اور سدا بہار باغون کی رہنے والی آزادی کے ساتھ نواسنجی کرنیوالی اس طرح قید ہے کہ آج گذرتی دکھائی گئی یہ کل چھری پھیری گئی اور سیر یہ حماقت یہ بھول یہ قیامت کہ گھربار بھول کر اس جنم میعادی قید کو فردوس برین سمجھتی ہے آخر یون ہو **طلسم قدرت** اسیکا نام ہے اگلے مقدس لوگیون نے اسی کا طلسم قدرت کا نام دیا کیا خوب قرار دیا ہے۔

پندرھوین مئی سنہ ۱۹۱۳ء کو نیازمند بمضامین ذیل

شائع ہوگا

۱- کرشش کا بیان اور طریقہ استعمال۔

۲- نہایت سچے اور مجرب ایسے دو طریقے جنکے ذریعہ سے بذات خود حالت پیدا کیجا سکتی ہے۔

نیازمند

میرزا باقر حسین

इन के लिये निरी मौत है अगर मृत्यु ने बच्चे को धर दबाया तो फिर इति श्री का आशय है ॥

अय अजीज़ - इस मज़मून को सुन कर तुम को दोनों प्यारी मरी ईई लड़कियां याद आगई तुम्हारे हृदय व कपाल में दुःख दरद ने [illegible] श्राम किया - हृदय को निढाल मत करो बुद्धि से काम लो हमारे [illegible] वन में दाखिल होकर उन मरी हुई को देखो कि वह इस आलम में आकर दिनरात इस क़दर मसरूर और शाद रहा करती हैं कि तुम्हारे तमोग्रह और कूचे खराबात संसारी को सर्व भूमि की राज्य के बदले पर भी रुचि नहीं करती ॥

क्या तुम यह जानते हो कि तुम्हारी संतानि से यह स्वाधीनता बिना कारण छीन ली जावे और तुम्हारी तरह उन को यहां लाकर जीता गाड़ा जावे उन मा बाप से बढ़ कर संतान का शत्रु कौन होगा जो अपनी संतान के सुख न देख सके ॥

निश्चय जानो तुम जिस वक़्त पितृ लोक को देखोगे तो तुम स्वयं यह इच्छा करोगे कि किसी तरह यहां से न सरकें अगर तुम हम को न रोको तो हम उलट कर इस संसार की ओर दृष्टि भी न करें।

दशेन्द्रिय और जीवात्मा का परस्पर संबंध

शरीर के मेल इत्यादि से जो ज्वर उत्पन्न होते हैं वह भी हमारे निकट जीवों के जीवन हैं जिसको जीव जीवात्मा से एक नित्य संबंध है लेकिन जीव को जो कुछ शरीर से संबंध है वह अकेले जीव से है और जीव का संबंध विशेष रुधिर से और रुधिर सब अंगों का पोषक है इस कारण से जीव को शरीर के प्रत्येक अंग से विशेष संबंध है और यह भी कारण है कि इस दुर्भाग्य जीव को यों मिट्टी खराब है गोया यह जीव व्याध है उसका जाल नस पुट्ठे अंगादि हैं उसमें यह जीव जो हरी भरी फुलवारी की रहने वाली स्वाधीनता के साथ ऐसी बंधन में है कि आज गुदरी गई या कल्ह मा[illegible]

[illegible] अंत में माया इसी का नाम है ॥

१५ मई सन् ९१ को निम्न लिखित छपेगा - १- अनुष्ठान विधि वर्णन
२ सत्य और परीक्षित दो रीतें जिनके द्वारा स्व[illegible] उत्पन्न कर सकें।

रित विद्यासे मालूम करना चाहते हैं वह गोया अव्वल विद्या से ऐसे फल खोजना चाहते हैं जो उन विद्या से सिद्ध नहीं होसक्ते ॥

दैवी नियम ने जो कुछ प्रगट किया आंख से दीखता है या सूक्ष्मदर्शी कयंत्रसे दिखाई देता है और कोई २ सूक्ष्मता के कारण सूक्ष्मदर्शक से भी नहीं दिखलाता बल्कि ज्ञान चक्षु से देखा जाता है कोई ऐसे सूक्ष्म हैं जिन को ज्ञान चक्षु भी नहीं देख सक्तों उसकी खबर केवल जीवात्मा को प्राप्त है साक्षात् दैवी नियम ने जो कुछ प्रगट किया उसको स्थूल अथवा सूक्ष्म शरीर अवश्य दिया है फिर इस शरीर को बर्ण रूप परिमाण गुण से पूरित किया इसलिये उस को अपने स्वजातीय की ओर आर्षित होने या आकर्षण करने में कोई अटकाव न रहा ॥

रही यह बात कि किसी को चाहने से क्यों आकर्षण होता है और उस के स्वभाव गंध इस ओर क्यों परिवर्त्तित होजाती हैं ॥

यह दैवी बात है कि जब स्त्री पुरुष भोग के इच्छामान होते हैं तो उनकी इच्छा केवल पशु संबंधी आनंद उठाना अभीष्ट होता है लेकिन इस कर्म का फल जो कुछ दोनों को मिलता है वह न पुरुष को स्वीकृत होता है और न स्त्री को भला मालूम होता है ॥

रोगों के परिवर्त्तन होते हैं - व्यभिचार से गर्भ धारण होते हैं जिन के गिराने के लिये प्रियसमय व्यय किया जाता है जो रुपया तन मन से प्राप्त किया गया था वह खुशामद दरामद के साथ निष्फल किया जाता है अगर व्यभिचार गर्भ न हो तो भी नौ महीने वह दुख उठाने पड़ते हैं जिन को सुहागिन स्त्रियां खूब जानती हैं फिर इस पर तुर्रा यह है कि नौ महीने के पीछे भी इस दुख का तार टूटता नहीं वाहे नित नये झगड़े बखेड़े हाय वाउ वैला के शब्द कलेजे पर छुरी का काम करते हैं अंत में जैसा किया वैसा भुगतो ॥

संतान का बिवाह मा बाप के लिये पूरा दुख है उनका दुख दरद

कहना अवश्य है कि यह महाशे जीव वह महात्मा हैं जिन की व्यवः और गुण देख भालकर हज़रात सूफ़िया ने द्वैत को अशुद्ध और अद्वैः को पक्की सच्ची और ठिकाने की बात निश्चय की है।

इस संक्षेप बर्णन से तुम इसके महत्व को जान सके हो लेकिन अ बइनकी दुर्भाग्यता भी सुनलो।

यह दुर्भाग्य जीव जब ईश्वर से आंख चुराकर और उसके जपां से जान बचाकर माया के और रसीले अलबेले चन्द्र मुखियों को कने लगे उनसे आंख लड़ाने और आलिंगन उत्पन्न करने लगे तो उसी क़दर इन को उनकी ओर आकर्षण बढ़ती गई और उस आकर्ष के बढ़ने से उनके स्वभाव लक्षण भी उधर परिवर्त्तित होने लगे फिर धी रे धीरे ईश्वर की ओर से अस्वीकृत और इधर स्वीकृत हुए॥

अय अज़ीज़ इस रिसाले में गुंजायश नहीं मालूम होती कि माया का भेद विस्तार सहित बर्णन किया जाय अगर संक्षेपता से बर्णन करें तो बाज़ ओछी मति के मनुष्य तत्वबात को नहीं समझेंगे किं तर्क अवश्य करेंगे फिर उनको उत्तर देना हमारी स्वतंत्रता में फ़र्क डालने वाला कर्म होगा इसलिये इस देवी माया को इस्त्रिचुलिङ्ग के साथ सबिस्तर बर्णन करेंगे प्रतिकूलानुकूल बख़ूबी जानलेंगे और हमारे विरोध पर अपना प्रिय समय निष्फल न जाने देंगे हां इस अ वसर पर इतना कहना अवश्य है कि आकर्षण क्या वस्तु है और यह कि आकर्षण से एक सृष्टि के स्वभाव गुण दूसरी सृष्टि की ओर परिव र्त्तित हो सक्ते हैं या नहीं॥

देखो जिस तरह बिजली इत्यादि का वृत्तांत पूरी विधि से इस स य मालूम नहीं है इसी तरह प्रचारित विद्या से आकर्षण का वृत्तांत सत्य नहीं मालूम होता है॥

सत्य जानो जो लोग बिजली आकर्षण इत्यादि का वृत्तांत अच्छा

५ बुद्धि

५-बुद्धि- हिस मुश्तरिकका निर्णय और संशय की निकम्मी नाबीलात इन दोनों कीजांच परताल या संस्काराभियोग और फिर अभियोग पत्रकोआज्ञा केलिये जीवात्मा को सभा सुनाने वाली एक शक्ति है जो बुद्धि के नाम से विख्यात है- इसकी शक्ति के दो अलग २ नाम इस वजह से ठहराये गये हैं कि यह शक्ति ख्याल के कोष में अधिकार करती है उस समय मुतखीले के नाम से बिख्यात कीजाती है और जिसवक्त स्मरण शक्ति के कोष में अधिकार करती है उस समय मुतफ़क्किरा के नाम से प्रकाश होती है॥

जिस वक्त शरीर की दूसरी शक्तियां निर्बल होती हैं कर्मेन्द्रियों का कर्म भी न्यूनता से होता है और इस सक्ता मिरगी वगैरा में इन का कर्म बंद होता है अगर सक्के की अवस्था में भी जबकि चारों तरफ़ से प्रेरितपत्रों की डाक बंद होती है उस वक्त में भी इसका काम बन्द नहीं होता तो यह पुराने झगडे बखेडे किस्से कहानियों को उलट पलट कर सोचा समझा करती है और जीवात्मा को किसी ओर जाने नहीं देती प्रयोजन यह है कि इस बिचारे मुसीबत के मारे को सांस लेने की भी छुट्टी नहीं मिलती॥

बहुत सरलता से जान सक्ते हो कि हजारों आदमियों ने घरबारजोरू बच्चे छोडे इज्जत आबरू को आग लगाकर बाल बढ़ाये या सिर मुडाया गेरुए कपड़े पहने नीचे आग जलाई दरख्तों में पांव बांधे सिर नीचे लटका कर इस कठिन युक्ति से तप किया परंतु फिरभी यह शत्रु अपनी करतूतों से जालसाज़ियों से अंत को खाली लौटा लाया और अपना दास बना कर छोडा-

जीवात्मा का बर्णन

अयअज़ीज़- जीवात्मा का ब्योरेबार और बिस्तार सहित वर्णन जिसको अनुकूल और प्रतिकूल सब अंगीकारकरलें इस्प्रिचुलिज्म (जीवाकर्षण विद्या) में बर्णन करेंगे परन्तु इस अवसर पर तौभी इतना

ल के नाम से विख्यात है जिसतरह से हिसमुश्तरिक प्रबलेन्द्री है इसीत रह उसकी रक्षक शक्ति ख्याल प्रबल है इसलिये इसके लिये भी उसीक्रम पर दृष्टि रखना काफ़ी है॥

३ वहम, संशय

३-वहिम- सिर के भीतर कपाल के दो भाग हैं जो हड्डी के पर्दे से तुल्य ता रखते हैं पहिले भाग में तीन शक्ति हैं दो का वर्णन कियागया तीस री शक्ति को दूसरे छोटे कपालीय भाग के दो शक्तियों को बर्णन करने के पीछे बतलावेंगे॥

कपाल के दूसरे भाग में परंतु आगे की ओर वहिम की शक्ति है सिवाय एक शक्ति के इसको बश करना अति कठिन है।

इसशक्ति का कार्य सबसे अलग है यह ऐसी दुर्भाग्य है कि बिना दे खे भाले सोचे समझे पृथिवी स्वर्ग के कुलावे मिलाया करती है कोई बात कैसीही भद्दी भदेसली और ज़टल क्यों न हो उस को आप ही आप सत्य समझ कर जीवात्मा को निश्चय दिलाती है॥

देखी भाली वस्तुएं जो मनुष्य को हानि लाभ नहीं पहुंचासक्ती जब अं धेरे में दृष्टि आती हैं उन को भूत प्रेत जिन्न शहीद देवता समझती है और जीवात्मा को इनके भयंकर रूप और डरावने शब्द का निश्चय दिला ती है॥

४- हाफ़िज़ा

४- हाफ़िज़ा यानी स्मरण शक्ति— जिसतरह हिस मुश्तरिक का रक्षक दफ़्तर ख्याल है उसी तरह इस मन्द मति शक्ति का रक्षक दफ़्तर स्मरण शक्ति है यानी संशय शक्ति के ज्ञान को अपने देख भाल में रखनेवार यही शक्ति है और संशय कार्य रोक देने पर यह भी अपने कर्म से बन्द होजाती है॥

सुखवर्ती शक्ति जिस का ज़िकर अभी होनेवाला है उस पदार्थ का वर्ण रूप अंगआदि मालूम करके रिपोर्ट देती है ॥

अभ्यासी को चाहिये कि आखें वन्द करके अभ्यासारंभ करे या क्रास्टिल पर नज़र जमा कर निगाह बाज़ी करे जिस वक्त मंज़ूर यह हो कि केवल क्रास्टिल ही दृष्टाग्र रहे तो चाहिये कि अपनी आंखों के सामने से सब वस्तु उठा दी जांय यह ज़रूरी बात है इसकी समाधानी करना उचित है।

अय अज़ीज़ यह पांच बहिर्शक्ति हैं जिनपर दुनियां का आधार्इनका मसंबंधित है सिवाय इसके पांच अंतः शक्ति हैं जो इनसे बढ़कर जीवात्मा को क़ैद रक्खे हुए हैं मुमकिन है कि चन्द मिनट के लिये तुम जीवात्मा को इनके बंधन से मुक्त रख सको मगर जिन प्रबलों का हम अब ज़िकर करने वाले हैं वह सिवाय हमारे निश्चित उपाय के और किसी यत्न से क़ाबू में आने वाले नहीं हैं॥

अन्तष्करणेन्द्री ५

१- हिसमुश्तरिक- आंखों के दोनों तारों के ज़रा फ़ासिले पर कपालमंडल के मध्य किंतु ठीक सामने दो सलीबी रेखाओं के मिलान बिन्दु पर यह शक्ति उत्पन्न की गई है पांचों बाह्येन्द्रिय के सब प्रेरित वृत्तांतों की लेने वाली भी कुव्वत है जीवने जिन वृत्तान्तों को स्वीकृत किया है उनको एक रक्षक शक्ति को सौंपती है।

यह शक्ति ऐसी प्रबल नहीं है कि वह जीवात्मा की आरज़ूय छीन सके जिसवक्त बाहर की शक्तियां अपने कर्म से रोक दी जाती हैं तो यह भी निकम्मी बन्द होजाती हैं इसवास्ते इसके वश में लाने के उपाय केवल वही हैं जो पांच बाह्येन्द्रिय के रोकने के लिये बतलाये गये हैं ॥

२-ख्याल

२-ख्याल- ख्याल बाह्य पांच शक्ति के वृत्तांत के लेने वाली हिस मुश्तरिक है और इन वृत्तांतों को अपनी रक्षा में रखने वाली यह शक्ति है जो ख्या

श्रोत्रबंधन से मुक्त करने के लिये अभ्यास के समय हलका राग या कोई स्वरीला बाजा निश्चय करते सूफ़ियों ने हलका और सुहावना राग या स्वरीला बाजा इसलिये निश्चय किया है कि जब अभ्यासी अपने अभ्यास से निश्चिंत होकर जागें तो उनके शिष्यों को चाहिये कि भक्त संबंधी के राग गुरु को सुनावें ॥

यह इन दूरदर्शि सूफ़ियों ने इसलिये निश्चय किया था कि अभ्यासी जिस वक्त समाधि से जागता है उसके मन पर अति दुःख पछितावरे ज ग़म और साधारण प्रकार की बेकली होती है जिस वक्त राग गाये वजाये जाते हैं दुःखादि किसी क़दर उनके घट जाते हैं और मन कुछ समय के पीछे संभल जाता है अगर्चे उस वक्त बहुधा सूफ़ियों का बर्ताव यों भी है कि वाक्य विनोद की सभा विना गाने वजाने के शोभा नहीं पाती परंतु हम को इस बात के कहने में विचार नहीं होसक्ता कि विधि अच्छे फल पैदा करने वाली नहीं है ॥

पांचवीं [illegible] प्रबल

५-चक्षु- चक्षु शरीर के बहिर्भागों और शरीर के बहुधा भीतर के भागों में अति श्रेष्ठ और नित्य कार्य वाहक अंग नेत्र है जब यह अंग निकम्मा हो जाता है तो चाल ढाल में ऐसा भेद होजाता है कि विचार के साथ चलने पर भी औंधे सीधे चित पट गिराकरते हैं और हाथ पांव टूट कर लंगडे लूले होजाते हैं यह ऐसा कोमल भाग है कि इसके भीतरी बाजे भाग सूक्ष्मदर्शी यंत्र विना नहीं दिखाई देते जिस वक्त सूक्ष्मदर्शी यंत्र लगाकर इस पर नज़र की जाती है तो बनिस्बत साधारण दृष्टि से अधिक विचित्र पदार्थ दिखाई देने लगते हैं जिस वक्त कोई पदार्थ आंखों के उभरे हुए डेलों के सन्मुख जो आइने के मानिंद साफ़ और चारों तरफ़ से चौकटों में जड़े हुए हैं आती है उसका प्रतिबिंब इस तरह पड़ता है कि स्याह वृत्त के केन्द्र पर मूर्त्ति बनजाती है उस वक्त अंदर की एक सन

कठिन होजाता है अगर वायु आपही आप बलात्कार से जावे भी तो उस वक्त हवा की चोट से मुंह फिर जाता है या दोनों हाथ कपड़े से दोनों घ्राणों को बन्द कर देते हैं अगर सुगंधादि का ज्ञान न होना शरीर सड़ा करते कोई उनको जलाना गाड़ना नहीं और सड़न की दुर्गंधि हवा को बिगाड़ देती अभ्यासी को ऐसी जगह अभ्यास करना वाजिब है जहां किसी प्रकार की सुगंध दुर्गंध न हो जो लोग कपड़ों में अतर लगाते हैं या कान में अतर का फोहा रखते हैं उनको प्रथम स्नान करना और फिर सादे कपड़े पहिरना चाहिये अभ्यास के पीछे अधिकार है सर में सुगंधित तेल डालें या अतर मलें वरने प्रबल वश में न आवेंगे॥

चौथी ओर इन्द्रि पवूल

४-श्रोत्र- दायें बायें आंखों की ओट में कान के दो ऐबी बलदार सूराख हैं जब कोई चीज़ दूसरी चीज़ पर रगड़ते हैं उस का धक्का हवा के अणुओं पर लगता है यह धक्का अपने पास के वायु के अणुओं को धकियाते हुए अब कान के अंदर झिल्ली पर असर करते हैं तो उस वक्त उस धक्के की जीवात्मा को खबर होजाती है मंजूरी मन भावनी और सुहावनी आवाज़ सुनने को जीवात्मा कान लगाकर सुनते हैं जब इच्छा नहीं होती तो उपाय इस बात का किया जाता है कि किसी प्रकार यह आवाज़ सुनाई न दे-इस दुर्भाग्य जीव को अपने पराओं के दुख सुख का हाल सुनना इन्हीं कानों के प्रताप से हासिल है॥

अभ्यासी को चाहिये अभ्यास के समय ऐसा स्थान निश्चय करे जहां किसी प्रकार का शब्द न हो खाली मकान सन्नाटे का आलम हो किसी २ आलिमों का खयाल है कि हलका राग और महीन आवाज़ का बाजा अभ्यास के समय लाभकारी निश्चय करते हैं इस बिना पर बाज़ सूफिउलमज़हब वाक्यविनोद के जलसों में सितार तंबूरा इत्यादि ज्ञान श्रोत्र से सुनते हैं अगले सूफ़ी ऐसे अज्ञ न थे कि वह जीवात्मा को

दूसरी रसनेंद्रिय प्रबल

२- स्वाद- जिह्वा के बाहरी तल पर एक पतली सूक्ष्म रसीली झिल्ली ऐसी मढ़ी गई है कि जब कोई वस्तु वहांतक पहुंचती है वह लुआब रहित और मुंह की गरमी पाकर नरमी पर आजाते हैं या उसके अलग २ अंग होके रपतले होजाते हैं और जब यह ज़र्रे अर्थात् रेणु उस रसीली झिल्ली से मिलते हैं तो वह तुरत यह जानलेती है कि इसका स्वाद कैसा है स्वाद मीठा कड़वा कसेला फीका तीखा नमकीन इत्यादि यह मामूली स्वाद हैं और जानने के बाद यह रसनेन्द्रिय भी जीवात्मा को रिपोर्ट देती है फिर अगर आज्ञा हुई कि लेलो तो जिह्वा ग्रहण करने लगती है और अंदर दाखिल होने के लिये रोकती नहीं और जो आज्ञा हुई कि हम को नहीं रुचती तो क्या संभव कि रत्ती भर तो भीतर चली जावे॥

अभ्यासी को चाहिये कि अभ्यास से पहिले अपना मुंह खूब शुद्ध करले अगर दांतों की जड़ में या इधर उधर कोई अणु छूटगया हो तो वह अभ्यास में विघ्न डालेगा॥

तीसरी घ्राणेन्द्रिय प्रबल

३- घ्राण- जब किसी वस्तु पर सूरज की किरणें पड़ती हैं तो वह गरम होजाती है अगर पतली हो तो उसके अतिसूक्ष्म भाग जिनको अणु कहते हैं गरमी पाकर स्थूल से सूक्ष्म और फिर सूक्ष्म से हवा में समाये रहने के योग्य होकर ऐसे हलके होजाते हैं कि जिधर हवा उड़ालेजावे उधर उड़ने लगते हैं।

जब किसी वस्तु के अणु हवा में मिलकर नाक के सोतें अन्दर पहुंचते हैं घ्राण उसकी सुगंध दुर्गंध को जानकर जीवात्मा को रिपोर्ट देती है अगर वह अणु अहलीक समझे जाते हैं तो आज्ञा होती है कि तुरंत खींचो फिर नाक के घ्राण मज़दूरों की भांति माल इधर से उधर रवाना करते हैं जो पसन्द नहीं रुचती तो वह ऐसे मुरझ जाते हैं कि फिर उस माल का भीतर जाना

ज्ञात करती है जब कभी ऐसी वस्तु से मिलती है जिसका आकर्षण करना जीव को मंज़ूर है तो यह फैल जाती है और अगर मंज़ूर न हो तो फ़ौरन सुकड़ जाती है तुम हमेशा देख सक्ते हो कि जब अंदर गरमी हो बाहर सर्दी या अंदर सर्दी बाहर गरमी तो पट्ठो में आकुंचन प्रसारण उस वक़्त तक ज़रूर रहता है जब तक अंदर बाहर की गरमी सरदी की तुल्यता न होजावे अगर क़ानून देवी अपनी हिकमत पर लिहाज़ न करता तो किसी को गरमी सरदी का ज्ञान न होता कभी आग में जल भुन कर भस्म होजाते कभी बर्फ़ व पाला वग़ैरा की सर्दी में जिस्म अकड़ कर तख़्ता बन जाता चूंकि इल्म मक़नातीस हैवानी व रूहानी अभ्यास कर्त्ता के लिये ज़रूर है कि दस इन्द्रिय के रिपोर्ट देने वाले को वश में लाये जावें इस वास्ते इनको यह सबक़ याद रखना चाहिये कि वह अभ्यास के समय अपने शरीर से कोई गरम सर्द या कोमल कठोर वस्तु मिलने न दें पहिरने के कपडे हमेशा मुलायम और विना कल्प रहें और ढीले ढाले हों और इस आराम के साथ लेट कर अभ्यासारंभ करें कि जब तक अभ्यास करना अभीष्ट है करवट बदलने न पड़े अभ्यास के समय पेट भरा न हो किंतु पेट भरे की गरगर डकार या अधो वायु के निकलने पर त्वगिंद्रिय रिपोर्ट करेगी और काम न बनेगा भूक से मन की व्याकुलता का रूप है ऐसे समय में जब आस पास की रतूबतें आमाशय में उतरती हैं उस वक़्त भी यह त्वक् आमाशय के भोजन दिलाने के लिये लगातार रिपोर्ट करती है।

जो लोग आठ बजे रात्रि के खाना खा लेते हैं उनके लिये १२ बजे रात्रि से लेकर सुबह के ६ बजे तक ठीक वक़्त है मगर जो लोग शब में जागने से बेचैन रहते हैं उनको इस वक़्त की पाबंदी हानि कारक है यह नियम याद रक्खो कि एक वक़्त के खाना खाने के चार घंटे पीछे से लेकर दूसरे खाने के तीन घंटे पहले तक काम का वक़्त है अभ्यासी को चाहिये इस नियम पर बर्त्ताव रख कर जो वक़्त चाहे तजवीज़ करे॥

खोशा नसीब उन लोगों के जो इस मरणान्नवंधन से मुक्त हैं कि जब चाहते हैं दशेन्द्रिय की रिपोर्ट सुन लेते हैं और जब ज़रा मन उच्चाट हुआ दूसरी दुनियां की सैर से मन बहलाते हैं या परमेश्वर की अन्वेषण में जीवन धन अर्पण करते हैं ॥

अय अज़ीज़ यकीन जानो कि जीव की हक़ीक़त और आत्मा का तत्व और दोनों का परस्पर संयोग यह ऐसा कठिन झगड़ा है जो केवल मामूलान इल्म मकनातीस है वानी व रूहानी खुद समझ सक्ते हैं औरों को समझना मुशकिल है मगर हम जिस वक्त इस्प्रिचुलिज़्म के हक़ाइक़ से आत करेंगे उस वक्त इस भेद की पूरी खबर देंगे इस वक्त हम को केवल यह मंज़ूर है कि तुम को दशेन्द्रिय के तत्व से ज्ञात किया जावे क्योंकि इन्हीं विरोधियों को बश में लाकर उक्त विद्या के उत्सुक दैवी शक्ति के दिन दूने रात सवाये और नये नये स्वांग देख सक्ते हैं दिखा सक्ते हैं हम अगले महीने में स्वयं अवस्था पैदा करने के क़वायद वर्णन करेंगे ।

प्रथम प्रबल त्वक इन्द्रिय

त्वक् एडी से चोटी तक अन्दर वाहर यह प्रवलता फैली हुई है अगर्चि तमाम शरीर में व्याप्त है तो भी शरीर के किसी २ भाग में न्यून है यथा एडी में अतिन्यून है इसके विपरीत उस तलुवों में ज़ियादा मौजूद है देखो एडी स हलाने पर असर नहीं होता तलुओं को गुदगुदाने पर कभी २ बेहोश होश में आजाते हैं इसी तरह मरद व औरतों की लिंग गुदा के स्थान में या मर्द व औरतों के जंघा में यह त्वक शक्ति अधिक दरजे बढ़ी हुई है कि इस जगह के छूने छेड़ने से कामियों के विषय भोग को दिल चाहने लगता है और देखिये नीचे की निस्बत ऊपर के भाग कांख में गुदगुदी करने से रोते हंसने लगते हैं इसी तरह अंदरून जिस्म जब कहीं विषम होके पित्त आदि अनुचित कार्य करता है यही त्वगिन्द्रिय फ़ौरन जतला देती हैं इस त्वक की सेवा हर एक चीज़ की कठोरता कोमलता समता विषमता उष्णशीत

कर्म्मेंद्रियोंकाबयान

इन्सानी ढांचा दैवी पुतला कठपुतली का तमाशा और भानमती का स्वांग है एड़ी से लेकर चोटी तक अन्दर बाहर दैवी शक्तिने नया खेल दिखाया है रुयें रुयें पर कूट कूट कर गुण भरे हैं जिस खाकी पुतले को देखो रंग रूप में अकेला और आन बान में जगत से निराला कोई धर्म्म कर्म्म के रंग पर मस्त है जिन का गुज़र इश्क़ के कूचे में हुआ वह शायद मक़सूद पर जान खपाने के लिये हर दम उद्यत है जो सादा आंख से हज़रत इन्सान को देखते हैं वह इन को न मालूम क्यों इस क़दर बड़ा समझते हैं लेकिन जो वह सूक्ष्म दर्शी जो हिये की आंख पर इल्म मक़नातीस हैवानी व रूहानी की ऐनक लगाकर नज़र करते हैं तो सिर्फ़ यह दृष्टि में आता है कि यह हज़रत इन्सान मन मौजी स्वाधीन देखते भालते इधर इस तरह आ निकले कि अब घर को भूल गये इसलिये भूत प्रेतों के समान देस देस में मारे फिरते हैं जब तक धनी के सिर रहे सदा बोल बाला रहा और जब ईश्वर से आंख चुराकर उसकी सेवा से जान बचाकर दैव शक्ति के और र हीलेमतवालों का दर्शन करने लगे तो फिर यह गति हुई कि अब कोड़ी २ को इच्छामान अप्रतिष्ठित आपत्ति युक्त और निराशा की भर मार इन की आपत्ति का सार यों समझना चाहिये कि जो चाहते हैं मिलता नहीं जो नहीं चाहते बहुधा प्राप्त है इसकी वजह यह है कि मनुष्य दशेन्द्रिय आदि की टेहलों का देखते भालते हैं दिन राति मग्न रहते हैं वरने उनकी यह गति हरगिज़ न होती दशेन्द्रिय का यह हाल कि दम भर के लिये नफ़्स नातिक़ा को बेकार नहीं रहने देते अन्दर बाहर जहां कोई कर्म हुआ उन्हों ने फ़ौरन रिपोर्ट सुना दी और इस दुर्भाग्य ने औंधी सीधी विधि निषेध उसी दम आज्ञा देदी ॥

नियम

१- यह रिसाला प्रतिमास को १५ तारीख़ को प्रकाशित होता है-

२- वार्षिक मूल्य डाकव्यय सहित ३) पूर्व और पश्चात् ५) रु॰ है परंतु ब्रह्मज्ञानी और हज़रत सूफ़िया को विना मूल्य अर्पण होगा।

३- समाचार पत्र के सम्पादकों को बदले और रिमार्क की आशा पर भेजा जाता है-

४- जो महाशय इस आठवें रिसाले को लेकर ख़रीदारी से इनकार करें वे कृपाकर पिछले सातों रिसाले प्राप्त का मूल्य फ़ी रिसाला ।) के हिसाब से दफ़ा ६ जिल्द १ नम्बर २ तारीख़ १५ अक्टूबर के रिसाले के अनुसार भेज दें।

५- जिन महाशयों से मूल्य धन तारीख़ ख़रीदारी से तीन मास के भीतर आवैगा वे पूर्व देने के योग्य जाने जांयगे और तीन मास के पीछे भेजेंगे वे पश्चात जाने जावेंगे

६- जिन महाशयों को पिछले रिसालों की ग्राहकी हो तो प्रति रिसाले ।) डाकव्यय सहित भेज कर ख़रीद सक्ते हैं।

७- चिट्ठी पत्री पेड के द्वारा और उत्तर के लिये जवाबी कार्ड केवल सम्पादक के नाम से निम्न लिखित स्थान पर भेजें॥

मिर्ज़ा बाक़र हुसेन सम्पादक रिसाले नियाज़मन्द

ज़ीन खाना बाग़ मिर्ज़ा साहब शहर आगरा

रिसाले

दयाग़ मन्द

आठवांनम्बर　　　　१ जिल्द

१५ अपरैल सन् १८९१ ई०

जिसमें जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरज़्म के
द्वारा विद्यासंबंधी विषय और प्रबंधों का अनुसंधान है
जिसको मिर्ज़ा बाक़रहुसेन ने ग्यारह बर्ष की परीक्षा के
पीछे अपने मित्रबर्गों की प्रेरणा से
सर्वजनोपकारार्थ शुद्ध उर्दू और प्रचलित हिंदी
भाषा में प्रकाशित किया

एक नये विद्यावान मामूल ने दशेन्द्रियों के लाभ से
ज्ञान किया है और शिक्षा दी है कि जीवात्मा को
इनके सदैव बंधन से यों मुक्त करना
चाहिये

आगरा
मुहल्ले हकीमगली मतबअ़ एजाज़ मुहम्मदी
में छापा गया

رسالہ

نیازمند

جلد ۱ ۵ مئی سنہ ۱۸۹۱ء نمبر ۹

دربارہ عام تحقیقات علمی مسائل و مضامین بذریعہ عام معقبا لمیس جسمانی و روحانی

جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیز احباب کے اصرار کرنیکے سبب اور نیز بنظر رفاہ عام شایستہ اُردو اور مروج ہندی مین شایع کیا

اس رسالہ مین ایک ناخواندہ شریف بی بی نے حالت عمل مین یہہ سبق دیے ہین۔ کرسٹل کا بیان۔ طریقہ استعمال۔ اور حالت بذات خود پیدا کرنیکے لئے مجرب دو طریقے

در مطبع نیازمند آگرہ طبع شد

ضوابط

۱- یہ رسالہ ہر مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

۲- قیمت سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک صرف ۲ روپے اور مابعد ۳ روپے لیکن بعض پرچے گیانی یا حضرات صوفیہ کی خدمت میں ہر ماہ بلا قیمت ارسال ہوتا ہے

۳- اڈیٹران اخبار کی خدمت میں بامید تبادلہ بغرض ریویو ارسال ہوتا ہے

۴- جو یہ لوگ پہلا رسالہ لیکر خریداری سے انکار کریں وہ ازراہ عنایت ۹ نمبر رسالہ نیازمند وصول شدہ کا ندر قیمت فی رسالہ ۳ آنہ کے حساب سے ۲ روپے بموجب دفعہ ۲ رسالہ نیازمند جلد اول نمبر ۲ تا نمبر ۱۵ اکتوبر پیشگی ڈاک

۵- جن صاحبوں سے زرقیمت تاریخ خریداری سے اندر سہ ماہ وصول ہوگی وہ پیشگی خیال کیجائیگی اور بقیہ ماہ بعد

۶- جن صاحبوں کو پچھلے رسالے خریدنے منظور ہوں فی رسالہ ۳ آنہ معہ محصول ڈاک پاس اڈیٹر کے بھیجکر خرید سکتے ہیں-

۷- خط کتابت بذریعہ پیڈ اور جواب طلب خطوط کے لئے جوابی کارڈ بنام اڈیٹر ذیل کے پتہ سے آنا چاہئے

نیازمند

مرزا باقر حسین اڈیٹر و منیجر رسالہ نیازمند- زین خانہ - باغ مرزا احمد بیگ شہر آگرہ

اشتہار

مطبع ستیہ پرکاش واقع آگرہ محلہ کچہری گھاٹ میں باہتمام پنڈت جوالا پرشاد گوشواڑہ ... ویدکی شرح سنسکرت و بھاشا میں دوا رشتہ میں چھپنا شروع ہو گیا ہے - ... چھپ رہا ہے - قیمت حسب تفصیل ذیل ہے -

یجر وید سنسکرت ٹیکا - سام وید ماہوار بطور مخزن چھپ رہا ہے - موری رشتہ حصہ اول و دوم - گیتا ... کا دیانند

قیمت سالانہ

مت کھنڈن ۳ - مہابھارت سنسکرت اردو ۱۳ - ہری جنس سنسکرت اردو للعہ - بھگوت گیتا مع شرح ... ۱۲

کرسٹل کا بیان

صاف شفاف اور پہلودار چیز کو انگریزی زبان مین کرسٹل کہتے ہین جو کرسٹل علم مقناطیس حیوانی و روحانی مین بکار آمد ہے وہ بلور کی قدرتی بجرم ٹکڑے سے بنایا جاتا ہے

بعض نا تجربہ کار عامل کسی دہات کے ٹکڑے کو پہلودار گڑھوا کر رانگ پارہ یا چاندی کی گہری قلعی کرا لیتے ہین اور جب تجربہ پر بیکار اور نکما ثابت ہوتا ہے تو پھر حماقت کے مارے اس علم کو جھوٹھا کہہ بیٹھتے ہین

اے عزیز علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی حالت پیدا کرنیکے لئے جو کرسٹل خاص مقدار کی مدد دیتا ہے ہم اوسکو بتلاتے ہین

دیکھو بلور ایک قدرتی معدنی سفید رنگ کا پتھر ہے جسکو کانچ یا آئینہ سے بہت مناسبت ہے اگر بلور کا کنارہ ترچھا کرکے دیکھو تو وہ سفید پھٹکری سے زیادہ اجلا صاف روشن نظر آوے گا لیکن کانچ کا کنارہ ترچھا کرنیسے کسیقدر نیلگون معلوم ہوگا اگرچہ بلور اور آئینہ مین اور اور قدرتی فرق بہی ہین مگر ہمنے یہہ ایک آسان اور صحیح طریقہ ایسا بتلایا ہے کہ ہر شخص جو کرسٹل بنوانا چاہے اسطرح خرید کرسکتا ہے کہ دوکاندار دہوکا نہین دے سکتے

بلور کا بڑا ٹکڑا اگر سورج کے سامنے کرکے دیکھا جاوے تو اوسکے بعض حصہ مین چمک دمک معلوم ہوتی ہے اور کہین کہین چھوٹے چھوٹے ٹیڑھے سپید سے خط نظر آتے ہین جس حصہ مین چمک دمک زیادہ ہو اور ٹیڑہے سپید سے خط نظر نہ آوین وہ بکار آمد ہے اور وہ کسیقدر تلاش سے بہی ملتا ہے اور مہنگا آتا ہے اور یہی حصہ بجرم کہلاتا ہے

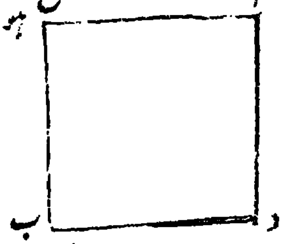
ایسا بجرم حصہ اگر ملجاوے تو خیر ورنہ کسی بہت بڑے ٹکڑے سے صاف کٹوا کر سان والون کو دینا چاہیئے تاکہ ہماری ہدایت کے مطابق پہلودار بنادین

سان والے کو ہدایت کرنا چاہیے کہ وہ پہلے اوسمین چھہ ضلع بناوے ایسا کہ وہ طول عرض مین

باہم برابر ہون یعنی چھہ ضلع ایسے تراشے گئے ہون کہ ہرایک کا طول وعرض دوسرے ضلع کے طول وعرض کے برابر ہو

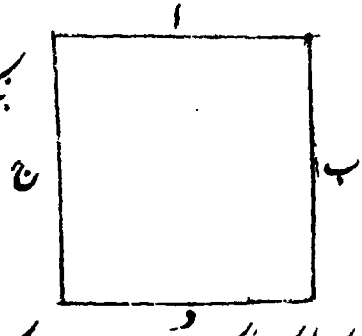
مثلاً فرض کرو کہ الف سے جیم تک جسقدر طول ہے اوسیقدر اسے د تک عرض ہے اور جسقدر اسے جیم تک یا ب سے د تک طول ہے اوسیقدر اسے د تک اور ج سے ب تک عرض ہے

اسلئے مربع کا طول عرض مساوی ہونے کے سبب یہہ مربع



مربع متساوی الاضلاع ہے۔ اسیطرح اول دوم سوم باقی کے تین ضلع بھی برابر ہونا چاہئے جسوقت سان والاس آلہ کو اسطرح بناوے کہ تلے اوپر اور ہر چہار طرف کے چھہ ضلع بالکل ہموار اور برابر سطح پہ چکنے صاف شفاف نظر آوین اور باہم طول وعرض ایسا برابر ہو کہ پرکار سے ٹھیک ٹھیک جانچ ہوجاے تو پھر اس مربع کو یون تراشو کہ پورے مربع مین چودہ نوکین پیدا ہوجاوین

فرض کرو کہ یہ مربع بنکر تیار ہوا



اسکے ہرایک اوپری چار ضلعون کے ٹھیک ٹھیک بیچ مین چار حرف لکھے ہوے ہین اگر الف سے ب تک اور پھر ب سے د تک اور پھر ج سے د تک سیدھے خط مین تراش دیا جاوے تو ہرایک گوشہ مین ایک مثلث مساوی الاضلاع بنجاوے گا اسلئے اوپر کے حصہ مین آٹھہ کونے بنجاوینگے

پہر جسطرح اوپر چار مثلث بنائے گئے ہین اسیطرح چارون زاویون کو کاٹ کر مثلث مساوی الاضلاع بنائے جاوین تو صرف چہہ گوشے بنگے اور بعد تیاری کے کل اون مربع ہین ہوا نوکین بنجاوینگی اس آلہ کی شکل یہ ہوگی کہ اوپر نیچے اور چہار طرف سب ملا کر آٹھ مثلث مساوی الاضلاع اور ہر ایک گوشہ پر ایک ایک مثلث مساوی الاضلاع

اے عزیز اس آلہ کی تیاری کے لئے یہ شرائط یاد رکہو ورنہ دام رائگان جاوینگے

اول بلور قدرتی صاف شفاف اور بلا جرم ہو

دوم چاہئے صرف مساوی الاضلاع ایسا بنایا جاوے کہ طول عرض برابر ہی سطح ہموار ہو اونچا نیچا ذرا نہو

سوم ہر ایک ضلع طول مین بقدر ایک گرہ اور عرض مین بقدر ایک گرہ سے کم نہو اگر زیادہ ہو تو زیادہ مفید ہے

چہارم ہر ایک مثلث مساوی الاضلاع ہونا ضرور ہے

پنجم گوشہ یا کونہ ہر ایک مثلث کا سوئی کی نوک کے مانند مہین ہو

ششم لہسن پیاز مچہلی یا چکنائی کے آلودہ ہاتہ سے اسکو چہونا نچاہئے

ہفتم اگر بد احتیاطی سے ہاتہ لگجاوے یا کہلا رہنے کے سبب میلا ہوجاوے تو ہاتہ مین کمل یا اون الیپٹ کر بہگوئے ہوئے اور پیسے ہوئے چاولون سے ملکر صاف پانی سے دہونا چاہئے

ہشتم جب ضرورت نہو تو اس آلہ کو چوبی صندوقچہ مین رکہنا چاہئے جسکے اندر اوپر نیچے اور چارون طرف ریشمی یا اونی کپڑا منڈہا ہوا ہو

نہم اس آلہ کو بقفل رکہنا چاہئے اگر کوئی معصوم بچہ یا نازک دماغ کم عمر عورت اوسکے خوشنما رنگ کو دل لگی

دہم سے پندرہ ۱۵ منٹ تک نظر جماکر دیکہے گی تو بیہوش ہوجاویگی اور عجب نہین ہے کہ اگر اوسوقت کوئی مقناطیسی علاج نکیا جاوے تو وہ بچہ یا وہ عورت جان سے ماری جاوے یا ہمیشہ کے لئے پاگل ہوکر زندگی بسر کرے

اے عزیز اگر ہماری ہدایت کے مطابق احتیاط کیجاوے تو یہ آلہ ساری عمر کام دیگا ورنہ بے احتیاطی سے برکہار ہا تو جو صلاحیت اس تراش و خراش سے پیدا کیجاتی ہے وہ کچہ وقت مین جاتی رہیگی اور ضرورت پر یہ آلہ کام نہ دیگا

اسبق اول

خواب مقناطیس پیدا کرنیکا مجرب اول طریقہ

جسوقت حالت بذات خود کرنی منظور ہو آرام چوکی پر لیٹ کر اور ہاتھ پاؤن ڈھیلے چھوڑ دو دونون ہاتھون کو چوکی کے دونون بازوؤن پر رکھو اور پاؤن پھیلادو پاؤن مین موزے پہنے ہوے ہو تو اوتارلو

آنکھون کے سامنے گول سادہ بے رنگ چوبی میز پر قلعی دار کٹورہ اوندہا رکھو اوسکے ٹھیک بیچ مین کرسٹل رکھو اور اوسکے کسی خاص گوشہ کو جہان آنکھونسے نگاہ جما کر دیکھو جسوقت کرسٹل مین مختلف خوشنما رنگ نظر آوین اونکی طرف دہیان ندو بلکہ اپنی آنکھ صرف گوشہ پر جمی رکھو اور جو خیالات دماغ مین پیدا ہون اونپر توجہ نکرو اور نہ یہ ارادہ کرو کہ یہ پیدا نہون

جسوقت آنکھون کے پپوٹے بھاری معلوم ہون یا لعدسے بوجہل ہونے لگین دل [illegible] ہو یا دکھائی دے یا نیندکی آمد آمد ہو طبیعت کو ذرا نہ روکو نہ ان نشانیون کے ظاہر ہونیسے پہلے آنکھ بند کرو

جسوقت بدن بوجہل اور آنکھین بھاری ہوسے پر آنکھین خود بخود جھپکنے لگین اپنی طبیعت کو سبھالو آنکھون کے کھلا رکھنے کے لئے کوشش کرو اگر آنکھین آسانی سے کھلنے لگین بدن ہلکا ہوجاوے تو یقین جان لو کہ اسوقت تک کی سب کارروائی ٹہیک تہی اور جو دیکھو کہ سنبھالے سے طبیعت نہین سنبھلتی آنکھین بند ہوئی جاتی ہین نیند چلی آتی ہے تو جان لو کہ کرسٹل سے نگاہ بازی کرنیمین ایسا اثر پیدا ہوا کہ اسکو تم نہین روک سکتے

ای عزیز- جسقدر طبیعت بھاری اور نیند کا غلبہ دیکھو اوسیقدر زیادہ کوشش کرو کہ ہم کسیطرح اثر کو روکین اور خواب مقناطیس کی حالت واقع نہونے دین لیکن دل مین یہہ خواہش بنی رہے کہ کرسٹل کا اثر ہمپر ہو کہین یہ ارادہ مت کرنا کہ کرسٹل کا اثر ہمپر نہو یا نگاہ بازی اسطرح کرو کہ دیکھین کسطرح کرسٹل ہمپر اثر کرسکتا ہے کیونکہ کرسٹل کا اثر روکنے کے لئے کوشش کروگے تو اثر نہوگا اور تمہارا وقت ضایع جائیگا

اے عزیز - کیا تم کہہ سکتے ہو کہ روکنے سے اثر نہونیکے سبب کرشمل کام کی چیز نہین

دیکھو

اگر کرشمل سے نگاہ بازی اسلئے کیجاوے کہ ہم اوسکا اثر ہونے نہ دینگے اور جب اثر پیدا نہو تو نتیجہ نکال لیا جاے کہ کرشمل کوئی شے نہین ہے یہ حماقت کا سودا اور یہ جھوٹ ایمان ہو

تمہارے روکنے سے کرشمل کا بے اثر ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ مقابلہ کرشمل کے تمہاری ذات مین قوت زیادہ ہے کہ ہم کرشمل کا اثر واقع ہونے نہیں دیتے

جب ضعیف القوی قوی آدمیون کو زیر نہ کر سکین تو کیا یہ ظاہر ہوگا کہ ضعیف القوی حقیقت مین سرے سے قوت ہی نہیں رکھتے - نہیں - بلکہ یہ ظاہر ہوگا کہ ضعیف القوی ایسے کمزور ہین کہ وہ اپنے سے قوی لوگونکو دبا نہیں سکتے اون کے جسم پر اپنا قدرتی اثر نمایان نہین کر سکتے

اسمین ذرا بھی شک نہین کہ کرشمل جیسا ہے جتنا بڑا اور جیسا ہے جسطرح بنایا جاوے اگر تم چاہو کہ اوسکا اثر تمپر نہو تو نہوگا کیونکہ قدرتا اوسکو تمہارے مقابلہ مین ضعیف الاثر بنایا ہے

دوسرے اگرچہ وقت نگاہ بازی کیجاوے اور جب کندے بھاری ہون آنکھین جھپکنے لگین نیند معلوم ہونے لگے اوسپر کوشش کرو کہ یہ قدرتی تاثیرین جاتی رہین اور آیندہ پھر اوسکا اثر نہو جاے تم روک دو پھر یہ بھی ہوگا کہ کسی قدرتی تاثیر کو اوسوقت کی تاثیر نے جبکہ اوس نے پورا ضبط نہین کیا تھا تو وہ قدرتی چیز اپنا اثر نمایان کر رہی تھی اور ہنوز تمام نہوا تھا کہ تم نے روک دیا

اس سے تم کیونکر ثابت کر سکتے ہو کہ کرشمل بے تاثیر ہے جہان اور قدرتی قانون ہے وہان یہ بھی قدرتی بات ہے کہ دوران سلسلہ تاثیر مین عموماً ہر ایک چیز کی قدرتی تاثیر رک سکتی ہے •

کیا یہ سچ نہین ہے کہ جب زہر نے پورا اثر کر لیا ہو تو اوسوقت اوسکا تریاق اوسکو بے تاثیر کر سکتا ہے اگر ہلکا معمولی زہر اسطرح دیا جاوے کہ اوسکی قدرتی تاثیر کو نہ روکین تو وہ زہر بڑے بڑے زہرون کیطرح جان تک لے لے

غرضکہ ایسے ایسے توہمات پر خیال کر کے اپنی زندگی کا عزیز وقت ضایع مت کرو اور جسطرح ہم ہدایت کرتے ہین اوسکے مطابق کرو

اے عزیز - جب نیند کا غلبہ ہو بدن بھاری طبیعت کند بازو بوجھل اور سر مین گرانی معلوم ہو تو جہانتک

ہوسکے اس تاثیر کو روکو تاکہ تمکو یہ دو فائدے حاصل ہون

اول — آیندہ کو تم یہہ خیال نکرسکو کہ آج تک جو کچہہ ہوا وہ وہم سے ہوا

دوم — جسقدر تم طبیعت کو روکوگے اوسیقدر جسمانی قوت روکنے کی اثر ہوگی اور جسقدر جسمانی قوت بڑہیگی ہوگی اوسیقدر تمہارے بد نصیب نفس ناطقہ کو اوسمین سے آزادی ہوگی

سوم — اگر تاثیر ہوتے ہوئے آنکہین بند کرلی جاوین یا اوسکی تاثیر کو نہ روکا جاوے تو گمان غالب ہے کہ تمہاری نیند خواب مقناطیسی کی حالت ہو یا یہہ حالت خواب محض اور معمولی ہو پہر اگر اس خواب محض مین خواب خیال دیکہا تو کیا مطلب نکالیگا کوئی سوتے دن کو سپنے

ان ہی نقصان سے بچنے کیلئے تمکو کم از کم پانچ مرتبہ طبیعت کو روکنا چاہیئے

اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ حالت ہوتے پر کیا ہوتا ہے اور کیا کرنا چاہیئے

آنکہہ بند ہونے کے بعد کچہ وقت کے لئے آدمی دنیا مین سے محض بیخبر ہوجاتا ہے یعنی جسمانی قوتین کمزوری کے ساتہہ اپنا فعل کیا کرتی ہین پر نفس ناطقہ اونکی پرورش پر توجہ نہین کرتا

پہر ہوش ہوتا ہے جسکو مقناطیسی ہوش کہنا چاہیئے

اس ہوش کے ہونے پر تمکو چار پانچ منٹ تک زور دیکر آنکہہ کہولنا چاہیئے اگر آنکہہ کہل جاوے اور تاثیر کا سلسلہ جاتا رہے تو اوس روز کو موقوف کہو تا کہ طبیعت مضمحل ہوا اور اگر آنکہہ نہ کہلے اور دیکہو کہ سلسلہ جاری ہے تو اوسوقت دیکہو کہ کوئی روشنی ہمکو معلوم ہوتی ہے یا نہین اگر معدوم ہو تو جاننا چاہیئے کہ یہ حالت محض ہے جسکو بڑا سمادہی کہتے ہین ایسے موقع پر بیداری کے قواعد پر فوراً عملدرآمد کرکے بیدار ہوجاؤ کیونکہ اوس سے تمکو کوئی فائدہ نہین ہے

اگر روشنی معلوم ہوا اور وہ روشنی بہی چاند کیطرح اودی گول چکہ کی شکل پر سلیمانی کیفیت پر درمیان دائرہ کہین چہوٹے چہوٹے سفید تل کے مانند نقطہ نظر آوین تو جاننا چاہیے کہ یقیناً یہ کیفیت جاگتی کی شاہد ہے

اوس مبارک وقت پر جو روشن تل وہ نظر آوین اون پر اندرونی نگاہ جماؤ اور فوراً کچہ چہوڑدو

جب دوسرے قدم نظر آوین تو پہلا ان سے دوسرے دیکھو اسیطرح قریب کے چھوڑتے رہو
اور بعید پر نگاہ بازی کرتے رہو

اگر تم ہماری اس ہدایت پر عملدرآمد کروگے تو بتدریج ترقی مین تمکو عروج روحانی ہوگا اور طلسم قدرت
کے تماشے نئے نئے نظر آوینگے

جو لوگ اس مبارک علم سے شاہد مقصود کے ساتھ عاشقانہ برتاؤ کرنا چاہتے ہین اونکو یہ سبق یاد رکھنا
چاہئے کہ دوران ریاضت مین جو کچھ نظر آوے اوسپر ذرا نظر نکرین ورنہ جسقدر توجہ کرینگے اوسیقدر
کشش ہوگی اور کشش سے یہ ضرور ہوگا کہ مدت تک اپنا نفس ناطقہ جسم کے قید سے آزاد ہوکر جسم
سے تعلق توڑ دے اور جسطرح یہان قید کلب دنیا کا ہمہوتا اسیطرح وہان بھی اوقات ضایع کرتا رہے
جو لوگ شاہد مقصود پر اپنی جان قربان کرنیکے لئے ریاضت کرتے ہین اون کو نقصان نہین ہوتا
کیونکہ شاہد مقصود کا پتہ جلد نہین ملتا اور چونکہ طلسم قدرت کی چاہ دل مین نہین لہذا اشتیاق وہان
نہین اٹکنے دیتا بلکہ خود بعد از تلاش واپس آجاتا ہے اور پھر یہان سے رسد فراہم کرکے تلاش کرنے نکلتا ہے
ہم کو جسوقت پتہ ملجاویگا بیشک اوسوقت ہماری بازگشت نہوگی مگر اسکا افسوس کیا اوس سے
بڑھکر کون خوشی نصیب ہے جو شاہد مقصود کو پاکر اپنی جان اوسکے قربان کرے

ای عزیز خوب یاد رکھو کہ حالت بذات خود پیدا کرنا چندان بڑی بات نہین پر حالت بذات خود پیدا کرکے
دوسرے عالم آفرینش کی سیر آزادی کے ساتھ کرنا اور پھر خود بخود واپس آنا اسقدر مشکل ہے کہ اگر
ہماری ہدایت کے مطابق عملدرآمد نکیا جاوے تو غالب بذات خود سے بیدار ہونا مشکل ہی نہین
بلکہ صریح محال بات ہے

ای عزیز آسانی سے معلوم کر سکتے ہو اور جانتے ہو کہ یہہ منحوس دنیا ایسا نامعقول ناہموار عالم ہے
جہان ہر ایک شخص آج نہین کل اور کل نہین پرسون کسی نہ کسی مصیبت مین مبتلا ہوکر ضرور بیچین ہوتا ہے
بلکہ سچ یہ ہے کہ کوئی انسان مصیبت سے خالی نہین مہینون برسون کے بعد کبھی تو سنا ہوگا کہ ضلع
بہار مین فلان مرد نے خودکشی گوارا کرکے یہان کی مصیبت سے آزادی قبول کی دیکھو تو سہی

جو لوگ کسی مرض مین ونرات ہاسے واسطے کیا کرتے ہین وہ بھی آٹھہ پہر کی تکلیف سے بچنے کے لئے گوارا نہین کرتے کہ ٹوٹی ہڈی کے ریزے زنبور سے نکال لے جاوین یا پھوڑے مین شگاف دیا جاوے اگر پتا ہو تو تم روز مرہ معلوم کر سکتے ہو کہ راہ چلتے لوگ بازار کے کسی تماشہ کو دیکھتے مین اسقدر وقت ضایع کر دیتے ہین کہ مکانون پر اونکا بہت بڑا نقصان ہو جاتا ہے اور گو جانتے ہین کہ دیر لگانی مین یہ ہرج ہوگا تاہم میلے تماشے کی دل لگی اونکا دامن نہین چھوڑتی

اے عزیز ذرا انصاف سے کہو کہ جب تم ایسے عالم کی سیر کرنے لگو جسکو تمنے خواب مین بھی نہین دیکھا اور پھر دیکھا تو اسطرح کہ فکر و غم پاس نہین تو کیا ایسی موقع پر تمہاری جورو یہ کہکر بیدار کریگی کہ اوٹھو نہین تو مین رانڈ ہو جاؤنگی یا بیوی اوٹھو ورنہ مین خانہ برباد ہو کر مصیبت اوٹھاونگا کیا معصوم بچون کے باپ کے کان پر واویلا مچا کام دیگی کہ باوا جان اوٹھو نہین تو ہم یتیم ہو کر بہیک مانگینگے

اے عزیز واویلا کیا چیز ہے اگر حالت واقعی پیدا ہو جاوے پھر اگر کان پر بندوق کا فیر کیا جاوے یا آبلہ خیز پلستر لگایا جاوے یا ہاتھہ پاؤن کاٹا جاوے تب بھی معمولان علم کو خبر نہین ہوتی ہے تو کیونکر حضرت نفس ناطقہ ہون تو خبر ہو آواز دینے والے یہان پکار رہے ہین اور نفس ناطقہ کسی اور آفرینش سے دل بہلا رہے ہین اسکے مقابلہ مین تو آسمان و زمین کا فرق بھی کوئی بھاری فرق نہین ہے

ہم نے رسالہ نیاز مند کے اول نمبر مین درس دیا تھا کہ حالت خواب مقناطیسی مین جان کا خطرہ ہوا ہے اکثر ناتجربہ کار خریدارون نے تمہاری نسبت یہہ خیال کیا کہ اس حالت مین جان کا خطرہ نہین بلکہ اوڈیٹر نے اپنی عزت قایم رکھنے کے لئے لوگون کو جھوٹا خوف دلایا ہے

لیکن اگر اون ناتجربہ کار عاملون کے معمول خواہ عامل کے اثر سے ہون یا خود کرین مگر ذرا عالم ارواح کی سیر کرین تب ہم جانین کہ اونکے دل مین کیونکر ادہر لوٹنے کی خواہش ہوتی ہے

اے عزیز افسوس کی بات ہے کہ رسالہ نیاز مند کے پہلے نمبر دیکھکر بعض عامل معمول جان کا خطرہ سنکر اس مبارک ریاضت کو چھوڑ بیٹھے

ہم دلسوز ہو کر اون سے کہہ سکتے ہین کہ اگر وہ ہماری [illegible] فرصت کے وقت دل لگا کر دیکھین اور

اور آیندہ دیکھئے بہ میں ہدایت کے مطابق عمل کریں ہدایت کے موافق حالت عمل میں عملدرآمد کہیں تو جان کا خطرہ تاہم کو کبھی نہیں

بیداری کا طریقہ

ایسا قاعدہ جو تجربہ سے خطا نہ کرے وہ یہ ہے کہ دوران۔ بائنت میں جو چلہ انٹھاؤ اسکا واسطہ پر دل نہ لگاؤ اسے توجہ نہ کرے آنکھ پھیر کر نہ دیکھے بلکہ شاہد مقصود سے انکار رکھے اسباب کا یاد لانا ضرور نہیں ہے اگر شاہد مقصود کا پتہ بدیر لگیگا سبب انسان دنیا کے فرائض ادا کر لیگا اور طلسم قدرت کی نیرنگی پر دل نہیں سے کچھہ وقت کے بعد بازگشت کرے گا

خوب سمجھ لو اگر طلسم قدرت پر دل لگا یا تو جسطرح دل لگانے سے یہاں آکر مصیبت اوٹھا رہے ہیں اسیطرح اگرچہ جسم سے پرواز کر کے دوسرے عالم میں کچھ وقت تک رہ سکو مگر پھر اسی خواہش کے بدولت کشش ہو کر اس قید خانہ میں آکر رہو گے

اے عزیز- چاہے کسیکو شاہد مقصود کا عشق ہو تاہم اسکو ضرور ہے کہ وہ طلسم قدرت پر جان نہ کھپائے سرسری نظر سے دیکھنا کچھ مضر نہیں ہے

اس میں ذرا شک نہیں کہ جنکا دماغ تعصب اور رعایت قوم کی مہلک مرض سے بچا ہوا اور وہ آزادی کے ساتھہ ہر ایک کے ساتھہ دلسوزی کرنا تہذیب و رسائی کا جزو اعظم سمجھتے ہیں اونکو واجب ہے کہ اس عالم میں اگر اپنے پرائے سوال ایسے معلوم کیا کریں جہاں انسان پر زد پہونچا دے

اگر خواہش دنیا پوری کرنیکی خواہش کرو گے تو یہاں وہاں سدا ذلیل و خوار رہو گے

حالت بذات خود پیدا کرنیکا

دوسرا طریقہ

حالت بذات خود پیدا کرنے کا دوسرا طریقہ رسالہ نیاز مند جلد اول نمبر ۵ میں تشریح کے ساتھہ بیان کیا گیا ہے جن لوگوں کو اس طریقہ سے عروج روحانی منظور ہو وہ نیاز مند نمبر پانچ کی ہدایت کے مطابق ریاضت کریں

نیازمند نمبر ۵ مین ہدایت کیگئی ہے کہ جب تک مرشد نہ ملے اس ریاضت کو کرنا اچھا نہین بلکہ ناکامیابی کے سوا خطرہ ہے

اگر شایق کو مرشد نہ ملے یا اوسکو کسی طور پر ناامیدی ہو تو وہ آج کل پرسون کے آسرے پر اپنی زندگانی رائگان نکرے بلکہ وہ عاملان علم مقناطیس حیوانی و روحانی کو تلاش کرے

یہہ لوگ آسانی سے مل جاتے ہین اور اگرچہ بعض عامل جلد اور آسانی سے حالت پیدا نہین کر سکتے تاہم جب حالت پیدا کرتے ہین تو پہر برسون کا کام گہڑی بہر مین کر دیتے ہین اور معمولان علم و عمل کو بہت زیادہ عرصہ بہی نہین لگتا

غرض کہ جب درویش نہ ملے اور سلطان الاذکار کا کرنا منظور ہو تو شایق کو چاہیے جہانتک ہو سکے وہ کسی عامل کا دو ایک مرتبہ معمول ہو جاوے اور پہر درخواست کرے کہ معمول عامل کی غیر حاضری مین کو سون دور رہکر بلا مدد اوستاد کے حالت بذات خود پیدا کر لیا کرے

یہہ دوسرا طریقہ اسلیے بہت اچھا ہے کہ شایق کا کام جلد نکل آتا ہے اور دقت نہین ہوتی

عاملان عمل کو ہدایت

عاملون کو چاہیے کہ جب اونکے معمول عامل کا اثر لیکر اوسکی غیر موجودگی مین حالت کیفیت پیدا کرنا چاہے تو عامل اسباب کا پورا بندوبست کر دے کہ معمولان اسکی غیر حاضری مین کسی خاص وقت مین حالت خواب مقناطیس مین رہین اور اوس سے زیادہ ایک لمحہ نہ ٹہیر سکین

۵ جون سنہ ۱۹۰۱ع کو نیازمند بمضامین ذیل شایع ہوگا

(۱) معمول کی اندرونی حالت

(۲) بیداری کے بعد احتیاط

(۳) علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے خاص خاص فائدے

نیازمند
مرزا باقر حسین

اشتہار

ذرا ادھر توجہ کر لیجیے

جب سے ہم نے مذہبی تعصب اور رعایت قوم کے مہلک مرض سے ہمیشہ کے لئے صحت جسمانی و روحانی حاصل کی ہے اوسی دن سے پبلک کی گلو خلاصی کے لئے عام قسم کے علمی مسائل و مضامین کو آزادی کے ساتھ حوالہ قلم کرنا اپنی آزاد مذہب کا پہلا اصول مان لیا ہے دل میں آرزو ہے کہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی ترقی کے لئے جابجا سکول کھولے جاویں افسوس ہے کہ خریداران رسالہ کی محض عدم توجہی سے ہماری یہہ مراد پوری نہیں ہوئی اب صرف اسی امید بر آنے کے لئے گھر کا مطبع کیا گیا ہے لہذا التماس ہے کہ آپکو یا آپکے کسی دوست کو جب کبھی کوئی رسالہ ہندی اردو فارسی عربی کا چھپوانا منظور ہو تو اس مطبع کو اپنا مطبع خیال کر کے ہر قسم کا کام بھیج دیجئے اور یقین جان لیجئے کہ بہ نسبت دیگر کارکنان مطبع کے یہاں کفایت معقول ہوگی مگر صحت پاکیزگی خوشخطی وغیرہ وغیرہ کا انتظام بڑھا ہوا ہے گا

اکثر مطبع والے صرف وہی کتابیں چھاپتے ہیں جو اونکے مذہبی خیال سے ملی جلی ہوتی ہیں لیکن یہہ مطبع مالک مطبع کیطرح آزاد ہے چاہے کسی مذہب کی کتاب ہو اور کیسی ہی کیوں نہو یقیناً چھپ سکتی ہے۔ ہاں اوس وقت ہم مجبور ہیں جب کہ اوس کتاب کے مضامین لیبول کی حد تک پہنچ جاویں گورنمنٹ ہماری آزادی میں فرق ڈالے اس غریب مطبع کا نام بھی نیاز ہند ہی قرار پایا ہے فقط

المشتہر

مالک مطبع نیاز ہند آگرہ

जल्द और आसानी से हालत पैदा नहीं कर सकते ताहम जब हालत पैदा करते हैं तो फिर घरों का काम अड़ीनार में कर देते हैं और मामूलान हूलन व अमल को बाहत ज़ियादा अरसा भी नहीं लगता

ग़रज़ के जब मरद दरवेश न मिले और सलतानुल अज़कार का ज़िकर करना मनज़ूर हो तो शायक को चाहीये के जहां तक हो सके वोह किसी आमिल का जो सेंक मरनबे मामूल होजावे और फिर दरख़ास्त करे के मामूल आमिल की गैरहाज़री में कासी दूर रह कर बिला मदद उसताद के हालत बज़ात ख़ुद पैदा कर लिया करे

यह दूसरा तरीक़ा इस लिये बाहत अच्छा है के शायक का काम जल्द निकल आता है और दिक्कत नहीं होती

आमलान अमल को हिदायत

आमिलों को चाहीये के जब उनके मामूल आमिल की असर [illegible] कर उनकी गैरमौजूदगी में हालत कैफ़ियत पैदा करना चाहीये तो आमिल इस बात का पूरा बन्दोबस्त कर दे के मामूलान इसकी गैरहाज़री में किसी ख़ास वक़्त में हालत ख़ाबमकनातीस में रहें और उस से ज़ियादा एकलमा न [illegible] दर लेकें

१५ जून सन १८९१ ई: को नियाज़मंद बमज़ान ज़ैल शाये होगा

[illegible] की अन्दरूनी हालत

[illegible] व बाद अहलियात

[illegible] मकनातीस हवानी व रूहानी के ख़ास ख़ास फाये दे

नियाज़मन्द

मिरज़ा बाक़र हुसेन

है के वोह तिलिसम कुदरत पर जान न रखावे सरसरी नज़र से देखना कुछ मुज़ीर नहीं है

इस में ज़रा शक नहीं के जिनका दमाग़ नाक़ाबिल और रियायत कोग की मोहलक मर्ज़ से बचा न हो और वोह आज़ादी के साथ हर एक के साथ दिल सोज़ी करना ने हज़ीब रमाई का जुज़्व आज़म समझते हैं उनको चाहिये है के इस आलम में अगर आने पाये सवालात से मालूम किया करें ता के नुक़सान पहुंचा न आवे

अगर अगराज़ दुनया पूरी करने की ख़ाहिश करो गे तो यहां वहां सदाक़त रफ़्तार रहो गे

हालत बज़ात खुद पैदा करने का
दूसरा तरीक़ा

हालत बज़ात खुद पैदा करने का दूसरा रिसाले नियाज़मंद जिल्द अव्वल नम्बर ५ में तशरीह के साथ बयान किया गया है जिन लोगों को उस तरीक़े से ग़रज़ रूहानी मनज़ूर हो वोह नियाज़मंद नम्बर ५ की हिदायत के मुताबिक़ रियाज़त करें

नियाज़मंद नम्बर ५ में हिदायत की गई है के जब तक मुरशिद न मिले इस रियाज़त को करना अच्छा नहीं बलके नाकामयाबी सिवा खतरा है

अगर शायक़ को मुरशिद न मिले या उसको किसी तौर पर ना... दी है तो वोह आज कल परसों के आसरे पर अपनी ज़िन्दगानी रायगां न... बलके वोह आमिलान इल्म मक़नातीस हैवानी व रूहानी को तलाश करे ये लोग आसानी से मिल जाते हैं और अगर ये बाज़ आमिल ...

मामूल ख्वाह शामिल के असर से हों या खुद करें मगर जरा आलम असबाह की सेर करें तब हम जानेंगे उनके दिल में कियों का ऐतहर लाईने की ख्वाहश होती है

ऐ अजीज़ अफसोस की बात है के रिसाले नियाज़मन्द के पेहले नम्बर देख कर बाज़ शामिल मामूल जान का खतरा सनकर इस मुबारिक रियाज़त को छोड़ बैठे हम दिलसोज़ होकर उनसे केह सकते हैं के अगर वोह हमारे कुल नम्बर कुरान के वक्त दिल लगाकर देखें और आईन्दा देखते रहें हिदायत के मुवाफिक अमल करें हिदायत के मुवाफिक हालत अमल में अमल दरआमद रखें तो जान का खतरा नाम को भी नहीं

बेदारी का तरीका

ऐसा कायदा जो तजरबे पर खता न करे वोह यह है के दौरान रियाज़त में जो कुछ नज़र आवे उसपर दिल न लगावे तवज्जे न करे आंख भरकर न देखे यह के शाहिद मकसूद से इनकार रखे इस बात का याद दिलाना ज़रूर नहीं है के शाहिद मकसूद का पता बेदार लगने के सबब इनसान दुनया के फरायज़ अदा कर लेगा और तिलिसम कुदरत की नेरंगी पर दिल न देने के सबब कुन्द .. के बाद बाज़ गश्त होगा

खूब समज लो अगर तिलिसम कुदरत पर दिल लगाया तो जिसतोरह दिल लगाने से यहां आकर मुसीबत उठा रहे हैं इसी तरेह अगर चे जिसम से परवाज़ करके दूसरे आलम में कुछ वकत तक रेह सको मगर फिर इसी ख्वाहश के बदोलत कोशां होकर इस केद खाने में आकर रहोगे

ऐ अज़ीज़ चाहे किसी को शाहिद मकसूद का इशक होता हम इसको ...

बाज़ार के किसी तमाशे को देखते हैं इसकदर वक्त ज़ाया करदेते हैं के मकां पर उनका बहुत बड़ा नुकसान होजाता है और येजानते हैं के देर लगानेमें ये हरज होगा ताहम मेले तमाशे की दिलचस्पी उनका दामन नहीं छोड़ती

ऐ अज़ीज़ ज़रा इनसाफ से कहो के जब तुम ऐसे आलम की सैर करोगे जिसको तुमने ख्वाबमें भी नहीं देखा और फिर देखा तो इसतरह के फ़िकर गम पास नहीं तो किया ऐसे मौके पर मामूली चीज़ों ये के हुस्नो बहार का दूरी के उठो नहीं तो गिरते ही आओगी या थोड़ी उठे रहने में रहोने बरबाद होकर मुसीबत उठाओगे

किया मालूम नहीं के आप के कानपर थपेड़ा कुछ कार्य दंगे के आवागान उठो नहीं तो ऐसे मतीन होकर चौकन्ने रहो

ऐ अज़ीज़ थोड़ा किया चीज़ है अगर हालत बाज़ई पेश होजावे फिर अगर बन्दूक का फैर किया जावे या आतिश का पलस्तर लगाया जावे या हाथ पाऊं काटा जावे तबभी मामूली ताने इतना को खबर नहीं होती हो और किये का हज़रत नफ़स नातका हों तो खबर हो आवाज़ देने वाले यहां पुकार रहे हैं और नफ़स नातका किसी और आफ़रीनिश से दिल बहला रहे हैं इसके मुकाबले में तो आसमान ज़मीन का फ़रक भी कोई भारी फ़रक नहीं है

हमने रिसाले नियाज़मंद के अव्वल नम्बर में दरस दिया था के हालतख्वाब व मकनातीस में जान का खतरा है उसपर अक्सर ना तजरबे कार लोगों ने तुमहारी निसबत ये ख्याल बेजा किया के इस हालत में जान का खतरा नहीं बल्के ऐडिटर ने अपनी इज़्ज़त कायम रखने के लिये लोगों को झूठा खौफ़ दिलाता है लेकिन अगर उन नातजरबेकार आमिलों के मामूल ख्वाह आमिलों के

नुक़सान नहीं होता

कियोंके शाहिद मकसूद का पता जल्द नहीं मिलता और चूंके तिलिस्मकुदरत की चाह दिल में नहीं लिहाज़ा शायक वहां नहीं अटकता बलके खुद बाद अज़ तलाश वापिस आजाते हैं और फिर यहां से रसद फ़राहम करके तलाश के लिये निकलते हैं हमको जिस वक्त पता मिल जावेगा उस वक्त हमारी बाज़गश्त न होगी मगर इसका अफ़सोस किया उससे बढ़कर कौन खुशनसीब है जो शाहिद मकसूद को पाकर अपनी जान उसके कुरबान करे

ऐ अज़ीज़ खूब याद रखो के हालात बज़ात खुद पैदा करके दूसरे आलम की सैर आज़ादी के साथ करना और फिर खुद ब खुद वापिस आना इस कदर मुशकिल है के अगर हमारी हिदायत के मुताबिक अमल दरआमद न किया जावे तो हालत बजात बज़ात खुद से बेदार होना मुशकिल ही नहीं बलके मोहाल है

ऐ अज़ीज़ आसानी से मालूम कर सकते हो और जानते हो के यह नहूस दुन्या ऐसा नामाकूल नाहमवार आलम है जहां हर एक शख्स आज नहीं कल और कल नहीं परसों किसी न किसी मुसीबत में मुबतला होकर ज़रूर बेचैन होता है बलके सच यह है के कोई दिन मुसीबत से खाली नहीं महीनों बरसों के बाद कभी तो सुना होगा के ज़िलेन्भर में फ़लां मरद ने खुदकुशी गवारा करके यहां की मुसीबत से आज़ादी कुबूल की देखो तो सही जो लोग किसी मरज़ में दनरात हाये वाये किया करते हैं वोह भी आठ पेहर की तकलीफ़ से बचने के लिये गवारा नहीं करते के टूटी हड्डी के रेज़े ज़ंबूर से निकाल लिये जावें या फोड़े में शिगाफ़ दिया जावे अगर चाहो तो तुम रोज़मर्रा मालूम कर सकते हो के यह चलते लोग

चाहिये अगर आंख खुल जावे और तासीर का सिलसिला जाता रहे तो उस राज़ को मौकूफ़ रखो ताके तबियत मुज़महिल न हो और अगर आंख न खुले और देखो के सिलसिला जारी है तब स्मअत देखो के कोई रोशनी तुमको मालूम होती है या नहीं अगर मालूम हो तो जानना चाहिये के ये हालत महज़ है जिसको अक्सर स्वप्नी कहते हैं ऐसे मौके पर बेदारी के कवा इस पर फ़ौरन अमल दरआमद करके पैदा हो जाओ कियोंके उससे तुमको कोई फ़ायदा नहीं है

अगर रोशनी मालूम हो और वोह रोशनी जो जामन की तरह ऊदी गोल चक्कर की शकल सुलेमानी कैफ़ियत पर दरमियान दायरा कहीं छोटे छोटे सफ़ेद तिल के मानिंद नुकते नज़र आवें तो जानना चाहिये के यकीनन ये हालत कैफ़ियत की है उस मुबारक वक़्त पर जो रोशन तिल दूर नज़र आवें उन पर अन्दरूनी निगाह जमाओ और करीब के छोड़ दो जब दूर के करीब नज़र आवें तो फिर दिन से दूर वाले ये इसी तरह करीब के छोड़ते रहो और दूर पर निगाह बाज़ी करते रहो

अगर तुम हमारी इस हिदायत पर अमल दरआमद करोगे तो थोड़े अरसे में तुम को ज़रूर असर रूहानी होगा और तिलिस्म कुदरत के तमाशे नये नये नज़र आवेंगे जो लोग इस मुबारक इलम से शाहिद मकसूद के साथ आशना करते और बनना चाहें उनको ये सबक याद रखना चाहिये के दौरान रियाज़त में जो कुछ नज़र आवे उस पर ज़रा तवज्जे न करें बल्के जिस कदर तवज्जे करेंगे उसी कदर कशिश होगी और कशिश पर ये ज़रूर होगा के मुद्दत का बिछड़ा हुवा नफ़स नातका जिसम के कैद से आज़ाद होकर जिसम से कतअ तअल्लुक तोड़दे और जिस तरह यहां कैद रहकर दुनया का पाबंद रहा इसी तरह वहां भी औकात जाया करता है जो लोग शाहिद मकसूद पर अपनी जान कुरबान करने के लिये रियाज़त करते हैं उनको

करके अपनी जिन्दगी का अज़ीज़ वक्त आया मत करो और जिस तरह हमहि
दायत करते हैं उसके मुवाफ़िक़ करते रहो

ऐ अज़ीज़ जब नींद का ग़लबा हो बदन नारी तबयत कन्द बाज़ू बोझल और
सर से गरानी मालूम हो तो जहांतक हो सके इस तासीर को रोको ताके तुम
को येह दो फ़ायेदे हासिल हों

अव्वल आईन्दा को ये ख़याल न कर सको के आज तक जो कुछ हुआ वो वहम से हुआ
दोम जिस क़दर तबयत को रोको गे उसी क़दर जिसमानी कुव्वत रूब कमी होगी
और जिस क़दर जिसमानी कुव्वत रूब कमी होगी उसी क़दर तुमहारे बदनसीब
नफ़स नातक़ा को दूदर से आज़ादी होगी

सोम अगर तासीर होते हुये आंखें बन्द करली जावें या उसकी तासीर को रोका
जावे तो गुमान ग़ालिब है के तुमहारी नींद ख़्वाब मक़नातीस की हालत न हो बल्के
यह हालत ख़्वाब मेहज़ और मामूली हो फिर अगर इस ख़्वाब मेहज़ में ख़्वाब ख़याल
देखा तो किया मतलब निकला रात को न सोओ दिन को सोओ

इन नुक़सान से बचने के लिये तुमको कम अज़ कम पांच मरतबे तबयत को
रोकना चाहीये

अब हम येह बयान करते हैं के हालत होने पर किया होता है और किया करना
आंख बन्द होने के बाद कुछ वक़्त के लिये आदमी दुनया में से मेहज़ बे ख़बर
हो जाता है याने जिसमानी कुव्वतें कमज़ोरी के साथ अपना फ़ेल किया करती हैं पर
नफ़स नातक़ा उनकी तरफ़ पर तवज्जे नहीं करता

फिर होश होता है जिसको मक़नातीस होश केहना चाहीये
इस होश के होने पर तुमको चार पांच मिनट तक ज़ोर देकर आंख खोलना

असर वाके होने नहीं देते

जब ज़ईफ़ुल क़वी क़वी आदमियों को ज़ेर न कर सकें तो किया ये ज़ाहिर होगा के ज़ईफ़ुल क़वी हक़ीक़त में सिरे से क़ुव्वत ही नहीं रखते नहीं बल्के यह ज़ाहिर होगा के ज़ईफ़ुल क़वी ऐसे कमज़ोर के वो अपने से क़वी लोगों को ज़ेर करके उनके जिसम पर अपना क़ुदरती असर नुमायां नहीं कर सकते

इसमें ज़रा भी शक नहीं के किरिश्चटल्ल चाहे जितना बड़ा हो और चाहे जिस तरह बनाया जावे अगर तुम चाहो के उसका असर हमपर न हो तो न होगा कियों के क़ुदरत ने उसको तुमहारे मुक़ाबले में ज़ईफ़ुल असर बनाया है दूसरे अगर कुछ वक़त निगाह बाज़ी की जावे और जब कनखें भारी हों आखें रूकने लगें नींद मालूम होने लगे और फिर कोशिश करो के यह क़ुदरती तासीरें जाती रहें और आइन्दा को हमपर उसका असर न हो जाये तुम रोक दो फिर यह भी होगा के किसी क़ुदरती तासीर को उस वक़त की तासीर किया जब के उसने पूरा ज़बल नहीं किया था तो वोह क़ुदरती चीज़ अपना असर नुमायां कर रही थी और हनोज़ तमाम न हुआ था तुम ने रोक दिया

इस से तुम कियों कर साबित कर सकते हो के किरिश्चटल्ल बेतासीर है जहां और क़ुदरती क़ानून है वहां यह भी क़ुदरती बात है के दौरान सिलसिले तासीर में अमूमन हर एक चीज़ की क़ुदरती तासीर रुक सकती है

किया यह सच नहीं है के जब ज़हर ने पूरा असर न कर लिया हो तो उस वक़्त उसका तिरयाक़ उसको बेअसर कर सकता है अगर हलका मामूली ज़हर इस तरह दिया जावे के उसकी क़ुदरती तासीर को न रोकें तो वो ज़हर बड़े बड़े ज़हरों की तरह मार डालता है ग़रज़ के ऐसे ऐसे वोहमात पर ख़याल

निशानीयों के ज़ाहिर होने से पेहले आंख बंद करो
जिसवक्त बदन बोझल और आंखें भारी होने पर आंखें खुद ब खुद झपकने लगें अपनी तबियत को समालो आंखों के खुला रखने के लिये कोशिश करो अगर आंखें आसानी से खुलने लगें बदन हलका होजावे तो यकीन जान लो के इस वक्त तक को कार रवाई वहमी थी और जो इस तरह के समालने से तबियत नहीं समलती आंखें बन्द हुई जाती हैं नींद चली आती है तो जान लो के किरिशदिल से निगाह बाज़ी करने में ऐसा असर पैदा हुआ है जिसको तुम नहीं रोक सकते
ऐ अज़ीज़ जिसकदर तबियत नरी और नींद का गलबा देखो उसी कदर ज़ियादा कोशिश करो के हम किसी तरह इस असर को रोकें और ख्वाब मकनातीस की हालत न होने दें लेकिन दिल में ये ख्वाहिश बनी रहे के किरिशदिल का असर हमपर हो कहीं ये इरादा मत करना के किरिशदिल का असर हमपर न हो या निगाह बाज़ी इस तरह करो के देखें किस तरह किरिशदिल हमपर असर कर सकता है कियों के किरिशदिल का असर रोकने के लिये कोशिश करोगे तो असर न होगा और तुम्हारा वक्त ज़ाया जावेगा
ऐ अज़ीज़ किया तुम कह सकते हो के रोकने से असर न होने के सबब किरिशदिल काम की चीज़ नहीं

देखो

अगर किरिशदिल से निगाह बाज़ी इसलिये कीजावे के हम उसका असर न होने देंगे और जब असर पैदा न हो तो ये नतीजा निकाल लिया जावे के किरिशदिल कोई शै नहीं ये हिमाकत का सोदा और बेहूदा खयाल है तुम्हारे रोकने से किरिशदिल का बेअसर होना ये ज़ाहिर करता है के बमुकाबले किरिशदिल के तुम्हारी ज़ात में कुव्वत ज़ियादा है के हम किरिशदिल का

नहुस्त इस आले को मुकफ़्फ़ल रखना चाहीये अगर कोई मासूम बच्चा या नाज़ुक
दमाग़ कम उमर औरत उसके खुशनुमा रंग को बग़ौर बिल्कुमी दस पंद्रा मिनट
तक नज़र जमा कर देखे गी तो वे होश होजावे गी और अजब नहीं है के अगर
उसवक़्त कोई मक़नातीसी इलाज न किया जावे तो वो बच्चा या वो औरत जल्द
से मर जावे या हमेशा के लिये पागल होकर ज़िन्दगी बसर करे

ऐ अज़ीज़ अगर हमारी हिदायत के मुताबिक़ अहतियात कीजावे तो ये आसानी
उमर काम देगा वरने बे अहतियाती से ख़राब हो ता भी इस्ताहीयत इस तरह व
ख़राश से पैदा कीजाती है वोह कुछ वक़्त में जाती रहेगी और ज़रूरत पर ये आप के
काम न आये गा

अपने ऊपर

ख़्वाब मक़नातीस पैदा करने का मुजर्रिब

अव्वल तरीक़ा

जिसवक़्त हालत बज़ात ख़ुद कानी मनज़ूर हो आराम चौकी पर लेट कर और हाथ
पाऊं ढीले छोड़ दो दोनों हाथों को चौकी के दोनों बाज़ूओं पर रखो और पाऊं
फैला दो पाऊं में मोज़े पहने हो तो उतार दो

आंखों के सामने गोल सादा बे रंग चोबी मेज़ पर क़लअई दार कटोरा औंधा रखो
उसके ठीक बीच में किरिशटिल रखो और उसके किसी ख़ास गोशे को दुकी आं
खों से निगाह जमा कर देखो जिस वक़्त किरिशटिल में मुख़्तलिफ़ खुशनुमा
रंग नज़र आवें उनकी तरफ़ ध्यान न दो बल्के अपनी आंख सिरफ़ गोशे पर जमी
रखो और जो ख़यालात दमाग़ में पैदा हों उनपर तवज्जे न करो और न ये इरादा करो
के यह पैदा न हों

जिस आंखों के पपोटे भारी मालूम हों या कन्धे बोझल होने लगें दिल निढाल
होता दिखाई दे या नींद की आमद आमद हो तबयत को ज़रा न रोको न इन

खत में तराश किया जावे तो हर एक गोशे में एक मुसल्लस मुतसावी उल अज़ला बन जावे गा — इस लिये उपर के हिस्से में आठ कोने बन जावें गे फिर जिस तरह उपर चार मुसल्लस बनाये गये हैं इसी तरह चारों ज़ाविये काट कर मुसल्लस मुतसावीउल अज़ला बनाये जावे तो सिर्फ़ छः गोशे बन गये और बाद तयारी के कुल उस मुरब्बे में १४ नोवें बन जावें गी इस आले की शक्ल ये होगी के ऊपर नीचे और चहार तरफ़ सब मिला कर ६ मुरब्बे मुसावी उल अज़ला और गोशे पर एक एक मुसल्लस मुतसावी उल अज़ला

ऐ अज़ीज़ — इस आले की तयारी के लिये ये शरत याद रखो वरने दाम ज़ाया जावें गे

अव्वल — बिल्लौर कुदरती साफ़ और बिला जिरम हो

दोम — पहले मुरब्बे मुतसावी उल अज़ला ऐसा बनाया जावे के तूल अर्ज़ बराबर रहे सिते हमवार हो और ऊंचा नीचा ज़रा न हो

सोम हर एक ज़िला तूल में बक़दर एक गिरह और में बक़दर एक गिरह से कम न हो अगर ज़ियादा हो तो ज़ियादा मुफ़ीद है

चहारम हर एक मुसल्लस मुतसावी उल अज़ला होना ज़रूर है

पनजुम गोशा या कोना हर एक मुसल्लस का सूई की नोक के मानंद महीन हो

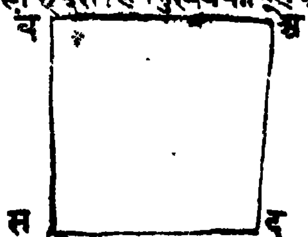
शिशुम बेसन पियाज़ मछली या चिकनाई के आलूदा हाथ से उसको छूना न चाहिये

हफ़तुम अगर बद एहतियाती से हाथ लग जावे या खुला रहने के सबब मैला हो जावे तो हाथ में कम्मल या ऊन लपेट कर भिगोये हुये और पीसे हुये चावलों से मल कर साफ़ पानी से धोना चाहिये

हशतुम जब ज़रूरत न हो तो इस इस आले को चोबी सनदूक़चे में रखना चाहिये जिसके अन्दर उपर नीचे और चारों तरफ़ रेशमी या ऊनी कपड़ा मंढा हुआ हो

ऐसा बेजिस्म हिस्सा अगर मिलजावे तो ऐसा यानेकिसी बहुत बड़े टुकड़ेसे साफ़ कव्वा कर सान वालों को देना चाहिये ताके हमारी हिदायतके मुताबिक पहले सानने सान वालेको हिदायत करना चाहिये के वो पहले उसमें ६ जिले बनावे ऐसा के वो तूल अरज़ में बाहम बराबर हों याने वे ६ ज़िले ऐसे बनाये गये हों के हरेक का तूल व अरज़ दूसरे ज़िले के तूल व अरज़ के बराबर हो

मसलन फ़र्ज़ करो के आ से बा तक जिसकदर तूलहै उसीकदर अ से द तक अरज़ है और जिसकदर आ से बा तक या सा से द तक तूलहै उसीकदर आ से द तक और बा से सा तक अरज़ है इस लिये मुरब्बेका तूल अरज़ मसावी होने के सबब यह मुरब्बा



मुरब्बा मुतसावीउल अज़ला है - इसीतरह अव्वल दोम सोम बाक़ी के तीन ज़िले भी बराबर होना चाहिये जिसवक्त सान वाला इस आलेको इस तरह बनावे के तले उपर और हर चहार तरफ़ के ६ ज़िले बिलकुल हमवार और बराबर सित पर चिकने साफ़ शफ़्फ़ाफ़ नज़र आवें और बाहम तूल व अरज़ ऐसे बराबर हों के परकार से ठीक ठीक जांच होजावे तो फिर इस मुरब्बे को यूं तराशो के पूरे मुरब्बे में चोदा नोकें पैदा होजावें आ फ़र्ज़ करो के यह मु- मक्कर तय्यार हुवा है —



इसके हरएक ऊपरी चार ज़िलों के ठीक ठीक बीच में चार हरफ़ दिये होते हैं अगर आ से बा तक और फिर बा से द तक और फिर जा से द तक सीदे

क्रिस्टल का बयान

साफ़ शफ़्फ़ाफ़ संग पहल दार जो [illegible] ज़बान में किरिस्टल कहते हैं जो किरिस्टल इल्म मक़नातीस हैवानी व रूहानी में बकार आमद है वोह बिलौर की कुदरती डली या टुकड़े से बनाया जाता है

बाज़ नातजरबे कार शामिल किसी धात के टुकड़े को पहल दार गढ़वा कर रांग या चांदी की गहरी कलई करा लेते हैं और जब तजरबे पर ये आला बेकार और निकम्मा साबित होता है तो फिर हिमाक़त के सबब इस इल्म को झूटा कहते हैं जो अज़ीज़ इल्म मक़नातीस हैवानी व रूहानी की हालत पैदा करने के लिये जो किरिस्टल ख़ास मिक़दार की मदद देता है हम उसको बतलाते हैं

देखो बिलौर एक कुदरती मादनी सफ़ेद संग का पत्थर है जिसको कांच शीशे से बहुत मुशाबह है अगर बिलौर का किनारा तिरछा करें तो वोह सफ़ेद फिटकिरी से ज़ियादा साफ़ रोशन नज़र आवेगा लेकिन कांच का किनारा तिरछा करने से किसी क़दर नीलगूं मालूम होगा अगरचे बिलौर और आईने में और भी कुदरती फ़र्क भी हैं मगर हमने ये एक आसान और सही तरीक़ा ऐसा बतलाया है के हर शख़्स जो किरिस्टल बनवाना चाहे इस तरह ख़रीद कर सकता है के दुकानदार धोका नहीं दे सकते

बिलौर का बड़ा टुकड़ा अगर सूरज के सामने करके देखा जावे तो उसके बाज़ हिस्से में चमक दमक मालूम होती है और कहीं कहीं छोटे छोटे टेढ़े सफ़ेद रेख़ नज़र आते हैं जिस हिस्से में चमक दमक ज़ियादा हो और टेढ़े सफ़ेद रेख़ नज़र न आवें वोह बकार आमद है और वोह किसी क़दर तलाश से भी मिलता है और महंगा आता है और ये ही हिस्सा कि जिस्म कहलाता है

ज़वाबित

१- ये रिसाला हर महीने की पंद्रा तारीख़ को शाये होता है

२- कीमत सालाना पेशगी मय महसूल डाक सिर्फ़ ३) और माबाद ५) लाके बाज बिरहम गयानी या हज़रात सूफ़िये कीरि[illegible] में [illegible] कीमत [illegible] रसाल होता है

३- इंडियान अख़बार की रिवद मतसे [illegible] पाक करने

४- जो लोग नया रिसाला लेकर ख़रीदारी से [illegible] शाह [illegible] कर के नमबर ख़याले नियाज़मन्द [illegible] कीमत [illegible] के हिसाब से ३) बमूजिब दफ़े ६ रिसाले नियाज़मंद जिल्द अब्वल नमबर [illegible] ई नी अदा करें

५- जिन साहबों [illegible] ख़रीदारी से [illegible] होगी [illegible] मवे [illegible] कीजायगी [illegible] बाद [illegible] मद मा बाद

६- जिन साहबों को पिछले रिसाले [illegible] मंजूर हों वो रिसाला) [illegible] महसूल डाक पास [illegible] रवाना करते हैं

७- ख़तोकिताबत [illegible] के लिये जवाबी [illegible] बनाम अडेटर [illegible] चाहिये

नियाज़मन्द

मिर्ज़ा **बाक़रहुसेन** अडेटर व मेनजर रिसाला नियाज़मन्द
ज़ैन ख़ानाबाग़ मिर्ज़ासाहब
शहर आगरा

रिसाले

ने? ग़ामंद

जिल्द १ १५ मई सं १८८१ ई नम्बर

दर बारे आम तहक़ीक़ात इलमी मसायल व मज़ामीन बज़रये इलम

मक़्नातीस हैवानी व रूहानी

जिसको

मिरज़ा बाक़रहुसैन साहब ने बाद तजरबे गयारा साल

के बाज़ अज़ीज़ अहबाब के इसरार करने के सबब और नीज़ बन

मर रिफ़ाआम शायसता उर्दू और मायूज हिन्दी में शाये किया

शाये किया

इस रिसाले में एक नामवांदा शरीफ़ बीबी ने हालत अमल

में यह सबक़ दिये हैं किशिदिल का बयान - तरीक़ा इस

तमाल - और हालत बज़ात खुद पैदा करने के लिये

मुजरब दो तरीक़े

[illegible] व

नियाज़म आरे में

छापा